﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 23 | جمعۃ المبارک 30 ستمبر 2016ء | 27/ذوالحجہ 1437 ہجری قمری ❁ 30/تبوک 1395 ہجری شمسی | شمارہ 40

جہاد فی سبیل اللہ

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنگ کرنے والے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو خدا کی رضا چاہتا ہے۔ امام کی اطاعت کرتا ہے۔ اپنا عمدہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور اپنے ساتھی کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتا ہے اور فتنہ وفساد سے بچا رہتا ہے۔ ایسے شخص کا سونا اور جاگنا سب کا سب باعثِ اجر ہے۔

دوسرا وہ شخص جو فخر اور نام ونمود کے لئے لڑتا ہے۔ ریا کاری کرتا ہے، امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے۔ ایسا شخص کچھ بھی اجر حاصل نہ کر پائے گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجھاد باب فیمن یغزو و یلتمس الدنیا حدیث نمبر: 2154)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

تم کتاب اللہ میں تو پڑھتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے موت کا پیالہ چکھا پھر تم اسے مادی جسم کے ساتھ آسمانوں پر بھی چڑھاتے ہو۔ پس آیات پر تمہارے ایمان لانے کی حقیقت مجھے سمجھ نہیں آتی۔ تم اپنی نمازوں میں تلاوت کرتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے جبکہ جسمانی رفع اور زندگی نہیں (پڑھتے)۔ تم قرآن میں فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ پڑھتے ہو اور اس پر ایمان لاتے ہو پھر تم اس کے معانی کو سمجھتے بوجھتے ہوئے پسِ پشت ڈال دیتے ہو۔

”اے لوگو! تمہارے دو رنگ ہیں، ایک دل کا رنگ ہے اور دوسرا زبان کا رنگ ہے۔ زبانوں پر تو ایمان ہے اور دل میں کفر ہے۔ تم نے اقوال رحمان خدا کے لئے اور اعمال شیطان کے لئے بنا رکھے ہیں، سو قرآن کی ہدایت سے تمہارا کیا سروکار؟ تم کتاب اللہ میں تو پڑھتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے موت کا پیالہ چکھا پھر تم اسے مادی جسم کے ساتھ آسمانوں پر بھی چڑھاتے ہو۔ پس آیات پر تمہارے ایمان لانے کی حقیقت مجھے سمجھ نہیں آتی۔

تم اپنی نمازوں میں تلاوت کرتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے جبکہ جسمانی رفع اور زندگی نہیں پڑھتے۔

اور یہ جو اللہ سبحانہٗ نے يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ فرمایا ہے تو اس کے معنی روح کے ساتھ جسم کا اٹھایا جانا نہیں ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ رفع سے پہلے تَوَفِّي کا ذکر ہے اور یہ رفع مرنے کے بعد ہر مومن کا حق ہے اور یہ قرآن، احادیث اور روایات سے ثابت ہے۔ اور یہودی عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عیسیٰ کا مومنوں کی طرح رفع نہیں ہوگا اور نہ وہ زندہ کئے جائیں گے۔ وجہ یہ کہ وہ اسے کافر قرار دیتے تھے اور مومنوں میں سے نہیں سمجھتے تھے اس لئے اللہ نے اس آیت اور دوسری آیات میں ان کا ردّ کیا اور فرمایا: بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کہ اللہ نے اس کا اپنی طرف رفع کیا اور یہ کہ یہود جھوٹوں میں سے ہیں۔ منہ]

پھر نماز کے بعد محراب کے ستون کے پاس چوکڑی مار کر اپنا رخ ساتھیوں کی طرف کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہو کہ جو اُن کی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی) وفات کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے اور اس کی سزا جہنم ہے، اور اس کی تکفیر واجب ہو جاتی ہے۔ یہ ہیں تمہاری نمازیں اور یہ ہیں تمہارے کلمات۔ تم قرآن میں فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ پڑھتے ہو اور اس پر ایمان لاتے ہو پھر تم اس کے معانی کو سمجھتے بوجھتے ہوئے پسِ پشت ڈال دیتے ہو۔ کیا تم کتاب اللہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے نزول کا ذکر پاتے ہو؟ تو اے صاحبان عقل فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے کیا معنی ہوئے؟

کیا تم ایمان لانے کے بعد کتاب اللہ کا انکار کرتے ہو؟ اور اللہ سے نہیں ڈرتے اور اپنے بھائی بندوں کی خوشنودی چاہتے ہو۔ کیا تم اس شخص سے دشمنی کرتے ہو جو اس صدی کے سر پر بھیجا گیا اور وہ تم میں سے ہے اور اس اُمّت کا فرد ہے۔ اور وہ عین ضرورت کے وقت اور عیسائیت کے فتنوں کے موقعہ پر آیا۔ اور اس نے اللہ کے صحیفوں کی کھلی کھلی راہوں کو حق وحکمت کے ساتھ پالیا۔ اور اللہ نے درخشاں نشانوں کے ساتھ اس کی سچائی کی شہادت دی۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی رحمت کو اس کے نازل ہونے کے بعد تم ردّ کر رہے ہو اور تم شکر گزروں میں سے نہیں بنتے۔ تمہاری رات نے اسلام کو ڈھانپ لیا۔ اور تمہارا سیلِ رواں تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور تم سمجھتے ہو کہ تم اچھا کام کر رہے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم زمانے اور اس کی آفات اور کفر کے طوفان اور اس کے حملوں کی طرف نہیں دیکھتے؟ کیا تم میں فراست رکھنے والا کوئی مرد نہیں۔ اور اللہ کی قسم! ہمیں سخت تعجب ہوا اور ہمیں حیرت میں ڈال دیا اس نے جو تم کہتے ہو اور جو تم کرتے ہو۔ نیز جو تم کافروں کے مقابل میں منصوبے بناتے ہو۔ اور عیسائیوں کے جواب میں جو تم نے تیاری کی ہے تم خود اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑ کاٹ رہے ہو اور اپنے اقوال کے ذریعہ دین کے دشمنوں کی مدد کر رہے ہو۔ اللہ نے اس طوفان کے وقت پر ایک بندہ کو مبعوث فرمایا ہے اور تم ہو کہ اس کی تکفیر کر رہے ہو اور اسے دائرہ ایمان سے خارج کر رہے ہو حالانکہ وہ روشن نور اور خوبصورت معارف کے ساتھ آیا ہے تا کہ اسلام کی سچائی پر اللہ کی حجت ہو اور تا دین کا سورج تاریکی سے باہر نکل آئے اور تا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ضرر کو اور تلخ زمانے کو دور کرے اور تا وہ اسلام کے سایہ کو لمبا کرے اور اس کے پھلوں کو بڑھائے اور اس کے انوار خَلقِ خدا کو دکھائے۔ اور تا لوگ مشاہدہ کر لیں کہ وہ (اسلام) ہر دوسرے دین سے کیفیت اور کمیت اور اصلاح ودرستگی میں بڑھ کر ہے۔ پھر بھی تم اس کا انکار کر رہے ہو۔ بلکہ تم اوّل درجہ کے دشمن ہو۔ اور ہم نے تو یہ خیال کیا تھا کہ تم زمانے کے چنیدہ اور پیاسوں کے لیے جاری چشمہ ہو۔ مگر ظاہر یہ ہوا کہ تم گدلا پانی ہو اور اس گدلے پن میں تمام دنیا میں تم جیسی کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔ پس تم نے جھگڑا کیا اور خوب جھگڑا کیا یہاں تک کہ پہلے تمام لوگوں پر سبقت لے گئے اور تم نے حدود سے تجاوز کیا، عہدوں کو توڑا اور مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔“

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 58 تا 61۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)............................

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 اپریل 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح کے موقعہ پر دونوں فریقین کو، لڑکے کو اور لڑکی کو اور ان کے خاندانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خوشی کے موقعہ پر جبکہ وہ نئے رشتہ میں پروئے جا رہے ہوں یہ نصیحت فرمائی اور ان احکامات کی کچھ تفصیل دی ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھو اور اس رضا کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ سچائی پر قائم رہو۔ رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھو۔ ایک دوسرے کے ساتھ ایسی بات کہو جو سچ ہو، قول سدید ہو اور ہمیشہ یہ یاد رکھو کہ تمہاری نظر صرف اس دنیا کی طرف نہ ہو بلکہ اپنی نسلوں کی تربیت کے لئے بھی اور اپنی بقا کے لئے بھی آئندہ پہ نظر رکھو۔ پس یہ باتیں ہر نئے شادی شدہ جوڑے کو یاد رکھنی چاہئیں۔ اگر اس طرح زندگیاں گزاریں گے، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر شادیاں قائم رہتی ہیں اور کامیاب ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ رابعہ عمیر بنت مکرم جمیل احمد شیخ صاحب مرحوم لاہور کا ہے جو عزیزم احمد نعیم زکریا بھٹی ابن مکرم فہیم بھٹی صاحب کے ساتھ سات ہزار ایک سو گیارہ پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

رابعہ عمیر، عمیر صاحب شہید کی بیوہ ہیں، جو اٹھائیس مئی کو لاہور میں شہید ہوئے تھے۔ اور اس لحاظ سے زکریا بھٹی صاحب نے یہ بڑا اچھا فیصلہ کیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جان، مال، وقت اور قربانی کا جو عہد ہم کرتے ہیں وہ عہد تو کر لیتے ہیں لیکن پھر بھی فکر رہتی ہے۔ جان کی قربانی کے لئے آدمی تیار تو ہوتا ہے لیکن اگر شادی شدہ ہے تو یہ فکر ہے کہ میرے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ پرانے زمانہ میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ جب اپنی زندگیاں قربان کرتے تھے تو ان کو مالی اور اقتصادی لحاظ سے بھی یہ فکر نہیں ہوتی تھی کہ ہمارے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ اس لحاظ سے وہ بے فکر تھے کہ ہمارے بیوی بچے سنبھالے جائیں گے اور اس لحاظ سے بھی بے فکر تھے کہ ان کی شادی آگے کہیں ہو جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس قربانی کرنے والے، جماعت کی خاطر، دین کی خاطر قربانی کرنے والے لوگ جو ہیں ان میں یہ روح قائم کرنے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ ان کو ان کے بیوی بچوں کی طرف سے بے فکر کیا جائے۔ اور بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ شادیاں نہیں بھی ہوتیں لیکن پھر کم از کم نظام جماعت ان کو اقتصادی لحاظ سے سنبھالے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھے۔ لیکن جب شادیاں ہو جائیں تو پھر جیسا کہ عزیزہ رابعہ کے دو بچے بھی ہیں ان کو سنبھالنا، ان کی نیک تربیت کرنا یہ ایک بہت نیکی کا کام ہے جس کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے زکریا بھٹی کو مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو یہ رشتہ نبھانے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور دونوں فریق ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ مکرم منیر جاوید صاحب عزیزہ رابعہ عمیر کے وکیل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ خنساء مبشر بنت مکرم مبشر احمد صاحب ساہی کینیڈا کا ہے جو عزیزم توصیف احمد (واقف نو) ابن مکرم طارق سجاد صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پہ طے پایا ہے۔ خنساء مبشر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کی پڑپوتی ہیں اور توصیف احمد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے صحابی کے پڑنواسے ہیں۔ اور ان کے نانا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں مالی قربانی میں بڑے پیش پیش ہیں۔ اور خدمت دین کو انہوں نے ہر چیز پر مقدم رکھا ہے اور ان کے والد بھی خدمت کرتے رہے ہیں۔ یہ خود بھی اس وقت تک جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو آئندہ بھی خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے رشتے نبھانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ درّثمین بشریٰ بنت مکرم محمد یاسین صاحب کا ہے جو واقفۂ نو ہیں اور یہ عزیزم زوہیب احمد ابن مکرم امجد احمد صاحب کے ساتھ سات ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یاسین صاحب گزشتہ دس سال سے الفضل میں رضا کارانہ طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔ شعبہ ضیافت کی ٹیم میں بھی شامل ہیں۔ ماشاء اللہ حکیم بھی ہیں اور اچھے Cook بھی ہیں۔ جہاں جماعتی کام کی ضرورت ہو اچھی خدمت کرتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ گھر میں کھانا پکاتے ہوں گے۔ اور زوہیب احمد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ میں خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 23 اگست 2016ء بروز منگل نماز ظہر و عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم محمد ہارون صاحب (ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب ۔لندن)** کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم محمد ہارون صاحب 19/اگست 2016ء کو طویل علالت کے بعد 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1970ء کی دہائی میں یوکے آئے اور مسجد فضل کے قریب ہی رہائش اختیار کی۔ شدید بیماری کے دوران بھی باقاعدہ مسجد میں آتے تاکہ نماز کے علاوہ خلیفۂ وقت کا دیدار بھی ہوتا رہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو بڑے شوق سے اپنے گھر میں ٹھہراتے۔ عزیزوں اور دوستوں کی مشکل اور تکلیف کے وقت ہمیشہ مدد کیا کرتے تھے۔ آپ انتہائی ہمدرد، صلہ رحمی کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی سیکرٹری ناصرات برطانیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہی ہیں جنہیں امسال جلسہ سالانہ پر مستورات میں تقریر کرنے کا بھی موقعہ ملا۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ صادقہ منیر صاحبہ (اہلیہ مکرم منیر الدین صاحب ناصر کارکن نظامت تعمیرات۔ قادیان) 24 جولائی 2016ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ درویشانِ قادیان مکرم ملک بشیر احمد صاحب کی بیٹی اور مکرم دین محمد صاحب ننگلی کی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خوش مزاج، ملنسار اور غرباء کی ہمدرد خاتون تھیں۔ لجنہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ تین سال سے حلقہ دارالانوار کی صدر لجنہ تھیں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات کی قیامگاہوں میں منتظمہ کے طور پر بڑے جذبے اور ہمت و حوصلے سے خدمت بجالاتی رہیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم محمد شفیع اللہ صاحب مرحوم (ابن مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب مرحوم آف بنگلور) 17/اگست 2016ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو مختلف حیثیتوں میں چالیس سال سے زائد عرصہ تک جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ لمبا عرصہ جماعت بنگلور کے امیر رہے۔ صوبہ کرناٹک و گوا کے صوبائی امیر کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت خامسہ میں جب زونل امارتوں کا نظام قائم ہوا تو آپ جنوبی کرناٹک کے زونل امیر مقرر ہوئے اور 2012ء تک فعّال رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مرکزی نمائندگان کے ساتھ دیہاتی جماعتوں کے لمبے دوروں میں شامل ہوتے تھے۔ مخالفتوں کے وقت حکام سے رابطہ کر کے مسائل حل کرنے کا اچھا ملکہ حاصل تھا۔ صوبہ کے مبلّغین اور معلمین کی اچھے رنگ میں نگرانی کرتے اور سلسلہ کے اموال کی حفاظت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ ایک مرتبہ اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کے لئے بھی گئے لیکن مخالفین کے پیچھا کرنے کی وجہ سے آپ کو واپس آنا پڑا۔ روزانہ باقاعدگی سے دن کے وقت مسجد جایا کرتے تھے۔ وفات سے چند دن قبل بھی خود گاڑی چلا کر مسجد گئے اور نماز ظہر کے بعد سہ پہر تک وہاں رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف العمر اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب (آف خانیوال) 20 جون 2016ء کو 72 سال کی عمر میں بوجہ کینسر وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بہترین داعی الی اللہ تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ ضلعی مجلس عاملہ میں 18 سال سے بطور جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(4) مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب مرحوم ۔محلّہ دارالصدر شمالی ربوہ) 26 اپریل 2016ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نماز روزہ کی پابند، باہمت، بااخلاق، ہمدرد، ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔ بہت نڈر داعی الی اللہ تھیں۔ موصیہ تھیں۔ مرحومہ مکرم عبدالحق نور صاحب شہید کرونڈی کی بیٹی تھیں۔

(5) مکرمہ صادقہ پروین صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب۔ آف ربوہ) کچھ عرصہ قبل بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محلّہ میں بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھاتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ میں بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

(6) مکرم شوکت علی صاحب (سابق گیٹ کیپر دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ) 21/جولائی 2016ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو لجنہ ہال میں خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مبشر احمد طاہر مرحوم (مربی سلسلہ) کے خسر تھے۔

(7) مکرم مشتاق احمد صاحب (من ہائم ۔جرمنی) 25 جولائی 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت بابو مولا بخش صاحب (آف ننگل باغبان) کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ حضرت ریشم بی بی صاحبہ بھی صحابیہ تھیں اور ان کا حضرت امّاں جان سے قریبی تعلق تھا۔ آپ نے اپنے حلقہ میں بحیثیت صدر جماعت لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

(8) مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر الدین صاحب مرحوم۔ آف کینیڈا) 30 جون 2016ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت حکیم رحمت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) عزیزم محمد بلال (ابن مکرم مبشر احمد پنڈت صاحب۔ محلّہ طاہر آباد شرقی ربوہ) 12/جون 2016ء کو کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں رنگ روغن کے کام کے دوران چھت سے گر کر 18 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جماعتی خدمت کا جذبہ رکھنے والے، اطاعت گزار، مخلص اور بہت نیک خصلت نوجوان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 418

مکرمہ احلام الصدر صاحبہ(1)

میرا تعلق فلسطین سے ہے جہاں کے ایک مسلم سنّی گھرانے میں 1973ء میں میری پیدائش ہوئی۔ بچپن سے ہی دینی ماحول اور معاشرے کی طرف سے ہمارے کان میں یہ بات ڈالی گئی کہ صرف سنّی مسلم ہی جنت میں جائیں گے کیونکہ ان کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہوئی ہے جبکہ باقی تمام دنیا کو عذاب وعقاب سے گزرنا پڑے گا۔ کچھ بڑی ہوئی تو مَیں اکثر سوچتی تھی کہ میرے اردگرد رہنے والے سنّیوں کی اکثریت تو خدا سے بھی دور ہے اور میرے علم کے مطابق ان میں سے اگر کوئی نمازی اور عبادتگزار بھی ہے تو اپنی عبادت کو ایک فرض اور بوجھ سمجھ کر ادا کرتا ہے اس میں خدا کی محبت اور اس کے تقرّب کی خواہش کا عنصر اکثر مفقود ہوتا ہے۔

قصص قرآن، دجال اور یاجوج ماجوج

پھر بچپن سے ہی مجھے قصص قرآن سے غیر معمولی لگاؤ تھا۔ میں کبھی اس ہُدہُد کا تصور کرتی جو انسانوں کی طرح بولتا تھا اور کبھی اس چیونٹی کا خیال دل میں لاتی جو اپنی ساتھیوں کو سلیمانؑ اور اس کے لشکر سے ڈراتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کا لشکر تمہیں تہس نہس کر دیں۔ قرآنی قصص کے جملہ واقعات مجھے بہت اچھے لگتے تھے لیکن حدیثوں میں مذکور مسیح دجّال سے مجھے بہت خوف آتا تھا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اپنی زندگی میں اسے نہ دیکھوں لیکن پھر یہ سوچتی تھی کہ اگر اسے قریب سے نہ دیکھا تو یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اس کے ماتھے پر ’’ک ف ر‘‘ لکھا ہوا ہے یا نہیں؟ اس معاملہ میں مَیں کسی کے دیکھنے پر تو یقین نہیں کرسکوں گی کیونکہ وہ دجّال کا زمانہ ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ دجّال کے بارہ میں خبریں دینے والا خود دجّال کا ہی ساتھی ہو۔ اس لئے خود دیکھنا ضروری ہے۔ پھر اگر مَیں اسے لوگوں کو زندہ کرتا اور مارتا دیکھوں گی تو نہ جانے کس طرح اس کا انکار کرسکوں گی۔

علاوہ ازیں یہ سوچتی تھی کہ یاجوج وماجوج اگر بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائیں گے اور ہر رطب ویابس کو کھا جائیں گے تو نہ جانے کیا ہوگا خصوصاً اس لئے بھی کہ اس وقت لوگ بھوک پیاس سے مر رہے ہوں گے۔ ان سب باتوں کے تصور سے بھی میری جان جاتی تھی۔

مہدی ومسیح کے بارہ میں سوالات

نوجوانی کی عمر کو پہنچ کر میں نے مہدیٔ منتظر کے بارہ میں کئی کتابیں خریدیں اور ان کے مطالعہ کے بعد میرے ذہن میں ’’کس طرح‘‘ اور ’’کیسے‘‘ سے شروع ہونے والے کئی سوال پیدا ہونے لگ گئے، لیکن سب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے میں نے کہا کہ شاید یہ امور اسی طرح ہی واقع ہوں گے اور جب ایسا ہوگا تو دیکھ لیں گے۔

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا واقعہ بھی عجیب تھا۔ میں سوچتی تھی کہ وہ کیسے دوفرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی فضاؤں میں اڑتے ہوئے آئیں گے۔ لیکن اگر وہ ایسے نازل ہو بھی گئے تو سوائے اس کے کہ جس نے انہیں اپنی آنکھوں سے نازل ہوتے دیکھا ہوگا اَور کوئی ان کی تصدیق نہیں کر سکے گا۔ اور جو انہیں اپنی آنکھوں سے بھی نازل ہوتا دیکھے گا کیا وہ یہ گمان نہیں کرسکتا کہ یہ سب کچھ جدید وسائل اور ٹیکنالوجی کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ محض دھوکہ ہے۔

ان تمام باتوں کے بارہ میں سوچ کر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھی کہ اس نے مجھے مسلمان گھرانے میں پیدا کیا ورنہ اگر خود تحقیق کر کے اسلام قبول کرنے کا سوال ہوتا تو نہ جانے میں اس ابتلا میں کامیاب بھی ہو پاتی یا نہیں۔

عائلی زندگی کی مشکلات اور دعا

میری شادی میری طبیعت کے برعکس ایک ایسے شخص سے ہوئی جس کی زندگی ایک ہی ڈگر پر چلتی تھی اور وہ اس میں کوئی تبدیلی کرنے کا خواہشمند بھی نہ تھا۔ وہ مجھے ہر اچھے کام سے حتّٰی کہ مطالعہ کرنے سے بھی روکتا تھا۔ وہ دین سے بہت دور اور غیر معتدل شخصیت کا مالک تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شادی کے بعد تین سالوں میں مجھے تین بیٹیوں سے نوازا جن کے ساتھ مصروفیت کی وجہ سے زندگی اختلافات سے دور اپنی ڈگر پر چلتی رہی تا آنکہ میرے خاوند کو کام پر کچھ پرابلم پیش آئی تو وہ نفسیاتی مریض بن گیا۔ بعض اوقات ایک ماہ تک شدید حد تک کم خوابی کا شکار رہتا جس کا اثر سارے گھر پر پڑتا۔ نیز اس کی طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہوتا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ ٹھیک ہوگیا لیکن اگلے سال پھر یہی قصہ دہرایا جانے لگا اور اس کے بعد ہر سال یہی معمول ہوگیا۔ چوتھے سال جب یہ حالت پیدا ہوئی تو ایک ماہ کی بجائے کئی ماہ تک جاری رہی۔ جس میں نوبت مارکٹائی تک جا پہنچی جس کے بعد میں اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ لیکن بعد میں صلح ہوگئی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور بیٹی سے نوازا۔ میں نے اس کی پیدائش سے پہلے دعا کی تھی کہ خدایا اسے میرے لئے مریم کی طرح بنا کر میرے لئے اپنے تقرّب کا سبب بنا دے۔

استجابت دعا

یہ دعا یوں قبول ہوئی کہ اس بیٹی کی ولادت کے بعد ہم نے گھر میں انٹرنیٹ لگوایا اور میں نے فیس بک پر اپنا اکاؤنٹ بنا کر اپنے پرانے دوستوں کو تلاش کیا۔ ان میں رفیق نامی میرا یونیورسٹی کے زمانے کا ایک کلاس فیلو بھی تھا۔ ایک روز میں فیس بک پر رفیق کا صفحہ دیکھ رہی تھی کہ اس نے وہاں یہ الفاظ پوسٹ کئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی ہے۔ مَیں یہ خبر پڑھتے ہی سکتے میں آ گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ مذاق نہیں تھا کیونکہ مَیں رفیق کو جانتی تھی وہ یونیورسٹی کے زمانے میں بھی اعلیٰ اخلاق اور سنجیدہ شخصیت کا مالک تھا اس لئے اس بات میں جھوٹ یا مذاق کی ملاوٹ نہیں ہوسکتی تھی۔ چنانچہ حقیقت جاننے کے لئے میں نے فوراً رفیق سے رابطہ کیا تو اس نے جواب میں مجھے جماعت کی عربی ویب سائٹ کے ایک صفحہ کی تصویر بھیج دی۔ میں اسے پڑھ کر حیران ہی رہ گئی کیونکہ اس صفحہ میں قرآن وحدیث سے دلائل پر مبنی بہت ہی مضبوط مؤقف بیان ہوا تھا۔ پھر یوں ہوا کہ میں تو تنقید کی نظر سے پڑھتی رہی تا رفیق کے مؤقف کو غلط ثابت کروں اور اس کے لئے میں نے جماعت کے مخالفین کی ویب سائٹس سے الزامات اور اتہامات اور اعتراضات کاپی کر کے رفیق کو بھجوائے لیکن وہ میرے ہر استفسار پر مختصر جواب دیتا اور مزید وضاحت کے لئے مجھے جماعت کی عربی ویب سائٹ کے کسی نہ کسی صفحہ کا لنک بھیج کر اسے پڑھنے کا کہہ دیتا۔ میں اس کے بھیجے ہوئے لنک کو پڑھتی تو مجھے باقی ویب سائٹ کو بھی دیکھنے کا موقع مل جاتا اور میرا دل چاہتا کہ مَیں اور بھی پڑھوں اور باقی مواد کا بھی مطالعہ کروں لیکن اس وقت میرا سارا زور اس بات پر تھا کہ مَیں احمدیت کو غلط ثابت کر کے نہ صرف اپنے اطمینان قلب کا سامان کروں بلکہ رفیق کو بھی اس راستے سے بچاؤں۔ اس لئے میں اس کے بھیجے ہوئے صفحات میں سے بھی اعتراضات ڈھونڈ کر نکالتی اور رفیق کو بھجوا دیتی لیکن ان کے جواب میں رفیق دوبارہ مجھے کسی اور صفحہ کا لنک بھیج دیتا۔ یوں کچھ عرصہ کے لئے یہ سلسلہ اسی ڈگر پر چلتا رہا۔

یہ شخص سچا ہے!

ایک روز رفیق نے مجھے کہا کہ جماعت کی ویب سائٹ پر موجود کتاب سَفِیْنَۃَ نُوْح (کشتی نوح کا عربی ترجمہ) پڑھو۔ میں نے اسے پڑھنا شروع کیا اور کئی روز کے بعد جب اس کا مطالعہ ختم کر لیا تو انہوں نے مجھے فلسفۃ تعالیم الاسلام (اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ) پڑھنے کا مشورہ دیا۔ میں یہ کتاب پڑھتی رہی اور پڑھتی رہی اور مجھے یہ تو یاد نہیں کہ میں کتنے ماہ تک صرف اسی کتاب کا مطالعہ کرتی رہی لیکن یہ ضرور یاد ہے اور ہمیشہ یاد رہے گا کہ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھ پر خدا تعالیٰ کی رحمتوں، انوار اور برکات کے دروازے کھلنے لگے۔ میں سوچنے لگی کہ کیا اس پائے کی روحانی باتیں لکھنے والا اور ایسے عمیق عارفانہ نکات کو اتنی آسانی سے بیان کرنے والا شخص جھوٹا ہوسکتا ہے؟ ایسے معارف کا منبع صرف خدا کی ذات ہے اور کسی کی اپنی کوشش کا ثمر ایسا شیریں اور مؤثر نہیں ہوسکتا۔ پھر کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھ رہا ہو اور اس نے دنیا کو گمراہ کرنے کی مہم شروع کی ہوئی ہو اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اسے ایسے اعلیٰ معارف سے فیضیاب کرتا چلا جائے جس کا عشرعشیر بھی اس زمانے کے علماء کو نہ عطا ہوا ہو! اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت کا اظہار کرے کہ اس کی نظیر لانا ممکن نہ ہو کیا یہ ممکن ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شاگردی اور اتباع کے دعوے میں جھوٹا ہو!!

میرے سوالوں کا میرے دل سے اٹھنے والا ایک ہی جواب تھا کہ یہ صادق ہے، یہ صادق ہے۔ ان ایام میں مجھے اپنی زندگی میں پہلی بار خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی محبت کا احساس ہوا اور ایسی لذت سے آشنائی ہوئی جس کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ میری روح میری عقل پر حاوی ہوگئی تھی اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ خدا اور اس کے رسول کی محبت کے کھلے آسمانوں میں پرواز کرنے لگی تھی۔

تحقیق اور راہنمائی

اس کے ساتھ ہی میری رگوں میں اس شخص کی محبت بھی گردش کرنے لگی جس سے میرا تعارف اس کی کتب کے مطالعہ اور ان میں مذکور اس کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت سے عبارت تھا۔ اب میرے اور اس کے درمیان ایک نقطہ حائل تھا اور وہ اس کی نبوت کا دعویٰ تھا۔ اس کو سمجھنا اتنا آسان نہ تھا۔ میں نے اس شخص کو ایک نیک انسان تصور کر کے اس کے اس دعوے کے بارہ میں تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔

ہمارا تو ایمان تھا کہ وحی الٰہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہو چکی ہے۔ لیکن جب میں نے عربی ویب سائٹ پر وحی الٰہی کے جاری ہونے کے بارہ میں پڑھا تو بہت خوش ہوئی کیونکہ میں اکثر امّت کی حالت پر نظر کر کے کہتی تھی کہ آج اس امّت کو الٰہی راہنمائی اور خدا کی وحی کی اشد ضرورت ہے پھر خدا تعالیٰ نے انہیں اس حالت میں بغیر کسی راہنمائی کے کیوں چھوڑ دیا؟

مَیں تقریباً دس ماہ تک بڑی عجیب صورتحال کا شکار رہی۔ کبھی کبھی یوں محسوس ہوتا کہ ظلی نبوت کا دعویدار یہ شخص سچا ہے اور کبھی کبھی ایک عجیب خوف بھی دامنگیر ہوجاتا۔

بالآخر میں نے خدا تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرنے کا سوچا اور رو رو کر اپنی نمازوں اور تہجد میں دعائیں کرنے لگی۔ اسی طرح کئی بار استخارہ بھی کیا۔ ان تمام ریاضتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے واضح طور پر محسوس ہوا کہ جیسے میرے دل پر پڑا ہوا پردہ دُور ہوگیا ہے اور میری سوچ میں گہرائی اور دعا میں سوز وگداز پیدا ہوگیا ہے۔

بیعت

اس کے بعد میں نے رفیق سے بیعت کے بارہ میں سوال کر دیا۔ اس نے مجھے شرائط بیعت ارسال کر دیں اور میں نے انہیں پڑھ کر ان پر عمل شروع کر دیا۔ کچھ دن گزرنے کے بعد میں نے رفیق سے کہا کہ اب مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔ مَیں گزشتہ دس ماہ سے پڑھ رہی ہوں اور تحقیق کر رہی ہوں اور یہاں تک مطمئن ہوں کہ خود کو احمدی ہی سمجھتی ہوں اس لئے جلد از جلد بیعت کرنا چاہتی ہوں۔

انہوں نے کہا کہ میں کسی احمدی عورت کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ چنانچہ ان کے کہنے پر مکرمہ سماح علاونہ صاحبہ نے میرے ساتھ رابطہ کیا اور پھر میرے گھر پر تشریف لائیں۔ کسی احمدی اور اپنے علاقے کی عربی خاتون سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے بیعت فارم پُر کروا کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کر دیا۔

پھر تقریباً روز ہی میرے ساتھ ان کی بات بھی ہوتی رہی اور کئی بار مجھے ملنے کے لئے بھی تشریف لاتی رہیں۔ اس طرح ہم میں خدا کے فضل سے بہت گہری دوستی اور اخوّت کا رشتہ قائم ہوگیا۔

اہل خانہ کا ردّعمل

جب مجھے حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے قبولِ بیعت کا خط ملا تو مَیں رونے لگ گئی۔ میری بڑی بیٹی کو جب پتہ چلا تو وہ یہ کہہ کر رونے لگ گئی کہ میری ماں کافر ہوگئی ہے۔ جبکہ باقی بچیوں کو مَیں نے بتایا ہوا تھا اس لئے انہوں نے کسی ردّعمل کا مظاہرہ نہ کیا۔

میں نے دسمبر 2013ء میں بیعت کی تھی اور اسی وقت اپنے خاوند کو بتا دیا تھا۔ لیکن چونکہ وہ دین سے دُور شخص تھا اس لئے اس نے اس وقت کوئی تبصرہ نہ کیا لیکن بعد میں اس دین سے دُور شخص کی جھوٹی غیرت بھی جاگ گئی۔ اس کا بیان اگلی قسط میں کیا جائے گا۔

(باقی آئندہ)

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست و ستمبر 2016ء

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ FRANKENTHAL میں مسجد نُور کی تقریب سنگ بنیاد۔ شہر کے لارڈ میئر اور صوبہ Rheinland-Pfalz کے وزیر اعلیٰ کے نمائندہ کے ایڈریسز۔ معاشرہ میں امن، بھائی چارہ اور رواداری قائم کرنے سے متعلق جماعت کی مساعی پر خراج تحسین

حضور انور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب۔ خدا کی عبادت کا حق ادا کرنے اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے سے متعلق، اسی طرح عورتوں کے مقام اور ان کے حقوق سے متعلق اسلامی تعلیمات کا نہایت پُر اثر بیان

❁......حضور انور ایک بہت نورانی، محبت کرنے والے اور ایک امن پسند شخصیت ہیں۔ ❁......خلیفہ کا پیغام امن لانے والا ہے۔ ❁......ان کا خطاب بہت وسیع تھا خاص طور پر جو عورت کے حقوق کے متعلق تعلیم ہے وہ بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ❁......اگر دنیا وہ سب کچھ اپنا لے جو حضور انور نے فرمایا تو تمام مسائل حل ہو جائیں۔ ❁......جو تعلیمات حضور انور نے آج پیش کی ہیں ان کو دنیا میں پھیلانا چاہئے۔

(مسجد نور Frankenthal کی تقریب سنگ بنیاد میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

30 اگست 2016ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 40 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی دفاتر اور اسی طرح مختلف جماعتوں سے موصول ہونے والے خطوط، رپورٹس اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 139 افراد اور اکاون (51) افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 44 جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان میں سے بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کرکے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت کے حصول کے لئے پہنچی تھیں۔

Freidburg سے آنے والی فیملیز 280 کلومیٹر، کاسل سے آنے والی فیملیز 200 کلومیٹر اور Koln سے آنے والی فیملیز 190 کلومیٹر، ہمبرگ سے آنے والے 500 کلومیٹر اور برلن سے آنے والے احباب اور فیملیز 550 کلومیٹر کا طویل سفر کرکے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

جرمنی کی ان جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور بورکینا فاسو سے آئے ہوئے بعض احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر 50 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

FRANKENTHAL میں مسجد نُور کی تقریب سنگ بنیاد

آج جماعت Frankenthal میں مسجد نُور کی سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔

پانچ بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Frankenthal کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس شہر کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔

آج کا یہ انتہائی مبارک دن، احباب جماعت Frankenthal کے لئے بہت خوشیوں اور سعادتوں سے معمور دن تھا۔ ان کے شہر میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پڑے تھے اور یوں ان کے مسکن کی سرزمین بھی پہلی بار خلیفۃ المسیح کے مبارک وجود سے فیضیاب ہوئی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے انتہائی پُر جوش انداز میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچے اور بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر ایک اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ خواتین ایک طرف کھڑی شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس موقع پر صدر جماعت Frankenthal شہر شوکت علی صاحب، مبلغ سلسلہ نعمان خالد صاحب اور سید حسن طاہر بخاری صاحب اور ریجنل امیر حمید خالد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

آج مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آنے والے مہمانوں میں اس شہر کے لارڈ میئر Martin Hebich، ایک دوسرے شہر Worms کے میئر Kosubeck اور صوبہ Rheinland-Pfalz کے وزیر اعلیٰ کے نمائندہ Miguel Vicente بھی شامل تھے۔ ان تینوں مہمانوں نے بھی حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عمیر خالد صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ عزیزم عدنان رانا صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے شہر Frankenthal کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس شہر کی آبادی اڑتالیس (48) ہزار کے قریب ہے اور شہر صوبہ Rheinland-Pfalz کا حصہ ہے۔ تاریخ میں اس شہر کا پہلی بار ذکر 722ء میں آتا ہے۔ اس شہر میں ایک Festival منعقد ہوتا ہے جو کہ پورے صوبہ Rheinland میں سب سے بڑا Festival ہوتا ہے اور اس میں تین لاکھ کے قریب لوگ شامل ہوتے ہیں۔

امیر صاحب جرمنی نے ذکر کیا کہ بہت سے لمبے مراحل سے گزر کر یہ مسجد کی جگہ ملی ہے۔ سال 2006ء سے مسجد کے لئے جگہ کی تلاش جاری تھی۔ شروع میں انتظامیہ نے انکار کیا اور بعض ٹیکنیکل وجوہات کے باعث ہماری درخواست کو ردّ کیا۔ ہم نے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ گزشتہ سال مئی کے مہینہ میں شہر کی انتظامیہ کی طرف سے اس جگہ پر ایک مسجد بنانے کی منظوری مل گئی۔

امیر صاحب نے بتایا کہ شہر کے لوگوں کی طرف سے مسجد بنانے میں ہماری مخالفت نہیں کی گئی۔ خاص طور پر سابق میئر Theo Wieder صاحب نے بہت مدد کی اور اسی طرح موجودہ لارڈ میئر Martin Hebich صاحب نے بھی ہماری بہت مدد کی اور ان کا تعاون ہمیں ہمیشہ حاصل رہا۔

Frankenthal شہر میں جماعت کے قیام کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں جماعت کی تجنید 185 ممبران پر مشتمل ہے۔ جب یہاں 1984ء میں جماعت کی بنیاد پڑی اُس وقت صرف چھ ممبران ہوا کرتے تھے۔ یہاں جماعت کے افراد کا تمام شہریوں سے بہت اچھا تعلق ہے اور جماعت کی طرف سے مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ہر سال وقار عمل کیا جاتا ہے۔

امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں کی لجنہ بہت فعّال ہے اور اس کے شہر کی انتظامیہ سے اچھے رابطے ہیں۔ ہر ہفتے لجنہ اپنا تبلیغی سٹال لگاتی ہے اور اس کے علاوہ بھی دوران سال مختلف پروگرام منعقد کرتی ہے۔ سٹالوں سے جو آمد ہوتی ہے اس سے چیریٹیز کی مدد کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ نے Frankenthal کے شہر کو ایک پودا تحفہ میں دیا ہے جو ہماری طرف سے امن کے پیغام کی علامت ہے۔

مسجد کے اس قطعہ زمین کا رقبہ 2115 مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ نومبر 2014ء میں ایک لاکھ 79 ہزار 775 یورو کی مالیت سے خریدا گیا۔ یہاں نماز کے لئے مردوں اور عورتوں کے دو ہال تعمیر ہوں گے۔ ہر ایک کا رقبہ ساٹھ مربع میٹر ہوگا۔ اس کے علاوہ مبلغ کی رہائش کے لئے ایک گھر بھی تعمیر ہوگا۔ مسجد کے مینار کی اونچائی 12 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہوگا اور بارہ کاروں کی پارکنگ کی گنجائش ہوگی۔

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ گزشتہ اتوار اپنے تین دن کے بھرپور پروگراموں کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں سارا سال کوششیں اور کام ہوتا ہے۔ سینکڑوں رضا کار کچھ دن پہلے اپنا کام شروع کر دیتے ہیں اور جب جلسہ شروع ہو تو پھر لگتا ہے کہ ایک دم میں اختتام بھی ہو گیا۔ تین دن پلک جھپکنے میں گزر جاتے ہیں۔

یہ سب کارکن ہیں جن میں مرد بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں، نوجوان لڑکیاں بھی ہیں، نوجوان لڑکے بھی ہیں، بچے بھی ہیں یہ سب شامل ہیں اور یہ سب لوگ جو ہیں یہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے شکریہ کے مستحق ہیں، خاص طور پر جو یہاں شامل ہو رہے ہیں اور عام طور پر دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو ان کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خدمت کرنے والوں کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی کے سننے اور دیکھنے کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔ پس یہ تمام کارکنان ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ میں بھی ان سب کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بھرپور خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

بعض غیر مسلم، غیر احمدی لوگ ایسے ہیں جو یہاں جلسے پر آتے ہیں اور یہاں کا ماحول دیکھ کر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس بیشمار برکتیں ہیں جو جلسہ سالانہ کی ہیں اور اس کا اظہار اب ہر ملک کے جلسہ کے حوالے سے ہوتا ہے۔

جلسہ جرمنی پر بھی گزشتہ دو تین سال سے بیعت کرنے کا پروگرام رکھا جاتا ہے۔ اس سال چودہ ممالک سے تعلق رکھنے والے 83 عورتوں اور مردوں نے بیعت میں حصہ لیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے مہمانوں کے جلسہ کے انتظامات، نظم وضبط اور اس کے پروگراموں سے متعلق نیک تأثرات اور اس کے نتیجہ میں ان کے خیالات میں پیدا ہونے والی پاکیزہ تبدیلیوں کا روح پرور تذکرہ

بعض لوگ جلسوں میں اس لئے آتے ہیں کہ احمدیوں کے اخلاق کو آزمائیں۔ ان کی کمزوریوں کو تلاش کریں۔ اس لئے ہر احمدی کو جلسوں میں خاص طور پر بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے اور عمومی طور پر لوگوں پر جلسہ کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے بعض کمیوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور ان کی نشاندہی کی ہے۔

جلسہ کے دنوں میں جہاں ہم جلسہ کی برکات سے فیض پاتے ہیں اور اپنی تربیت اور غیروں کو تبلیغ کا باعث بھی بنتے ہیں وہاں ہمیں اپنی خامیوں پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائی ہے وہاں ہمیں، انتظامیہ کو اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں۔ خامیوں اور کمیوں کو تنقیدی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ ان کو تلاش کریں کہ کہاں کہاں ہماری کمزوریاں تھیں اور پھر جو کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں کہ لال کتاب بنائیں۔ اس میں درج کریں اور آئندہ انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔

اس دورہ کے دوران بعض مساجد کے سنگ بنیاد اور بعض کے افتتاح بھی ہوئے۔ ان مواقع پر منعقدہ تقریبات میں شامل ہونے والے مہمانان کے تأثرات کا تذکرہ

جلسہ اور مساجد کے فنکشنز کی میڈیا میں 80 سے زائد خبریں شائع ہوئیں۔ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات میں کوریج۔ اندازاً 72 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اسی طرح لڑکیاں اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور اپنی تقدس پر کوئی حرف نہ آنے دیں۔

جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو افراد جماعت کی عملی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے تربیتی پروگرام بنانے اور ان کے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرنے کی تاکیدی ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 09 ستمبر 2016ء بمطابق 09 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ گزشتہ اتوار اپنے تین دن کے بھرپور پروگراموں کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں سارا سال کوششیں اور کام ہوتا ہے۔ سینکڑوں رضا کار کچھ دن پہلے اپنا کام شروع کر دیتے ہیں اور جب جلسہ شروع ہوتو پھر لگتا ہے کہ ایک دم میں اختتام بھی ہو گیا۔ تین دن پلک جھپکنے میں گزر جاتے ہیں۔ شاید باہر رہنے والوں، دوسرے ملکوں کے لوگوں کا خیال ہو کہ جرمنی کا جلسہ تو بڑے بڑے تعمیر شدہ ہالوں میں ہوتا ہے یہاں ان کو سب کچھ بنا بنایا مل گیا۔ یہاں رضا کاروں کا کیا کام ہوتا ہوگا یا کرتے ہوں گے۔ لیکن اس کے باوجود کہ بڑے بڑے ہال ہیں بعض کام ہیں جو کرنے پڑتے ہیں اور بڑی محنت چاہتے ہیں۔ وسیع ہال ہونے کے باوجود رہائش کے لئے، کھانا پکانے کے لئے، کھانا کھلانے کے لئے اور متفرق کاموں کے لئے عارضی انتظام کرنا پڑتا ہے جو اس مین بلڈنگ سے باہر ہوتا ہے۔ مارکیز وغیرہ بھی لگانی پڑتی ہیں۔ پھر ہال کے اندر بیٹھنے کا انتظام کرنا، آواز پہنچانے کا صحیح انتظام کرنا اس قسم کے بہت سے کام ہیں جو وقارِ عمل کے ذریعہ زیادہ تر خدّام اور لجنہ اور انصار بھی کرتے ہیں۔ پھر جلسہ کے دنوں میں کھانا پکانا، کھانا کھلانا، صفائی کا انتظام کرنا، پارکنگ کا انتظام، سکیورٹی کا انتظام، چیکنگ وغیرہ، مختلف قسم کی ساؤنڈ سسٹم جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، ایم ٹی اے جو علاوہ جلسہ گاہ سے کارروائی دکھانے کے سٹوڈیوز سے مختلف دلچسپی کے پروگرام بھی دے دیتے ہیں۔ یہ سب کارکن ہیں جن میں مرد بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں، نوجوان لڑکیاں بھی ہیں، نوجوان لڑکے بھی ہیں، بچے بھی ہیں یہ سب شامل ہیں اور یہ سب لوگ جو ہیں یہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے شکریہ کے مستحق ہیں، خاص طور پر جو یہاں شامل ہو رہے ہیں اور عام طور پر دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو ان کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خدمت کرنے والوں کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی کے سننے اور دیکھنے کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔

پس یہ تمام کارکنان ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ میں بھی ان سب کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بھرپور خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ جلسہ جہاں ہماری تربیت کے سامان کرتا ہے، جلسہ پر شامل ہونے والوں کی خاص طور پر، اور ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا میں یہ پروگرام دیکھنے والوں کے لئے عام طور پر۔ وہاں غیر احمدی اور غیر مسلم مہمان جو جلسہ پر آتے ہیں اور یا پھر احمدیوں سے رابطے رکھنے والے ہیں اور اس وجہ سے ایم ٹی اے پر ہمارے پروگرام دیکھتے ہیں، بعض مخالفین بھی دیکھتے ہیں۔ اکثر اوقات پھر یہ جلسہ ان لوگوں کے لئے تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے، شامل ہونے والوں کے لئے بھی اور دنیا میں پھیلے ہوئے لوگوں کے لئے بھی۔ کئی احمدی اس کا اظہار کرتے ہیں کہ جلسہ کی وجہ سے ان کا تعلق ہمارے ساتھ مزید مضبوط ہوا ہے اور جماعت کو جاننے کی طرف ان کی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ بعض غیر مسلم، غیر احمدی لوگ ایسے ہیں جو یہاں جلسے پر آتے ہیں اور یہاں کا ماحول دیکھ کر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس بیشمار برکتیں ہیں جو جلسہ سالانہ کی ہیں اور اس کا اظہار اب ہر ملک کے جلسہ کے حوالے سے ہوتا ہے۔ جرمنی میں جو جلسے کے دوران غیروں پر اثر ہوا ان میں سے کچھ واقعات مَیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔

جلسہ جرمنی پر بھی گزشتہ دو تین سال سے بیعت کرنے کا پروگرام رکھا جاتا ہے۔ اس سال چودہ ممالک سے تعلق رکھنے والے 83 عورتوں اور مردوں نے بیعت میں حصہ لیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ بعض بیعت کرنے والوں کے دل جلسہ کی کارروائی اور احمدیوں کے رویّے اور حسن سلوک دیکھ کر احمدیت کی طرف پھر گئے اور اس وجہ سے انہوں نے بیعت کر لی۔

بوسنیا سے آنے والے ایک مہمان ابراہیموو (Ibrahimov) صاحب کہتے ہیں کہ احمدیت ہی حقیقی سچائی ہے جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ میرے خطبات کا ذکر کر کے کہتے ہیں کہ مجھ پر سب سے زیادہ اثر ان کے خطبات اور تقریروں کا ہوا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ میرا دل ہر لحاظ سے مطمئن ہوا اور مَیں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ اب میں خلیفۃ المسیح کا ہی بن کر رہنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ مجھے ان کا قرب حاصل ہو۔ مجھے آپ لوگوں کی تنظیم، محبت اور امن نے اپنا دیوانہ بنا لیا ہے۔

پھر ایک دوست ریاض صاحب یہاں رہتے ہیں جن کا تعلق عراق سے ہے کہتے ہیں کہ میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی کے ذریعہ ہوا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں دو عرب میٹنگز میں فیملی کے ساتھ شامل ہونے کا موقع ملا جن میں آپ کے امام کے ذریعہ، یہاں جو مقامی امام تھے ان کے ذریعہ، جماعتی عقائد کا علم ہوا جو میرے لئے بالکل نئے اور حقائق پر مبنی اور دل میں اثر کر جانے والے تھے۔ پھر مجھے جلسہ سالانہ پر جانے کا موقع ملا۔ میرے لئے یہ منظر انتہائی حیران کن تھا کہ انتہائی تنظیم، خدمت کا جذبہ، انسانی اقدار، مختلف قومیتوں کے لوگ مگر اخوت اور بھائی چارے کی یہ فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ کہتے ہیں مجھے ہر طرف محبت ہی محبت نظر آئی اور خلیفہ کے خطابات دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقے کے پاس نہیں ہے اس لئے سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے اور میرے خاندان کو احمدیت قبول کرنے میں ذرا بھی تردّد نہیں ہوا اور واپس آ کر جب ہم نے اپنے رشتہ داروں کو یہ سب کچھ بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ لوگوں نے ہمیں کیوں نہیں بتایا، ہمیں کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے۔ ہم بھی یہ تمام باتیں سن کر جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔

پھر ایک اور دوست سلمان صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی کے ذریعہ سے ہوا۔ ان کے اخلاق سے مَیں بیحد متاثر ہوا ہوں۔ چنانچہ مَیں نے جماعت کے بارے میں جاننے کی کوشش کی۔ اسی سلسلہ میں جلسہ میں آیا۔ یہاں سب کچھ دیکھ کر میری دنیا بدل گئی۔ جلسہ کے ماحول نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ ایسا منظّم اجتماع مَیں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ لوگوں کے اخلاق، ان کا حسن سلوک اور پیار محبت کی فضا یہ تمام چیزیں آجکل دنیا میں سوائے احمدیت کے اور کہیں نظر نہیں آتی اور انہی چیزوں کو دیکھ کر میں آج جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ پس یہ حُسنِ اخلاق جو ہے اس کا بھی ایک احمدی کو ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ یہ تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔

پھر بوسنیا کے ایک مہمان تھے بائیرم (Bajram) صاحب انہوں نے بھی بیعت کی۔ کہتے ہیں پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ جلسہ کے موقع پر مجھے احمدیت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور جماعت کا زیادہ سے زیادہ تعارف حاصل ہوا۔ یہ جماعت سچی جماعت ہے جو صراط مستقیم پر قائم ہے۔ جلسہ پر جب میں نے خلیفۂ وقت کی باتیں سنیں تو میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کا فیصلہ کر لیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ خلیفہ وقت نے مجھے اپنے الفاظ سے اپنے قریب کر لیا۔ اب میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اس جماعت کا حصہ ہوں۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ اس پیغام کو آگے پھیلاؤں گا۔

پھر بیلجیم سے آنے والے ایک مہمان گربو صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسا عظیم الشان روحانی اجتماع ہے اور ایسا لگ رہا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو لمبے عرصے سے جانتے ہیں۔ پہلے میں نے خط کے ذریعہ بیعت کی تھی مگر آج شوق اور ڈر کی وجہ سے میرا دل سینہ میں بڑی تیزی سے دھڑک رہا ہے۔ میں تمام مسلمانوں سے کہوں گا کہ یہی دین اسلام ہے اور اس اسلام احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ میرے لئے ناقابل یقین بات ہے کہ آج خلیفہ کے سامنے بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ چودہ سال کی عمر سے مجھے یاد ہے کہ میں مولویوں سے احادیث سنتا تھا کہ مہدی منتظر آئیں گے۔ آج میری وہ خواہش پوری ہو گئی۔ میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

پس جلسہ خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے یا ماحول جو ہے وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ تقریریں جو ہیں وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور لوگوں کے دلوں پہ اثر ڈالتی ہیں۔ اس لئے ہمارا ہر عمل جو ہے، صرف تقریریں نہیں بلکہ ہر احمدی کا ہر عمل جو ہے اس کو اپنے عمل کو اس طرح بنانا چاہئے کہ غیروں پر بہترین اثر کرے۔ صرف دکھانے کے لئے نہیں بلکہ حقیقت میں ہمارا ہر عمل ہمارے دل کی آواز ہو، ہمارے عقیدے کی آواز ہو۔

جلسہ سالانہ پر یورپ کے مختلف ممالک سے غیر مہمان جو آتے ہیں وہ بھی بڑے متاثر ہو کر جاتے ہیں احمدی اگر نہیں بھی ہوتے تو متاثر ضرور ہوتے ہیں بلکہ بعض جماعت احمدیہ کے سفیر بن کر تبلیغ کا بھی کہتے ہیں۔ اس سال جرمنی کے جلسہ پہ جو وفود باہر سے آئے ان میں لتھوینیا، لاٹویہ، میسیڈونیا، بوسنیا، البانیا، رومانیہ، کوسووو، بلغاریہ، قازقستان، مالٹا، بیلجیم، کروشیا اور ہنگری سے لوگ آئے تھے۔ ان وفود کی میرے سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔

لتھوینیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون ماریہ صاحبہ جو لیگل اکاؤنٹنسی سروس میں پراجیکٹ مینیجر ہیں، کہتی ہیں کہ جلسہ میں شامل ہونا میری زندگی کا ایک بہت اچھا تجربہ ہے۔ کام کے حوالے سے اکثر پاکستان، ایران، عراق اور دبئی کے لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے جو اسلام کو ماننے والے ہیں۔ مجھے میرے دوست اکثر یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کے ماننے والے ہیں اور اسلام دہشتگردی کا مذہب ہے۔ لیکن جلسہ میں شمولیت کے بعد مَیں یہ ماننے پر مجبور ہوں کہ مسلمان لوگ بہت اچھے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں۔ مجھے ان دنوں کے دوران یوں محسوس ہوا جیسے مَیں اپنے ہی گھر میں رہ رہی ہوں۔ اس لئے میں واپس جا کر اپنے دوستوں کی مسلمانوں کے بارے میں رائے کو تبدیل کروں گی۔

پھر لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان تومس چیپائتس (Thomas Cepaitis) کہتے ہیں یہ مرد ہیں جو لتھوینیا میں ایک علاقہ اوزوپس (Uzhupis) کے وزیر خارجہ ہیں کہتے ہیں۔ یہ ایک عظیم جلسہ ہے اور اس جلسہ نے اسلام کے بارے میں میرے تصورات کو ہمیشہ کے لئے بدل کر رکھ دیا ہے۔ مجھے اس سے قبل جماعت کا زیادہ تعارف نہیں تھا۔ جماعت کے لوگ بہت ہی مہمان نواز ہیں اور محبت کرنے والے ہیں۔ نمائش میں مختلف لوگوں کے ہاتھوں سے قرآن مجید لکھنے کا idea مجھے بہت اچھا لگا۔ مختلف ممالک سے آئے

ہوئے لوگوں کو اکٹھا ہوتے دیکھ کر بھی بڑا اچھا لگا۔

پھر مراکش کے ایک نوجوان جلیل صاحب ہیں۔ یہ بیلجیم میں رہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے والد عبدالقادر نے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر بیعت کی تھی اور وہی انہیں یہاں جرمنی لے کے آئے تھے۔ کہتے ہیں میں پہلی بار کسی بھی جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ ایک نوجوان ہونے کے طور پر میں اپنے نوجوان بھائیوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسے موقعوں پر شامل ہوا کریں کیونکہ اس جلسہ سے میری روحانیت میں اضافہ ہوا ہے اور مجھے اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ جب ہم نوجوان باہر سڑک پر چلتے ہیں تو سڑک پر چلتے لوگ شاذ ہی آپ کو سلام کرتے ہیں مگر یہاں اس جلسہ میں ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کرتا نظر آ رہا تھا اور یہ بات بڑی متاثر کن تھی۔ مَیں خدا تعالیٰ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے ایسا موقع عطا فرمایا اور مجھے اس مبارک جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ کہتے ہیں کہ میں شروع میں جب یہاں آیا تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں یہاں تین دن کیا کروں گا۔ مگر میں نے اس جلسہ کی تقریبات میں حصہ لیا اور یہاں کا بھائی چارہ اور پیار و محبت دیکھی تو مجھے پتا بھی نہیں لگا کہ یہ تین دن کہاں گئے۔ جلسہ کے تیسرے دن مَیں نے بیعت میں شمولیت کی۔

پھر جیسا کہ مَیں نے بتایا میسیڈونیا وغیرہ سے آئے تھے۔ ایک عیسائی دوست ٹونی (Toni) آئے۔ کہتے ہیں کہ میرا تعلق صحافت سے ہے۔ مَیں قبل ازیں جلسہ سالانہ جرمنی اور یوکے میں شامل ہو چکا ہوں۔ پچھلے سال جب پہلی بار میں جلسہ میں شامل ہوا تو بہت متاثر ہوا تھا کہ اتنی تعداد میں لوگ ایک بڑے اجتماع میں شامل ہیں اور سب انتظامات احسن طریق پر ہیں۔ سب لوگ ڈسپلن کے ساتھ تھے۔ ایک دوسرے کے احترام کر رہے تھے۔ پہلے میں یہ سمجھا کہ یہ سب کچھ by chance ہے یا حقیقت میں سب کچھ ہو رہا ہے۔ اس سے مجھے کوئی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ کہتے ہیں مجھے لگا جیسے یہ کوئی خواب ہے۔ یہ جلسہ انسانوں کا عظیم اجتماع ہے۔ پھر میں اگست میں انگلینڈ میں یوکے کے جلسہ میں شامل ہوا، اب دوبارہ جرمنی میں ہوں تو مجھے یقین ہوا کہ جلسہ کے انتظامات بڑے پرفیکٹ (perfect) ہیں۔ میری عمر باون سال ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں اس طرح منظّم اجتماع نہیں دیکھا۔ میں نے جلسہ کے انتظامات میں کوئی کمی نہیں دیکھی، نہ یوکے میں نہ یہاں۔

صحافی بڑی تنقید کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن یہ احمدیت کی خوبصورتی ہے کہ ہر جگہ ان کو ایک سی چیز نظر آئی۔

پھر ایک غیر احمدی مسلمان صحافی سیناد (Senad) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ جب میں نے جلسہ میں شامل ہونے کی حامی بھری تو میرا اندازہ نہیں تھا کہ اس طرح کا جلسہ ہوگا اور اتنا کامیاب ہوگا۔ جلسہ کے دوران بہت سی باتیں ہیں جنہوں نے مجھ پر بہت مثبت اثر چھوڑا۔ زندگی میں پہلی بار میں نے دیکھا کہ ایک جگہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگ موجود ہیں، سب تہذیب یافتہ ہیں، کسی کے چہرہ پر غصہ یا نفرت کے آثار نہیں تھے کہ دوسروں کو کمتر سمجھیں۔ تمام لوگوں کا رویّہ میرے ساتھ بہت اچھا تھا۔ پھر کہتے ہیں خلیفہ کی تقاریر سے متاثر ہوا۔ بہت طاقتور تھیں جو سب پر اثر ڈال رہی تھیں۔ ان کی تقاریر لوگوں کے دلوں تک پہنچ رہی تھیں۔ میں صفائی کے معیار سے بھی حیران ہوا۔ ٹائلٹ ہر وقت صاف تھے جبکہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ تھے۔ اس بات نے خاص اثر مجھ پر چھوڑا۔ میرے ساتھ ایک دوست بھی آئے ہوئے تھے جو عیسائی ہیں۔ جلسہ کے آغاز سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ بیان کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ کہتے ہیں مَیں بہت متاثر ہوا۔ اب جبکہ میں اپنے تاثرات قلمبند کر رہا ہوں، میرا وہ ساتھی اسلام کے بارے میں کتب کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اسی طرح وہ جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی پڑھ رہا ہے اور میسیڈونیا کی جماعت نے جلسہ پر جو نظم پڑھی تھی وہ سن رہا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا جلسہ کا ماحول بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔

بوسنیا سے ایک دوست ڈاکٹر عادل تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ کے تمام انتظامات اور پروگرام اپنی نوعیت میں منفرد تھے۔ کہتے ہیں مَیں بحیثیت ایک ڈاکٹر گزشتہ پچیس سال سے مختلف پروگراموں میں شمولیت اختیار کرتا رہا لیکن اس قسم کے انتظامات اور نظم و ضبط مجھے کہیں بھی نظر نہیں آئے۔ کہتے ہیں اسلام کی بنیاد اطاعت اور نظم و ضبط پر ہے اور یہی بات مجھے یہاں جلسہ میں نظر آئی۔

ایک مہمان دانیال صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ جلسہ ہزاروں روحانی مردوں کو زندگی بخشنے والا جلسہ تھا اور ان روحانی مُردوں میں سے ایک مَیں بھی ہوں جسے جلسہ میں شامل ہو کر از سر نو روحانی زندگی عطا ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگرچہ مَیں کئی سالوں سے جماعت میں شامل ہوں مگر اس سے قبل دل نے اس روحانی تپش کو محسوس نہیں کیا تھا جو اس جلسہ نے دی ہے اور اب مجھے اَز سَرِ نَو روحانی زندگی عطا ہوئی ہے۔

پھر بوسنیا سے ایک غیر از جماعت نوریا صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں سے جلسہ کا ذکر سنا کرتا تھا لیکن مجھے خود شامل ہونے کی توفیق نہیں ملی۔ اس سال جلسہ میں شامل ہونے کے بعد میرے دل میں ایک عجیب کیفیت طاری ہے جو کہ خارج از بیان ہے۔ مَیں اندر سے بدل چکا ہوں۔

پھر لوگ کس طرح آزماتے ہیں یہ بھی دیکھیں۔ یہ نہیں کہ لوگ صرف آتے ہیں بلکہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ہم آزما کے تو دیکھیں احمدی ہیں کیسے؟ کہاں کہاں ان میں نقص ہیں تا کہ اس نقص کو تلاش کیا جائے۔ تو عمار صاحب جو سیرین ہیں اور جرمنی میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں حقیقت میں مَیں جماعت کا مخالف ہوں۔ مَیں اس لئے آیا تھا کہ میں خامیاں دیکھوں گا اور پھر ان کو مشہور کروں گا۔ میں نے تین دن اپنا موبائل میز پر رکھے رکھا لیکن چوری نہیں ہوا۔ مَیں نے ہر لحاظ سے انتظامات اور لوگوں کے رویّوں کا بغور جائزہ لیا مگر مجھے ایک بھی خامی نظر نہیں آئی اور اب میں اس جماعت کے بارے میں اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں۔

گو کہ یہ آزمانا جو ہے یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کو temptetion ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ پتا لگ گیا کہ کس نیت سے بعض لوگ آتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو جلسوں میں خاص طور پر بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔

ایک مہمان علی صاحب جن کا تعلق شام سے ہے، کہتے ہیں مجھے جماعت کا تعارف ایک عرب احمدی کے ذریعہ ہوا اور ایک جماعتی تبلیغی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا جس میں جماعت کے تفصیلی عقائد پر بات چیت ہوئی اور کافی حد تک میری تسلی ہوگئی۔ اس کے بعد فیملی کے ساتھ جلسہ جرمنی پر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں جماعت کی تنظیم اور روحانی ماحول دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ میرے لئے یہ بہت ہی خوبصورت موقع ہے کہ میں آپ کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں۔ میں آپ کی حسن ضیافت اور بھائی چارے اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور مہمانوں کے لئے اپنی راتیں قربان کرنے پر شکر گزار ہوں۔ یقیناً جماعت احمدیہ ایک مسلم جماعت ہے اور اسلام کی ایک خوبصورت تعلیم پیش کرتی ہے اور اس کا جمال دوسروں پر ظاہر کرتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس چھپی ہوئی خوبصورتی کو غور و فکر اور research کے ذریعہ سے دوسروں پر ظاہر کریں۔

رومانیہ سے ایک نومبائع فلوریان (Florian) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ کے جملہ انتظامات سے بیحد متاثر ہوا ہوں۔ ہر انتظام بہت مکمل اور نپا تُلا اور بہترین ہے۔ کسی انتظام کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ اس میں کوئی کمی ہے یا نقص ہے۔ اتنے بڑے اجتماع کے لئے ایسا وسیع انتظام جو مکمل بھی ہو بیحد محنت اور جانفشانی اور سالوں کی پلاننگ اور تجربے سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مسکراتے ہوئے چھوٹے چھوٹے بچے پانی پلا کر ایسی خوشی میں جھوم جاتے ہیں جیسے انہوں نے اپنی کوئی گمشدہ چیز کو حاصل کر لیا ہو۔ غرض ہر کارکن اپنی ڈیوٹی میں پورا مگن، محو اور مہمانوں کی محبت سے سرشار ہے۔ مَیں نو احمدی ہوں۔ پہلی بار جلسہ میں آیا ہوں اور میں نے پہلا سبق ایئرپورٹ سے جلسہ کے اختتام تک یہی سیکھا ہے کہ عملاً خدمت، محبت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا ہے۔ پھر یہ بیعت کی تقریب میں بھی شامل ہوئے اور اس کا تأثر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بیعت کے وقت ایک خوشی کی لہر اور ایک عجیب سا احساس تھا، الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ایک خاص کیفیت کو میرے دل نے محسوس کیا۔ بیعت کے وقت میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ یوں لگتا تھا کہ ایک مقناطیسی فیلڈ بن گیا ہے اور سب ایک جذب اور کشش کے گھیرے میں ہیں۔ کہتے ہیں یہ جلسہ میرے لئے ایک خواب سے کم نہ تھا۔

کوسووو کے ایک بائیرم (Bajram) صاحب کہتے ہیں میں نے بہت سے لوگوں سے جلسہ کے بارے میں سنا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ میں اب خود شامل ہو کر ان سب باتوں کا عینی شاہد ہوں۔ میں نے یہاں نظم و ضبط اور حسن اخلاق اور جماعت کا ایک مضبوط نظام دیکھا ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا کہ جماعتی قوت کا راز کیا ہے؟ مجھ سے انہوں نے سوال کیا تھا کہ کیا راز ہے۔ ان کو میں نے یہی جواب دیا تھا کہ یہ جماعت کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق جس میں کہا گیا تھا کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور وہ جماعت بنائے گا۔ پس یہ خدا کی بنائی ہوئی جماعت ہے اس وجہ سے تمہیں یہ چیزیں نظر آتی ہیں۔ یہ جماعت جو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ اس نے افراد جماعت اور خلافت احمدیہ کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے اور ایک ایسا نظام قائم کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے سائے میں پَل رہا ہے، بڑھ رہا ہے۔ اگر انسانی نظام ہوتا تو گزشتہ سوا سو سال سے جس طرح مختلف طریقوں سے اس میں رخنے ڈالنے کی کوششیں کی گئی ہیں، کب کا یہ نظام درہم برہم ہو چکا ہوتا۔

بلغاریہ سے بھی کافی بڑی تعداد میں لوگ آئے تھے۔ 76 افراد کا وفد تھا۔ 25 احمدی احباب تھے باقی سب غیر از جماعت تھے۔ ڈاکٹر، بزنس مین، فوج کے اعلیٰ ریٹائرڈ افسران بھی تھے۔ ٹیچر بھی تھے۔ پڑھے لکھے لوگ تھے۔ ایک مہمان خاتون میگڈا (Magda) صاحبہ کہنے لگیں کہ یورپ کے ممالک میں بیشمار غیر ملکی مہاجرین آ رہے ہیں اور مقامی لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ایک بے چینی کی کیفیت پیدا ہو رہی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہے۔اس بارے میں انہوں نے میرا کہا کہ آپ نے جو رہنمائی کی ہے وہ دلوں کو سکون عطا کرنے والی ہے اور تمام بے چینیوں کا حل ہے۔ اسی طرح آپ نے جو عورتوں اور مردوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے مَیں اس سے بڑی متاثر ہوئی ہوں۔

پس غیروں کا متاثر ہونا ہم سے کچھ مطالبہ بھی کرتا ہے اور وہ یہ کہ ہم مزید اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ہمارے ہر عمل سے اس کا اظہار ہو۔

ایک مہمان رستویانوف (Rustoyanov) صاحب کہتے ہیں کہ مَیں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور تمام تقاریر سے کچھ نہ کچھ میں نے نیا سیکھا ہے۔ خاص طور پر خلیفہ وقت کی عورتوں کی طرف تقریر نے مجھے بہت متاثر کیا اور انہوں نے اسلام کی خوبصورت تصویر پیش کی جس کی آج بہت ضرورت ہے۔

پھر مالٹا سے بھی ایک وفد آیا ہوا تھا۔ اس میں ایک ڈاکٹر بھی تھے۔ نائیجیرین اوریجن کے ہیں لیکن مالٹا میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے کئی سال قبل اسلام کو سمجھنے کے لئے چھ ماہ کا کورس کیا تھا۔ اس کورس کے بعد یہ محسوس ہوا کہ اسلام ہی وہ جگہ ہے جہاں میں جا سکتا ہوں مگر بعض مسلمانوں کی غلط حرکات اس خوبصورت امیج کو داغدار کر رہی ہیں اور پھر تشویش بھی ہوئی۔ مگر جماعت احمدیہ وہ واحد مسلمان تنظیم ہے جو اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بیان کرتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔ جہاد کی جو تعریف احمدیہ جماعت کرتی ہے اگر تمام مسلمان اس جہاد کو ماننے لگ جائیں تو دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے اور ہر طرف محبت اور بھائی چارے کا بول بالا ہو۔ پھر کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کو رب العالمین مانتی ہے اور یہ نہیں کہتی کہ اللہ تعالیٰ پر صرف مسلمانوں کا حق ہے اور اس بات نے مجھے جماعت احمدیہ کے اور زیادہ قریب کر دیا ہے۔ کہنے لگے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پہلے وحی کرتا تھا، بولتا تھا مگر آج نہیں بولتا وہ غلطی پر ہیں اور احمدیت حق ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ مَیں اسلام کے بارے میں سوالات کے جوابات کی تلاش میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آیا تھا اور اس جلسہ میں شرکت اور خلیفہ وقت کے خطابات اور خصوصاً دوسرے روز غیر مسلموں سے خطاب کے بعد مَیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اپنے سوالوں کے جوابات مل گئے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ جہاد کی جو تفسیر جماعت احمدیہ کرتی ہے اس سے متعلق ایک کتاب شائع کر کے مسلمانوں کو پڑھانی چاہئے۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی جہاد کی حقیقت بتانی چاہئے اور غیر مسلموں کو بھی جہاد کی حقیقت بتانی چاہئے۔ کہتے ہیں کہ اب مالٹا کے لوگوں کو احمدیت کی خوب تبلیغ کروں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو احمدیت پیش کر رہی ہے اور یہ اسلام امن و سلامتی کا پیغام ہے۔ اب ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر احمدیت کا پیغام اپنے ملک میں پھیلائیں گے۔

تین عیسائی خواتین بھی مالٹا سے شامل ہوئیں۔ دوسرا دن انہوں نے لجنہ کی مارکی میں گزارا۔ اس کے بعد انہوں نے مبلغ سلسلہ کو کہا کہ آج آپ نے جو ہمیں خواتین کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع فراہم کیا ہے تو ہمیں وہاں زیادہ مزا آیا ہے اور ہم وہاں پر زیادہ آسانی اور آرام محسوس کرتی رہیں۔ خواتین کے ساتھ رہ کر ہمیں زیادہ آزادی اور خود اعتمادی کا احساس ہوا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ جلسہ کا باقی وقت بھی ہم خواتین کے ساتھ ہی گزاریں۔

پس ان احمدی بچیوں کے لئے بھی اس میں سبق ہے جو سمجھتی ہیں یا ان لوگوں کے زیر اثر آ جاتی ہیں جو کہتے ہیں کہ مرد اور عورت میں تفریق نہیں ہونی چاہئے، علیحدہ علیحدہ نہیں بیٹھنا چاہئے اور اس وجہ سے کئی نوجوانوں کے دماغ زہر آلود کر دیئے ہیں۔

لاٹویا سے آنے والے ایک وکیل آروِڈز (Arvids) صاحب کہتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا۔ جلسہ میں شمولیت سے قبل جماعت احمدیہ کے متعلق زیادہ معلومات نہیں تھیں لیکن ان دنوں میں اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں نے اپنی زندگی میں آپ سے زیادہ محبت کرنے والے، مدد کرنے والے اور خدمت کرنے والے لوگ نہیں دیکھے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے فخر کا باعث ہے اور واپس جا کر میں اپنی زندگی کے متعلق دوبارہ غور کروں گا۔

ایک مہمان خاتون ٹینا (Tina) صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں خواتین کی تقریر میں خواتین کے حقوق اور ان پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے بارے میں جو خطاب تھا اس نے مجھ پر اسلام میں عورت کے بارے میں بہت عمدہ اثر پیدا کیا اور اب میں کہہ سکتی ہوں کہ عورت کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔ کہتی ہیں کہ خواتین کے جلسہ پر خطاب پر میں بہت خوش ہوئی اور حیران تھی کہ اسلام نے کتنی عمدگی سے عورت کے ساتھ مساوات قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور عورت اور مرد کے حقوق کی وضاحت کی ہے۔ اس خطاب کے سننے کے بعد اس موضوع کے بارے میں میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

بیلجیم سے آنے والے ایک غیر احمدی مہمان جو سینیگال کے باشندے ہیں۔ (یہ مسلمان ہیں) کہتے ہیں کہ مجھے بہت سے غیر احمدی اجلاسات اور دیگر اجلاسات اور تقریبات میں شامل ہونے کا موقع ملا لیکن جو نظام یہاں دیکھا اور کہیں نظر نہیں آیا۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جلسہ گاہ میں ایک شخص کرسی سے گر گیا تو تمام کارکنان جو اس وقت موجود تھے وہ اس شخص کی مدد کے لئے آگے بڑھے جیسے وہ سب سے اہم شخص ہو۔ میں نے اس نظارے کو دیکھ کر سوچا کہ یہاں پر سب کو اتنی عزت اور احترام دیا جاتا ہے اور سب سے برابری کا سلوک کیا جاتا ہے۔ میرے لئے اس محبت اور بھائی چارے کا آج کے دَور میں نظارہ کرنا اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ یہی تجدید دین اسلام ہے۔ جماعت احمدیہ ہی آج کے دَور میں اسلام کی تعلیمات پر حقیقی عمل کرتی نظر آتی ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میں ایک دوسری بات کی بھی گواہی دینا چاہتا ہوں کہ آجکل یورپ کے اکثر ممالک میں پولیس کا پہرہ ہے اور دیگر اجتماعوں میں پولیس اور پہریدار نمایاں ہوتے ہیں مگر ان تین دنوں کے دوران باوجود اس کے کہ اس جگہ پر چالیس ہزار کے قریب لوگ جمع تھے کسی قسم کی بدمزگی اور حادثہ پیش نہیں آیا اور نہ ہی اس ملک کی پولیس نظر آئی۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہاں کی پولیس کی وردی کا رنگ کیا ہے۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت نے اسلام کی تعلیمات کو صحیح سمجھا ہے اور اس پر عمل پیرا ہے جس کی وجہ سے جلسہ کا ماحول پُر امن ہے۔

لتھوینیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ میرے ملک لتھوینیا میں ایک کہاوت ہے کہ ہمیشہ سیکھو، سیکھو اور ایک مرتبہ اور سیکھو۔ کہتی ہیں کہ میں نے ان دنوں میں اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ اندازہ ہوا ہے کہ اسلام حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیتا ہے۔ میں واپس جا کر بھی اسلام احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں گی۔ نیز میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ اس جلسہ کے بعد سب سے بڑھ کر یہ کہ میں اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی محسوس کر رہی ہوں۔ میری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ مَیں امید کرتی ہوں دوبارہ بھی جلسہ پر آؤں گی۔

پھر ایک مہمان مسٹر ارالڈو (Mr. Eraldo) جو اکاؤنٹنٹ ہیں کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ نے مسلمانوں کی محبت میرے دل میں پیدا کی ہے۔ مسلمان امن چاہتے ہیں جنگ نہیں۔ ISIS اسلام کی صحیح تصویر پیش نہیں کرتی۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ اس کے ذاتی مفادات ہیں۔

یہ حسن اخلاق کی بات ہے اور میں نے بتایا ہے کہ ہمارے اخلاق جو ہیں وہ ہر احمدی کے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ صرف غیروں سے یا نومبائعین سے نہیں بلکہ آپس میں بھی ہمیں ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت اور رحم کا سلوک کرنا چاہئے اور رنجشوں کو ختم کرنا چاہئے۔ میں نے جلسہ پر بھی یہ کہا تھا۔ ایک نومبائع دوست ندیم صاحب کہتے ہیں کہ یہ میرا تیسرا جلسہ ہے۔ موصوف نے کہا کہ دو ماہ قبل خاکسار روزگار کی تلاش میں جرمنی آیا ہے۔ ایک روز میں نماز کے لئے بیت السبوح آنا چاہتا تھا۔ ایک ٹیکسی کے ذریعہ وہاں آنے کا موقع ملا اور اتفاقاً وہ ٹیکسی ایک احمدی بھائی کی تھی۔ اس احمدی بھائی نے جس محبت اور پیار سے مجھے گلے لگایا وہ محبت بے نظیر اور بے مثال تھی اور مجھے معلوم ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین میں جو محبت اور پیار دیکھنا چاہتے ہیں یہ اس کی ایک جھلک ہے۔

یہ تأثرات جیسا کہ پہلے مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے اَور لوگوں کے بھی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے اور عمومی طور پر لوگوں پر جلسہ کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے بعض کمیوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور ان کی نشاندہی کی ہے۔ بعض مہمانوں نے بتایا کہ اس دفعہ ٹرانسلیشن سننے والی ڈیوائسز (devices) جو تھیں، ان میں بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ پہلے تو نہیں شکایت آئی، شاید اس دفعہ ہو، بعض اوقات ٹرانسلیشن کے دوران کافی شور ہوتا تھا اور دوسری زبانیں بھی اس میں مکس (mix) ہو جاتی تھیں۔ اس کا تجربہ تو مَیں نے خود بھی کیا ہے۔ میں وہاں جرمن تقریب میں جرمنوں کی تقاریر سن رہا تھا تو اس میں اردو ترجمہ کے اوپر دوسری زبانوں کے ترجمے شروع ہو گئے تھے اور بار بار انٹر فیرنس (interference) ہوتی تھی۔ پس انتظامیہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ پیسے نہ بچائیں بلکہ اچھا انتظام کریں اور اچھی ڈیوائسز (devices) لے کر آئیں۔

میسیڈونیا کی ایک غیر احمدی خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ بات تو ایسی اہم نہیں ہے کہ میں ذکر کروں لیکن ذکر کر دیتی ہوں۔ ہمیں ایسا کھانا ملا جس کی ہمیں عادت نہیں تھی جس کی وجہ سے بعض کو بعض تکلیفیں بھی ہوگئیں۔ پھر ایک خاتون نے یہ بھی ذکر کیا کہ ہمارے کھانوں میں ایسے مصالحے تھے جس کی وجہ سے ہم کھانا نہیں کھا سکیں۔ ہمارے لئے بڑا مشکل تھا۔

تو غیر ملکیوں کے کھانے کا انتظام تو ہوسکتا ہے۔ یہ انتظامیہ کا کام ہے۔ ابھی اتنی تھوڑی تعداد میں یہ لوگ آتے ہیں کہ یہ انتظام کوئی مشکل نہیں ہے یہ۔ پھر سمجھتے ہیں ہم لوگ کہ پاستا (Pasta) بنا دیا تو سب کھا لیں گے۔ ہر ایک پاستا (Pasta) پسند نہیں کرتا۔ بعض علاقوں کے لوگوں کو شوربا یا اس قسم کے کھانے کی عادت ہے جو پتلا ہو۔ تو وہاں کے احمدی لوگ آتے ہیں اور مربیان و مبلغین کے ذریعہ سے ان کی خوراک کے بارے میں پتا کرایا جا سکتا ہے اور ایسا مشکل کام نہیں ہے کہ نہ بنائی جا سکے۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ پھر ایک بات مجھے یہ بھی پتا چلی ہے کہ عورتوں میں مہمانوں کی مارکی میں احمدی عورتوں کا بھی رَش ہو جاتا تھا۔ اس طرف ہماری عورتوں کو بھی توجہ دینی چاہئے اور لجنہ کی انتظامیہ کو خاص طور پر کہ ہماری لڑکیاں اور عورتیں تین دن پرہیزی کھانا نہ کھائیں اور عام لنگر کا کھانا کھائیں تو مہمانوں کو کھانا کھانے اور کھلانے میں زیادہ سہولت ہوگی۔

پھر ایک خاتون نے مجھے براہ راست سوال کے رنگ میں پوچھا لیکن مقصد واضح تھا۔ یہ بتانا چاہتی تھی کہ بعض احمدی عورتوں کا حلیہ نماز کے وقت بھی صحیح نہیں ہوتا۔ عورتوں کے بال نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ سر ننگے ہوتے ہیں۔ پوری طرح ڈھکے نہیں ہوتے۔ اور اس کا اعتراض بالکل ٹھیک تھا۔ سامنے سے اور پیچھے سے بالوں کو ڈھانک کے رکھنا چاہئے۔ اس کی احتیاط کریں۔

بچوں کی ماؤں نے بھی بعضوں نے شکایت کی ہے یا شکوہ کے رنگ میں خط لکھا یا دعائیہ رنگ میں بھی لکھا کہ آئندہ سال یہ انتظام بہتر ہو جائیں کہ زیادہ چھوٹے بچوں اور جو بہت زیادہ شور مچانے والے ہیں اور بہ نسبت بڑے بچوں کی ماؤں کی جگہ علیحدہ ہونی چاہئے کیونکہ بہت زیادہ شور کی وجہ سے تقاریر سنی نہیں جا سکتیں۔ بٹھانے کا تو کوئی مقصد نہیں ہے۔

پھر اس طرف بھی بعض لوگوں نے مجھے توجہ دلائی ہے کہ لڑکیوں کو جب سندات مل رہی تھیں تو اس وقت ایم ٹی اے نے زیادہ قریب سے لڑکیوں کے کلوز اَپ دکھانے شروع کر دیئے حالانکہ میری یہ ہدایت ہے کہ دُور سے دکھایا کریں اور چہرے نظر نہ آئیں۔ اول تو ہر لڑکی کا پردہ بھی صحیح ہونا چاہئے لیکن اگر نہیں بھی ہے تو ایم ٹی اے کو احتیاط کرنی چاہئے۔ نئی کارکنات کو اگر صحیح اندازہ نہیں ہے یا ان کو بریف نہیں کیا گیا تو اس بارے میں آئندہ پابندی کی جائے۔ ایم ٹی اے یا جو بھی انتظامیہ ہے اس کا انتظام کرے۔ اور پردے کے بارے میں بعض باتیں ہیں تو انشاء اللہ میں صدرات لجنہ کو بعد میں بھیج دوں گا۔ اس کا یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جلسہ کے دنوں میں جہاں ہم جلسہ کی برکات سے فیض پاتے ہیں اور اپنی تربیت اور غیروں کو تبلیغ کا باعث بھی بنتے ہیں وہاں ہمیں اپنی خامیوں پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ مجھے یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہر دفعہ بہت ساری کمزوریوں کا مَیں ذکر کروں یا ان کی نشاندہی کروں۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ خامیاں اور کمزوریاں ہوتی ہیں۔ کوئی نظام بھی کامل کبھی نہیں ہو سکتا۔ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں کہ اس نے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائی ہے وہاں ہمیں، انتظامیہ کو اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں۔ خامیوں اور کمیوں کو تنقیدی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ ان کو تلاش کریں کہ کہاں کہاں ہماری کمزوریاں تھیں اور پھر جو کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں کہ لال کتاب بنائیں جس میں غلطیوں کا اندراج ہو۔ اس میں درج کریں اور آئندہ انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح ہمارے نظام میں بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ اپنے تمام شعبہ جات کی بعد میں میٹنگ کریں اور انہیں کہیں کہ اپنے اپنے شعبہ کی کمیاں نوٹ کر کے لائیں۔ جہاں جہاں ان کو کوئی سقم نظر آئے وہ نوٹ کر کے لائیں تا کہ آپس کے مشورے سے ان کا بہتر حل نکالا جائے۔ آئندہ سال بہتر انتظام ہو۔ اور اگر لوگوں کی طرف سے کوئی اصلاح طلب یا قابل توجہ امر سامنے آئے تو فوراً کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس شکایت کو دور کرنے کے لئے آئندہ مضبوط پلاننگ ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اس دورے کے دوران مجھے کچھ مسجدوں کے سنگ بنیاد اور افتتاح کرنے کا بھی موقع ملا۔ یہ بھی تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔ غیر مہمان آ کر اسلام کے بارے میں جب معلومات لیتے ہیں تو ان کے لئے بڑی حیران کن بات ہوتی ہے کہ اسلام کی تعلیم کا یہ پہلو تو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا، نہ ہمیں دکھایا گیا۔ اس وقت اس بارے میں بھی بعض تأثرات پیش کر دیتا ہوں۔

ایک مسجد کے افتتاح میں ایک ہسپانوی عیسائی کہتے ہیں کہ میرا بیٹا کچھ سال قبل احمدی ہو گیا جس سے مجھے بہت پریشانی ہوئی کیونکہ میں ایک کیتھولک عیسائی ہوں اور اپنے مذہب کا بہت پابند ہوں۔ مجھے افسوس تھا کہ میرا بیٹا کس جگہ پر آ پہنچا ہے اور اسلام کو میں مضر جانتا ہوں، نقصان دہ سمجھتا تھا۔ بہر حال آج آپ کے خلیفہ کو میں نے دیکھا اور ان کی باتیں سنیں اور مجھے ایک حقیقی امن کا احساس ہوا۔ اب مجھے اس بات کی تسلی ہے کہ میرا بیٹا اچھی جگہ پر ہے۔

پھر ایک خاتون مہمان تھیں کورالا (Kurala) صاحبہ کہتی ہیں مجھے کچھ برا بھی لگا اور افسوس بھی ہوا۔ کس بات پر؟ کہ آپ کے خلیفہ کو بار بار کہنا پڑا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ لیکن میں سمجھ سکتی ہوں کہ دنیا میں آجکل جو اسلام کے بارے میں غلط پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور اتنی غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہیں تو لوگوں کو سمجھانے کے لئے بار بار اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے۔ کہتی ہیں کہ بہت باریک بینی سے انہوں نے اس امر کو بیان کیا کہ اسلام امن کا پرچار کرنے والا ہے۔ جس طرح بیان کیا ہے کوئی اس کے مخالف دلیل نہیں دے سکتا۔ کہتی ہیں پیغام بڑا سادہ ہے کہ ہر ایک کو آپس میں گلے لگانا چاہئے اور باہم محبت اور پیار سے رہنا چاہئے۔ پھر کہتی ہیں مجھے احمدیہ مسجد سے کسی قسم کا شکوہ نہیں مگر ایک افسوس ضرور ہے اور اس بات کا افسوس ہے کہ جبکہ مسجد اور گرجے کا مقام ایک ہی ہے۔ مسجد مسلمانوں کی عبادتگاہ ہے، گرجا عیسائیوں کی عبادتگاہ ہے۔ ایک ہی مقام ہے تو پھر بھی گرجوں کو شہر کے مرکز میں بنانے کی اجازت ملتی ہے اور مسجدوں کو شہر سے باہر۔ اور نمازیوں کو دور آنا پڑتا ہے۔ یہ کونسل جو ہے کیوں شہر میں مسجد بنانے کی اجازت نہیں دیتی۔

اب ان میں سے خود ایسے لوگ کھڑے ہونے شروع ہو گئے ہیں جو پہلے مسجدوں کے مخالف تھے لیکن اب انہی تقریبات کی وجہ سے اور مسجدوں کے افتتاحوں کی وجہ سے مسجدوں کی حمایت کرنے لگ گئے ہیں کہ ہماری مسجدیں بھی شہروں کے اندر بنی چاہئیں۔

ایک جگہ میئر صاحب نے کہا کہ مجھے بڑا گھمنڈ تھا کہ میں آپ کی جماعت کو جانتا ہوں۔ مگر آج مجھے اسلام کے بارے میں اور خاص طور پر آپ کی اسلامی ہمدردی کے جذبات سے بھری دنیا بھر میں امداد کے بارے میں مزید سیکھنے کو ملا۔ اس بارے میں جو مَیں نے کچھ بتایا تھا، کہتے ہیں کہ مجھے بہت خوشی ہوئی جب خلیفہ نے کہا کہ اسلام گرجوں کی حفاظت کی بھی اور دیگر تمام مذاہب کے مقتدیوں کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے۔

پھر ایک مہمان مسٹر سٹیفن (Mr. Stefan) ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو میں نے سوچا تھا اس سے یہ ایک انوکھا اور مختلف واقعہ تھا۔ مجھے نہیں معلوم میں نے کیا امید کی تھی لیکن یہ بالکل بھی ویسا نہیں تھا بلکہ اس کے برعکس بہت ہی پُرامن ماحول تھا جس میں خلیفہ وقت نے دوسروں کے حقوق ادا کرنے، ان کی حفاظت اور ایک دوسرے سے پیار کرنے کی بات کی۔ کہتے ہیں آج مَیں نے اسلام کے بنیادی اصول سیکھے ہیں اور یہ سننا بہت ہی پسندیدہ بات تھی کہ خلیفہ نے کہا کہ ہمیں اپنی اچھی خوبیوں پر مرکوز رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی کمزوریوں اور خامیوں کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مجھے یہ بھی پسند آیا جب انہوں نے اسلامی تاریخ بیان کی اور یہ کہا کہ کس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر سے ہجرت کرنی پڑی مگر پھر بھی ان پر ظلم ہوتا رہا۔ کہتے ہیں مجھے ایسا لگا جیسے انہوں نے اسلام کے بارے میں رازوں کی ایک کتاب کھول دی ہو جسے اس سے پہلے کوئی نہ جانتا ہو۔

پھر ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ خلیفہ کا خطاب سنا۔ مَیں نے ہمسایوں کے حوالے سے ایسی اعلیٰ تعلیم پہلے کبھی نہیں سنی۔ اگر ہر ایک اپنے ہمسائے کے حقوق ادا کرنا شروع کر دے جیسا کہ آپ کے خلیفہ نے کہا ہے تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ کہتی ہیں کہ خلیفہ نے کہا کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کے بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرو۔ یقیناً یہی امن کی مکمل تعلیم ہو سکتی ہے۔

اس مسجد کی افتتاح کی تقریب پر جو اس علاقے کے ضلع کے سربراہ تھے انہوں نے اپنی تقریر میں ایک یہ بات کہی کہ احمدی جو عورتوں سے مصافحہ نہ کرنے کی بات کرتے ہیں اس سے integration نہیں ہو سکتی۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ لوگ ہم میں جذب نہیں ہو سکتے جب تک ہماری عورتیں آپ کے مردوں سے مصافحہ نہ کریں اور آپ کی عورتیں ہمارے مردوں سے مصافحہ نہ کریں۔ تو میں نے ان کا خطاب ختم ہونے کے بعد جو اپنی مختصر سی تقریر کی اس میں ان کا جواب دیا۔ اس پر انہی خاتون نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ خلیفہ نے ہاتھ ملانے کے حوالے سے بھی بات کی۔ ضروری نہیں کہ اس کمرے میں موجود ہر شخص نے خلیفہ کی باتوں سے اتفاق کیا ہو لیکن مَیں مکمل طور پر ان کی باتوں سے اتفاق کرتی ہوں۔ ہمیں دوسروں کی خوبیوں کو سراہنا چاہئے۔ یہی بات مَیں نے آج آپ کے خلیفہ سے سیکھی ہے کہ integration کے لئے دونوں طرف سے مفاہمت کا ہونا ضروری امر ہے۔ مجھے پتا ہے کہ مسلمان سؤر کا گوشت نہیں کھاتے اس لئے اگر مَیں مسلمانوں کو اپنے گھر مدعو کروں گی تو ان کے لئے کوئی اور گوشت بناؤں گی۔ یہ تو بنیادی سی بات ہے۔ اسی طرح اگر مسلمان مرد میرے ساتھ ہاتھ ملانا نہیں چاہتے تو میں کیوں زبردستی انہیں ہاتھ ملانے پر مجبور کروں۔

پھر ایک جرمن مرد نے کہا کہ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ کے خلیفہ نے عورت اور مرد کے ہاتھ ملانے والے معاملے کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کا خطاب سننا میرے لئے باعث عزت تھا۔ ان کے دلائل کو ردّ نہیں کیا جا سکتا جو انہوں نے دیئے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معاشرے کے لئے کوئی عام بات نہیں کہ مسلمان مرد عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے لیکن خلیفہ نے بالکل درست کہا ہے کہ ایک امن پسند اور tolerant معاشرے میں ہمیں ایک دوسرے کے عقائد کا خیال رکھنا چاہئے۔

پھر وہ خاتون جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کے ساتھ آئی تھیں اور اس وجہ سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کو کہنا پڑا کہ عورتوں کے ساتھ ہاتھ ملانا چاہئے۔ یہ خاتون ایک سال پہلے مسجد کی بنیاد پر بھی اور پھر افتتاح پر بھی آئی ہوئی تھیں۔ یہ کہتی ہیں ان کو پہلے بڑا غصہ تھا کہ مرد عورت کا کیوں ہاتھ نہیں ملایا جاتا۔ کیونکہ ان کو پہلے بتا دیا گیا تھا کہ مَیں ہاتھ نہیں ملاؤں گا۔ بہرحال یہ کہتی ہیں کہ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ خلیفہ نے مسٹر گیمکے (Mr. Gemke) جو ڈسٹرکٹ ہیڈ تھے ان کی طرف سے اٹھائے گئے تمام سوالات کا جواب دیا۔ گزشتہ سال مجھے جب دعوت نامہ دیا گیا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ احمدی مرد عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملائیں گے۔ یہ پڑھ کر مجھے شدید دکھ ہوا تھا لیکن آج جس طرح خلیفہ نے ہاتھ ملانے کے حوالے سے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے یہ مجھے خط بھجوانے سے پہلے بتا دیتے تو مجھے اسی وقت سمجھ آ جاتی۔ گو کہ میرا ماننا ہے کہ عورت مرد ہاتھ ملا سکتے ہیں لیکن آپ کے خلیفہ کے خطاب نے میرا نظریہ تبدیل کر دیا ہے کہ ہمیں اپنے رسوم و رواج دوسروں پر زبردستی نہیں ٹھونسنے چاہئیں اور دوسروں کے عقائد اور نظریات کا خیال رکھنا چاہئے۔

پس ایک بات تو ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ دوسروں کے ساتھ بات چیت میں جب اپنے دین اور مذہب اور روایات کی بات کر رہے ہوں تو حکمت سے بات کرنی چاہئے تا کہ آپ کی بات ان کو پہنچ بھی

جائے اور دوسروں کے جذبات کو تکلیف بھی نہ ہو۔ اب اس عورت نے جو چرچ کی نمائندہ تھی جس کا مَیں نے ذکر کیا ہے یہ بالکل ٹھیک کہا ہے کہ مجھے خط میں لکھ کر دینے کی کیا ضرورت تھی کہ ہم مصافحہ نہیں کرتے۔ تم آ ؤ گی تو مصافحہ کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ ہم تمہیں سنگ بنیاد پر بلا تو رہے ہیں لیکن یاد رکھنا مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ نہ بڑھانا۔ اس کی جرأت نہ کرنا۔ یہ کوئی لکھنے والی بات ہے ہی نہیں۔ اگر ایسا ہی شک ہے کہ وہ اس طرح کرے گی تو پھر نہ بلائیں۔ اور پھر مسجد کے افتتاح پر بھی اس کو بلا لیا۔ لیکن اس لحاظ سے یہ اچھا ہوا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ نے اس معاملے کو دوبارہ اٹھایا اور مجھے کچھ حد تک ان کو تفصیلی جواب دینے کا موقع مل گیا۔ میں نے بھی کوئی ڈر کے بات نہیں کی تھی۔ ان کے سامنے دوٹوک بات کی تھی۔ لیکن حکمت سے بات کی تھی۔ اور ضلعی ہیڈ کو بھی شاید اس طرح واضح جواب کی امید نہیں تھی کیونکہ اس کا بھی انہوں نے اظہار کیا لیکن ساتھ خوش بھی تھے کہ میری باتوں کا جواب بھی دے دیا اور یہ بھی کہا کہ بڑے اچھے طریقے سے میری دلیلوں کو انہوں نے ردّ کر دیا۔ پس یاد رکھیں کہ ہم نے زبردستی کسی کو منوانا نہیں ہے لیکن اپنی تعلیم سے پیچھے بھی نہیں ہٹنا۔ ہمیں دین کے کسی معاملے میں شرمانے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کی تعلیم ایسی اعلیٰ تعلیم ہے کہ کسی احمدی لڑکے کو، لڑکی کو، عورت اور مرد کو احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم نے دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے تو ہمیں ہر معاملے میں اپنے عملی نمونے پیش کرنے ہوں گے اور جرأت بھی دکھانی ہو گی۔ اس خاتون نے جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ مجھے سنگ بنیاد کے دعوت نامے پر یہ پیغام لکھا ہوا ملا، میری باتیں سننے کے بعد اس اظہار کے علاوہ جو میں نے ابھی بیان کیا ہے اس نے یہ بھی بتایا کہ ایک سال سے میں اس حوالے سے بڑی تکلیف میں تھی۔ لگتا تھا کہ میری بے عزتی کر دی گئی ہے اور سنگ بنیاد کے بعد میں بڑے بھاری دل کے ساتھ گئی تھی اور آج بھی یہاں آ تو گئی تھی لیکن بے چین تھی۔ لیکن آج میں آپ کی باتیں سننے کے بعد مسکراتے چہرے کے ساتھ جا رہی ہوں اور آپ کا حق ہے کہ ہاتھ ملائیں یا نہ ملائیں۔

بہت سے لوگوں نے اس بارے میں اپنے تاثرات بیان کئے کہ اب حقیقی integration کی ہمیں سمجھ آئی ہے اور ہمیں اب حقیقی خلافت کی سمجھ آئی ہے۔

ایک شخص نے یہ بھی کہا اور یہ ایسی بات ہے جو آپ سب مردوں اور عورتوں کے لئے بڑی اہم ہے۔ (نوجوان مرد تھا) کہنے لگا کہ آپ کے خلیفہ تو بڑی عمر کے ہیں اور خلیفہ بھی ہیں۔ وہ اس حوالے سے شاید اپنی تعلیم پر عمل کرتے ہوں گے۔ اصل تو آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کا جو اسلام کی تعلیم ہے اب پتا لگے گا کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اور عورتیں مرد اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ اور اس پر عمل کرتے ہوئے عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے ہاتھ ملانے میں اپنے آپ کو بچاتے ہیں یا نہیں بچاتے۔ اب یہ بات کھل کے سامنے آئے گی۔ کہنے لگا کہ اگر دوسرے احمدی نوجوان بھی، لڑکیاں لڑکے بھی اس پر عمل کریں تو پھر میں سمجھوں گا کہ واقعی آپ اپنی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔

پس یہ بہت بڑا چیلنج ہے یہاں رہنے والے ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے جو اس شخص نے احمدی مردوں اور عورتوں کو دیا ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اسی طرح لڑکیاں اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور اپنی تقدس پر کوئی حرف نہ آنے دیں۔ لجنہ کی تنظیم اس طرف خاص توجہ دے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی خدام کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ انصار اللہ کو بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ تمام تنظیمیں اور جماعتی نظام افراد جماعت کی عملی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اپنے تربیتی پروگرام بنائیں اور اس کے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے اب آپ کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے ہیں اور دیکھیں گے کہ آپ کے عمل کس طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ بھی بتا دوں کہ جلسہ اور مساجد کے فنکشنز کی مجموعی طور پر میڈیا میں 80 سے زائد خبریں شائع ہوئی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ دیکھنے سننے والوں کی ممکنہ تعداد 72 ملین لوگوں تک ہے۔ جلسہ جرمنی پر پانچ ٹی وی چینل نے خبریں دیں۔ جن میں سے ایک ریڈیو چینل نے، تین اخبارات نے، دو نیوز ایجنسیوں نے، اس کے علاوہ بہت سے دوسرے اخبارات بھی ہیں۔ ٹی وی چینل ہیں۔ SWR ٹی وی، Baden ٹی وی، RTL ٹی وی، ZDF ٹی وی اور Albania ٹی وی اور بیشمار اور اخباروں کی خبریں بھی ہیں۔

{حضور نے مقامی انتظامیہ سے استفسار فرمایا: ابھی نماز تو دوسرے ہال میں ہو گی ناں؟}

خطبہ یہاں مَیں نے دیا ہے اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے میں باہر دوسرے ہال میں ریسپشن میں جا کر نماز پڑھاؤں گا۔ آپ لوگ یہیں انتظار کریں۔ جب تک میں وہاں جاتا نہیں اور نماز شروع نہیں ہوتی آرام سے بیٹھیں اور پھر نماز میں شامل ہوں۔

پچھلی دفعہ جب میں یہاں آیا تھا تو جو لجنہ اور انصار اللہ نے جگہ خریدی ہے اور بیت العافیت اس کا نام رکھا ہے وہاں کھلا ہال تھا، جگہ مل گئی تھی لیکن اس دفعہ کونسل کی طرف سے بعض اعتراضات کی وجہ سے جو ابھی تک حل نہیں کئے گئے وہاں نماز پڑھنے کی جگہ ابھی نہیں ملی جس کی وجہ سے آج عورتوں کو بھی یہاں جمعہ پڑھنے آنے کے لئے روکا گیا ہے اور صرف مرد حضرات آئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ لجنہ کا اور انصار اللہ کا کام تھا کہ اگر عمارت خریدی تھی تو اس کے جو قانونی تقاضے تھے ان کو بھی پورا کرتے اور جلد سے جلد اس عمارت کو قابل استعمال بناتے۔ پتا نہیں لجنہ اور انصار بھی شاید اسی معاملے میں بیٹھے رہے کہ کونسل ہمارے پاس آئے گی۔ خود ہاتھ جوڑ کر کہے گی کہ اپنے کام کر لو۔ یہ نہیں ہو گا۔ آپ لوگوں کو اپنے کاموں کے لئے فوری طور پر قدم اٹھانا چاہئے۔ اسی طرح اگر امیر صاحب اور جائیداد کا محکمہ اس میں involve ہیں تو ان کو بھی چاہئے کہ فوراً ان کی مدد کریں۔ یہ نہ ہو کہ آئندہ کئی سال اسی بات پہ بیٹھے رہیں کہ خود کونسل ہمیں درخواست کرے کہ ہم اپنی جگہ کو استعمال کر لیں۔ اب ان سستیوں کو چھوڑیں اور جو آپ کے کام کرنے کے تقاضے ہیں ان کو پورا کریں۔

ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ سننے کے بارے میں
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

☆ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2016ء میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی، علمی پروگراموں کے لئے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی۔ اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے۔

تفریح کے لئے اگر دوسرے ٹیلی ویژن چینل دیکھنے بھی ہیں تو پھر اس بات کی احتیاط کرنی چاہئے کہ خود ماں باپ بھی اس کی احتیاط کریں اور بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ پھر وہ پروگرام دیکھیں جو شریفانہ ہوں۔ جہاں بھی بیہودگی اور گند ہے اس سے بچیں کہ یہ صرف بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ اُس طرف لے جاتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ سے دوری پیدا ہوتی ہے لیکن اس بات کو ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم ازکم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم ازکم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے۔ بچے بھی دین سیکھ رہے ہیں اور بڑے بھی دین سیکھ رہے ہیں۔ جو بھی اس پر عمل کرے گا اس سے یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہو گا، اس سے شیطان سے بھی دُوری ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہو گی۔ اس سے گھروں کے سکون بھی ملیں گے اور اس میں برکت بھی پیدا ہو گی۔“

(مطبوعہ ہفت روزہ ”الفضل انٹرنیشنل“ لندن مؤرخہ 10/جون 2016ء)

....

☆ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی 2016ء میں احباب جماعت کو اسی اہم امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یہ بھی ذکر کر دوں بلکہ بڑا اہم ذکر ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی سہولت مہیا فرمائی ہوئی ہے۔ یورپ میں اور افریقہ کے بعض ممالک میں تو جمعہ کا وقت بھی ایک ہی ہے اس لئے جب ایک وقت ہے تو پھر خلیفۂ وقت کا خطبہ سننا چاہئے۔ یہ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر کہ اس نے اس سہولت کے ذریعہ جماعت کی اِکائی کا ایک اور سامان مہیا فرما دیا۔ جہاں وقت کا فرق ہے وہاں بھی احمدیوں کو سننا چاہئے۔ اگر لائیو (Live) نہیں تو ریکارڈنگ سن لیں اور اس طرح اس خطبہ کے تفصیلی اقتباسات لے کر خطبات دینے والوں کو یا جہاں مبلّغین، مربّیان خطبات دیتے ہیں ان کو اپنی جماعتوں میں اسی دن یا اگلے دن یا اگلے دن نہیں تو اگلے ہفتے یہ خطبہ سنانا چاہئے۔ مغرب کی طرف ہم مزید جائیں گے تو وہاں صبح کا وقت ہے۔ وہ صبح سویرے سن لیتے ہیں اُسی دن بھی سنا سکتے ہیں۔ مشرق کی طرف دن گزر چکا ہے، وہاں شام ہو رہی ہے یا وقت آگے چلا گیا ہے تو اگلے ہفتے سنا سکتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جماعت میں اِکائی پیدا کرنے کا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کو جو جمعہ سے خاص نسبت ہے اللہ تعالیٰ نے اس ایجاد کے ذریعہ خلیفۂ وقت کے خطبہ کو بھی اس کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔“

(مطبوعہ ہفت روزہ ”الفضل انٹرنیشنل“ لندن مؤرخہ 22/جولائی 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات پر لبّیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

MOT

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2016ء

از صفحہ نمبر 20......................

سے بھی پرے مستحکم ہو چکا تھا اور ایک ریاست قائم ہو چکی تھی۔ یہ سزا بالخصوص ریاست کے خلاف جرم کرنے والوں کی ہے جو کہ غدّاری اور ملّی خیانت کے قصوروار ہوئے تھے۔ یہ سزا کسی اور کے لیے نہیں۔ یہ سزا عبرت کے طور پر ہے۔ نیز یہ سزا اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ ایسے لوگ جب قتل کر دیے جائیں، یا ان کے ہاتھوں کو مخالف سمتوں سے کاٹ کر انہیں معذور کر دیا جائے، یا پھر انہیں ملک بدر کر دیا جائے گا تو وہ جسمانی طور پر ریاست کے خلاف جنگ برپا نہیں کر سکیں گے۔ غداری کی شدت کے مطابق جس طرح بھی مناسب سمجھا جائے تینوں سزائیں میسر ہیں، یہ سزائیں ریاست کی حفاظت اور امن عامہ کے مفاد کے لیے ہیں۔

اس سے بالکل اگلی آیت میں لکھا ہے کہ: مگر وہ لوگ جو پیشتر اس کے کہ تم اُن پر قابو پاؤ، توبہ کر لیں تو جان لو کہ اللہ یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے (اسی وجہ سے اس نے توبہ کرنے والوں کو سزا سے محفوظ کر دیا ہے)۔

دنیا کا کوئی بھی دستور اتنی لچک نہیں دیتا کہ اگر کوئی مجرم توبہ کر لے تو کسی سزا کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا!

غداری کے جرم کے لئے بہت شدید اور عبرتناک سزا، صرف اُس زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق ہی نہیں تھی، بلکہ نام نہاد جدید دنیا میں بھی غدّاری کی اس سے بھی کئی گنا سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ اس کی ایک مثال ''drawing and quatering'' ہے۔ یہ انگریزی ضابطہ فوجداری میں دی جانے والی ایک سزا کا نام ہے۔ یہ سزا اٹھارہویں صدی تک ان لوگوں کو دی جاتی رہی جو کہ ریاست یا بادشاہ کے خلاف غدّاری کے مرتکب ہوئے۔ اس میں مجرم کو عام طور پر ایک چھکڑے کے ساتھ باندھ کر گھاٹ کی طرف گھسیٹتے ہوئے لے جایا جاتا؛ وہاں اس کی گردن میں پھندا ڈال دیا جاتا، اور زندہ ہونے کی حالت میں ہی اس کے پیٹ کو چیرا جاتا، پھر اس کے سر کو قلم کر دیا جاتا اور دھڑ کو چار حصّوں میں کاٹ دیا جاتا۔ انگلستان اور آئرلینڈ کے بہت سے کیتھولک فرقہ کے عیسائی اس موت کا شکار ہوئے کیونکہ ان کے ایمان کے اظہار کو بھی قانوناً غدّاری قرار دیا گیا تھا۔ 'اس بات کا خاطر خواہ ثبوت پایا جاتا ہے کہ ہنری III اور ایڈورڈ I کے ادوار حکومت میں سنگین جرم کی سزا بالعموم قتل ہی تھا؛ معمُولی چوری کو چھوڑ کر، غدّاری اور دیگر سنگین جرائم کی بابت 1826 تک یہی برطانوی قانون جاری رہا۔' [Stephen, History of the Criminal Law of England, I. p. 458]

جس آیت کا ذکر چل رہا ہے اس سے پہلی آیت میں قرآن کریم کسی ایک بھی معصوم کے قتل کو قتل انسانیّت اور مرگ انبوہ کے مترادف قرار دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: اس وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر فرض کر دیا تھا کہ (وہ خیال رکھیں کہ) جو کسی شخص کو بغیر اس کے کہ اس نے قتل کیا ہو یا ملک میں فساد پھیلایا ہو، قتل کر دے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو اُسے زندہ کرے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔ اور ہمارے رسول اُن کے پاس یقیناً کھلے نشان لے کر آئے تھے۔ پھر بھی ان میں سے بہت سے (لوگ) ملک میں زیادتیاں کرتے جا رہے ہیں۔

مقرر موصوف نے کہا کہ اس تعلیم کے بارہ میں کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ یہ تشدّد کو فروغ دیتی ہے؟

مقرر موصوف نے مخالفین کی طرف سے جو سارق اور سارقہ کے ہاتھ کاٹ دینے، سنگسار کرنے اور عورتوں سے تشدد کرنے کے بارہ میں جو متعدد آیات پیش کی جاتی ہیں اُن کا ذکر کیا اور ان آیات کی اصل تفسیر بیان کی۔

مقرر موصوف نے اپنی تقریر میں قرآنِ کریم پر اٹھائے جانے والے اعتراضات کے جواب پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بیان کیا کہ قرآنِ کریم کی تعلیمات تو انتہائی متوازن، کامل، بہترین اور انسان کو اپنے رب سے ملا دینے والی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے غیر متعصّب غیر مسلم علماء کے حوالہ جات بھی پیش کیے۔

تقریر کے آخر پر مقرر موصوف نے کہا کہ دنیا دکھوں سے اس لئے گزر رہی ہے کیونکہ انہوں نے مسیح آخر الزّمانؑ کی نصائح کو نہیں سنا، آپؑ کو نہیں پہچانا اور آپؑ کو قبول نہیں کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ: 'دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا، لیکن خدا اسے قبول کرے گا، اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔'

نیز آپؑ پر یہ الہام نازل فرمایا کہ 'جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اُس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔'

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے، نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو اِن صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔''

مقرر موصوف نے کہا کہ ساری دنیا اس بات کو سن لے کہ اسلام ہمارا دین ہے اور قرآن ہماری کتاب ہے۔ وہ کسی قسم کے فتنہ کی بھی اجازت نہیں دیتی۔ اسلام کی تعلیم کا دہشتگردی سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ہم دہشتگردی کو جائز قرار نہیں دیتے۔ اسلام تشدّد کی تعلیم نہیں دیتا۔ دہشتگردی خواہ کسی بھی قسم کی ہو اسلام کی تعلیمات کے مطابق وہ جائز نہیں۔ ایک دہشتگرد کسی بھی رنگ، مذہب، جذبے یا مقصد کی پیروی کرنے کا دعویٰ کرے اسلام میں جائز نہیں۔ ہم ہر قسم کی دہشتگردی کی شدید ترین الفاظ میں مذمّت کرتے ہیں، کیونکہ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ نہ صرف اسلام بلکہ کوئی بھی سچا مذہب خدا کے نام پر بیگناہ مردوں، عورتوں اور بچوں کے خلاف تشدّد اور قتل و غارت کی اجازت نہیں دیتا۔ خدا محبت کا مظہر ہے اور خدا امن کا مظہر ہے! محبت سے کبھی نفرت جنم نہیں لے سکتی، اور امن کبھی جنگ کا باعث نہیں بن سکتا۔

....

جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے دوسرے روز
بعد دوپہر کے اجلاس میں پڑھا جانے والا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ اردو منظوم کلام

میں کیونکر گن سکوں تیرے یہ انعام
کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام
ہر اک نعمت سے تو نے بھر دیا جام
ہر اک دشمن کیا مردُود و ناکام
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبۡحَانَ الَّذِی اَخۡزَی الۡاَعَادِی
کروں کیونکر ادا میں شکر باری
فدا ہو اُس کی رہ میں عمر ساری
مرے سر پر ہے منّت اسکی بھاری
چلی اس ہاتھ سے کشتی ہماری
مری بگڑی ہوئی اُس نے بنادی
فَسُبۡحَانَ الَّذِی اَخۡزَی الۡاَعَادِی

۞...... بعد ازاں **مکرم ڈاکٹر عبد الخالق خالد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان** نے **'شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانیں'** کے عنوان پر بہت پُر اثر تقریر کی۔ آپ نے تشہدّ و تعوّذ کے بعد سورۃ الاحزاب کی آیت 24 کی تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیۡهِ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا۔

ترجمہ: مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز اپنے طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

گلشن احمد کو مہکاتی ہے خوشبوئے شہید
اُٹھ رہی ہے رشک سے ہر اک نظر سوئے شہید
کاش مل جائے سبھی کو خوبی خوئے شہید
چاند سے بڑھ کر ہے روشن ایک اک رُوئے شہید

مقرر موصوف نے کہا کہ شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانوں کا یہ سلسلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت زمانہ سے شروع ہوتا ہے۔ ہماری جماعت میں شہادتوں کا یہ سلسلہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں اور راہِ مولیٰ میں جان کے نذرانے پیش کرنے کے پاک نمونوں کی متابعت میں ہے۔ جن کا ظہور قرآنی پیشگوئی وَ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مقدر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں ہی سرزمین کابل پر حضرت مولوی عبد الرحمٰنؓ صاحب اور حضرت صاحبزادہ عبد اللطیفؓ شہید کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ قربانی کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ جانثاران احمدیت نے اپنے خون سے گلستان احمدیت کی آبیاری کی ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنے مولیٰ کے ساتھ باندھے عہد پورے کیے۔ افغانستان، ہندوستان، پاکستان، انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور دیگر ممالک میں احمدیوں نے احیائے اسلام کے لئے اپنی

مکرم ڈاکٹر عبد الخالق خالد صاحب

جانوں کے نذرانے پیش کیے اور ایمان افروز داستانیں رقم کیں۔ ان شہداء میں وہ مبلغین واقفینِ زندگی بھی شامل ہیں جو گھروں سے بے سروسامانی کے عالم میں تبلیغِ اسلام کے لئے نکلے اور پھر واپس لوٹ کر نہ آئے اور ان ملکوں میں مدفون ہو گئے۔ اور ڈاکٹر شہداء بھی ہیں جو بلا امتیاز مذہب و

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

ملّت انسانیت کی خدمت بجا لانے والے تھے اور جن کی شہادتوں پر غیروں نے بھی سسکیاں اور آہیں بھرتے ہوئے کہا کہ ظالموں نے ہمیں یتیم کر دیا۔

مقرر موصوف نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانیں قربان کرنے کی سب سے زیادہ توفیق پاکستان کے احمدیوں کو نصیب ہوئی۔ لاہور، کراچی، اور پاکستان کے بیشتر اضلاع اور ان کے گلی کوچوں میں معصوم، بیگناہ احمدیوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ حال ہی میں اٹک میں شہید ہونے والے ڈاکٹر حمید احمد صاحب نے اپنی زندگی میں کیا خوب کہا:

کسی مومن کی جب شہادت ہوتی ہے
دائمی زندگی کی ولادت ہوتی ہے
کبھی ملتی نہیں عام لوگوں کو وہ
شہید کو نصیب جو سعادت ہوتی ہے

آپ نے کہا کہ شہادتیں مقدر سے ملا کرتی ہیں۔ وہ اچانک راتوں رات شہداء کی صف میں شامل نہیں ہوتے بلکہ ان کے اعمالِ صالحہ متقاضی ہوتے ہیں کہ وہ انعام یافتہ گروہ میں شمال کئے جائیں سو خدا نے انہیں چُن لیا اور ایک دن منصبِ شہادت پر لے گیا۔

شہدائے احمدیت کی طویل، ایمان افروز اور دلگداز داستانوں میں سے چند کا نمونہ ذکر کرتے ہوئے آپ نے سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا۔ آپ ملک افغانستان کے علاقہ خوست کے نہایت ذی عزت عالِم تھے۔ سیّد علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش کی اولاد میں سے تھے، رؤسا کے خاندان میں سے تھے۔ امیر حبیب اللہ والیٔ کابل کی تاجپوشی کی رسم انہوں نے ہی ادا کی۔

1893ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام ملی۔ اپنے دو شاگردوں حضرت مولوی عبدالرحمٰنؓ صاحب اور حضرت مولوی عبدالجلیلؓ صاحب کو قادیان تحقیق کی غرض سے بھجوایا۔ 1902ء میں قادیان تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ جب افغانستان واپس تشریف لے گئے تو آپ کی شدید مخالفت ہوئی اور آپ کو پہلے قید و بند کی شدید اذیّتیں دی گئیں۔ ایک من چوبیس سیر وزنی زنجیر جو گردن سے کمر تک گھیر لیتی تھی جس میں ہتھکڑی بھی شامل تھی لگا دی گئی۔ پاؤں میں آٹھ سیر وزنی بیڑیاں ڈال دیں۔ اور افغانستان کے امیر نے آپ کو کہلا بھیجا کہ اگر آپ مصلحتاً سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ممبر ہونے سے انکار کر دیں تو آپ کی جان بخش دی جائے گی۔ اس پر آپ نے فرمایا جس امر کو ازروئے قرآن و حدیث درست اور صحیح تسلیم کر چکا ہوں اس کو کس طرح غلط اور جھوٹ کہہ دوں۔ مرنا اچھا ہے مگر انکار درست نہیں۔ بار بار استدعا کی گئی، آپ نے ہر بار رَد کر دی۔ چنانچہ امیر نے آپ کی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے۔ ساٹھ سے ستّر سال کے درمیان عمر تھی۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اور آپ کو سنگسار کرنے لے جایا جا رہا تھا۔ جب مقتل میں گڑھا کھود کر اڑھائی فٹ تک حضرت صاحبزادہ صاحب کو گاڑ دیا اور لوگوں نے آپ کے گرد حلقہ بنایا تو شہید مرحوم نے بلند آواز سے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ پہلا پتھر پیشانی پر لگا۔ خون کا فوارہ پھوٹا تو سر مبارک قبلہ رُخ جھک گیا اور قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: اَنْتَ وَلِيِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ۔

حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں دادِ تحسین دی ”اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔ جو لوگ میری جماعت میں میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے“ فرمایا کہ ”شہید مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی۔“

حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد آپ کے اہل و عیال کو بھی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔

اس کے بعد مقرر موصوف نے خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے شہید صاحبزادہ مرزا غلام قادر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ صاحبزادہ مرزا غلام قادر کی شہادت بہت عظیم اور غیر معمولی شہادت ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک بہت ہی ہولناک ملک گیر فتنہ کے احتمال سے بچا لیا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 37/سال تھی۔ ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی براہِ راست ذریّت کی تیسری نسل سے ہے۔

غلام قادر شہید حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے، صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں۔

مرزا غلام قادر شہید کی شادی سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیٹی صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ اور سیّد میر داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیٹی امۃ الناصر نصرت صاحبہ سے ہوئی۔

آپ کو ربوہ کے قریب احمد نگر اپنی زمینوں پر جاتے ہوئے کالعدم تنظیم کے چار اشتہاری بدمعاشوں نے اغوا کر لیا جن کا سرغنہ کالعدم تنظیم کا ایک بدنام زمانہ مولوی تھا اور یہ چاروں خطرناک جرائم میں مطلوب تھے۔ اغواء کے بعد ان کی کار سمیت ان کی لاش کو جلا دینا مقصود تھا جس میں دہشت گردی کے جدید ترین ہتھیار مثلاً راکٹ لانچر، گرنیڈز اور بہت سی کلاشنکوف بھر دی جانی تھیں اور یہ ساری چیزیں ان کی کار میں بھر کر ان کو جلا دینا مقصود تھا تا کہ اندر سے وہ چیزیں پکڑی جاتیں اور یہ الزام لگتا کہ سارے پاکستان میں جو خطرناک اسلحہ تقسیم ہو رہا ہے اور بدمعاشیاں کی جا رہی ہیں یہ جماعت احمدیہ کروا رہی ہے۔ (نعوذ باللہ)

غلام قادر شہید کا جو غیر معمولی کارنامہ ہے وہ یہ ہے کہ ان کو اس بات کی سمجھ آ گئی کہ یہ ایک خطرناک سازش ہے جس کے بداثرات جماعت پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بالکل پروا نہیں کی کہ ان کو کیا تکلیف دی جا رہی ہے۔ ان کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی گئی تا کہ وہ بچ کر باہر نہ نکل سکیں۔ خنجر مار کر مارنے کی کوشش کی تا وہ بچ کر باہر نہ نکل سکیں۔ لیکن بڑی سخت جانی کے ساتھ سارے مصائب برداشت کرتے ہوئے وہ ان کے چنگل سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور یہ پسند کیا کہ سڑک پر ان کا خون بہہ جائے تا کہ جماعت احمدیہ اس سازش کے بداثرات سے محفوظ رہے اور ان کے قبضہ میں آ کر دہشت گردی کے منصوبے میں ان کو ملوّث نہ کیا جا سکے۔ وہ آخر دم تک ان سے لڑتے رہے اور اغوا کا منصوبہ ناکام بنا دیا اور سڑک پر باہر نکل کر ان کی گولیوں کا نشانہ بننا قبول کر لیا اور شہید ہو گئے۔

ان کی شہادت پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا ”قیامت تک شہید کے خون کا ہر قطرہ آسمان احمدیت پر ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا۔“

مکرم میاں جمال احمد صاحب کو 6/مارچ 1953ء کو لاہور میں شہید کیا گیا۔ شہادت کے وقت آپ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایف ایس سی کے طالب علم تھے۔ ان کی شہادت کا واقعہ دردناک بھی ہے اور ان کی بہادری پر دلالت کرتا ہے۔ بہت نڈر انسان تھے۔ 6/مارچ کے روز آپ اپنی والدہ اور بہنوں کو ملنے سائیکل پر رنگ محل جا رہے تھے۔ کچھ فاصلہ پر محلّہ دار جو آپ کو جانتے تھے جلوس کی شکل میں کھڑے تھے۔ آپ پاس سے گزرے تو انہوں نے پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ آپ سائیکل سے اتر کر کھڑے ہو گئے۔ ہجوم گالیاں دیتا ہوا آپ کو مارتے ہوئے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھا یہ مرزائی ہے۔ اسے جان سے مار دو۔ ایک شخص جو آپ کو ذاتی طور پر جانتا تھا وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا جمال تم کہہ دو کہ تم احمدی نہیں ہو۔ میں تمہیں بچا لوں گا۔ اگر تم ویسے نہیں کہنا چاہتے تو میرے کان میں کہہ دو تو پھر بھی میں اس ہجوم کو سنبھال لوں گا۔ آپ کہنے لگے میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور اپنی جان بچانے کے لئے جھوٹ نہیں بولوں گا۔ تم نے جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ چنانچہ آپ کو نیچے گرا کر چاقوؤں سے شہید کر دیا گیا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 17 سال تھی۔ ان کے بھائی لکھتے ہیں کہ شہید مرحوم کے قاتل حکومت نے پکڑ کر چھوڑ دیے لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو ہمارے سامنے سزا دی۔ ایک پاگل ہو کر نہایت بُری حالت میں مرا یعنی گندی نالیوں کا گند پیتے ہوئے پھرتا رہا اور اسی حالت میں مرا۔ دوسرا اندھا ہو کر مرا۔

مقرر موصوف نے بتایا کہ 1974ء میں جماعت کے خلاف ایک منظّم سازش کے ذریعہ ملک گیر فسادات اور گھیراؤ جلاؤ کروایا گیا۔ اس دوران کئی معصوم احمدی خون میں نہلا دیئے گئے۔ اور انہوں نے اوّلین کی قربانیوں کی یاد تازہ کر دی۔

آپ نے بتایا کہ 9/جون 1974ء کوٹو پی ضلع مردان کے محلّہ خوشحال آباد میں شرپسندوں نے قتل و غارت، لوٹ مار اور آتشزدگی کا بازار گرم کئے رکھا۔ آٹھ احمدیوں کو شہید کیا اور ستر سے زائد مکانات، ڈیوڑھیاں، حجرے، بنگلے اور دکانیں تباہ کیں۔ مکرم صوبیدار غلام سرور صاحب اور آپ کے بھتیجے اسرار احمد خان گھر میں موجود رہے۔ حملہ آور گھر کے عقبی جانب سے حملہ آور ہوئے۔ ان میں سے ایک حملہ آور نے آپ کو گولی ماردی جس سے آپ موقع پر جامِ شہادت نوش کر گئے۔ شہادت کے بعد ان بدبختوں نے آپ کے بے جان جسم پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ پھر آپ کی نعش کو گھسیٹ کر گلی کے چوراہے پر لے آئے اور پتھر مار مار کر بری طرح کچلا اور اپنی دانست میں مسخ کر دیا۔ جس شخص نے آپ کو شہید کیا تھا اس پر جولائی 1974ء کے تیسرے ہفتہ میں

جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے تیسرے روز
بعد دوپہر کے اجلاس میں پڑھا جانے والا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ اردو منظوم کلام

نور فرقاں ہے جو سب نُوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ اَنوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
کس سے اس نُور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اِک لفظ مسیحا نکلا

☆Design 4 Build Services☆

تعمیرات کے شعبہ میں ماہرانہ خدمات

تجربہ کار انجینئرز، آرکیٹکٹس اور بلڈرز کی ایک قابل اعتماد ٹیم جو آپ کے رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراجیکٹس کے علاوہ پرانے گھروں کی تعمیر و توسیع و آرائش میں بھی آپ کی مناسب رہنمائی کرتی ہے۔

ہماری خدمات: ☆ڈیزائننگ، پلاننگ، تعمیر اور سپرویژن ☆پلاننگ پرمشن، درخواست و اپیل ☆سٹرکچرل انجینئر کی رپورٹ، مشورہ اور راہنمائی

We help to buy and sell properties for cash. We welcome builders and inverstors to join our team.

Contact: M: 0791 008 0278, **W:** design4build.com

آسمانی بجلی گری اور وہ جھلس کر مر گیا۔

آپ کے بھتیجے اسرار احمد جن کی عمر سولہ سترہ سال تھی۔ ان کا میٹرک کا رزلٹ ان کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد نکلا تھا۔ آپ کی شہادت کنپٹی پر پستول کے فائر سے ہوئی۔ شہادت کے بعد آپ پر پتھراؤ کیا گیا۔ خنجروں سے وار کیے گئے اور آخر ہجوم نے ازمنہ گزشتہ کے شہداء کی یاد تازہ کرتے ہوئے ان کی دونوں ٹانگوں کو مخالف سمت سے کھینچتے ہوئے ان کی لاش کو دونیم کر دیا۔ ایک عورت یہ لرزہ براندام کرنے والا خونی کھیل نہ دیکھ سکی اور زور زور سے چیخنے لگی اور بلند آواز سے بددعائیں دینے لگی۔ ان قاتلوں کی رائفلوں کا رخ اس کی طرف ہو گیا۔ مگر کچھ لوگ آڑے آگئے کہ یہ قادیانی نہیں ہے۔ غیر احمدی شاہدین کے مطابق جس شخص نے اسرار احمد خان سے بربریت کا سلوک کیا وہ اسی رات پاگل ہو گیا اور پاگل خانہ میں بند کر دیا گیا۔ اس کی بیوی بھی ذہنی توازن کھو بیٹھی اور گھر میں ہر وقت رسیوں سے بندھی رہتی۔

مقرر موصوف نے چوہدری ریاض احمد صاحب شہید کی شہادت کا دلگداز واقعہ بھی بیان کیا جنہیں 19/اپریل 1995ء کو شب قدر مردان میں نہایت بیدردی سے شہید کیا گیا۔

مقرر موصوف نے کہا کہ ہماری خواتین کو بھی شہید کیا گیا جنہوں نے صبر و استقامت اور وفا کی ایمان افروز داستانیں رقم کیں۔ اوران کے پایہ ثبات میں کبھی لغزش نہ آئی اور مردوں کے شانہ بشانہ احیائے اسلام کے لئے قربانیاں دیں۔

مقرر موصوف نے کہا کہ انڈونیشیا کی سرزمین ابتدا سے ہی شدید مخالفت کا شکار رہی ہے۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشان بھی ظاہر ہوئے۔ اور اس سرزمین پر صبر و استقامت کے نمونے بھی دیکھنے میں آئے اور شہادتوں کی ایمان افروز داستانیں رقم کی گئیں۔

1945ء میں جنوبی جاوا کے علاقہ میں ماشومی نامی ایک انتہا پسند مسلمان تنظیم کے ایماء پر شر پسند عناصر کے ہاتھوں چھ احمدی شہید کئے گئے۔ ان سب شہداء کو انتہائی وحشیانہ طریق سے ہاتھ باندھ کر سرِ عام چوک میں شہید کیا گیا۔ انہیں دنوں ایک اور جماعت میں چار احمدیوں کو بیدردی سے شہید کیا گیا۔

3/ مارچ 1953ء کو جیانڈام (Chiandam) انڈونیشیا میں 6 مرد و زن (4 مرد 2 خواتین) کو شہید کیا گیا۔ ان سب کو گھروں میں داخل ہو کر فائرنگ کر کے شہید کیا گیا۔

22/جون 2001ء کو مخالفین احمدیت کا ایک مشتعل ہجوم لامبوک (Lambok) کے شہر سامبی ایلن (Sambi Elen) میں واقع جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی دو مساجد پر حملہ آور ہوا۔ حملہ آور چھریوں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھے۔ انہوں نے مساجد کو آگ لگا کر خاکستر کر دیا اور احمدیوں کے نو (9) گھر مسمار کر دیئے۔ پاپوحسن صاحب پر جو مسجد کی حفاظت پر مامور تھے کلہاڑیوں اور چھریوں سے حملہ کر دیا جس سے آپ لہولہان ہو گئے اور زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گئے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی شدید زخمی ہوئیں۔

چِیک پوسٹ انڈونیشیا میں ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس میں نہایت ظالمانہ اور سفاکانہ طور پر قربانی کئے جانے والے تین احمدیوں مکرم توباکوس چاندرا مبارک صاحب، مکرم احمد درسونو صاحب اور مکرم رونی یسارانی صاحب کے بارہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ''یہ وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی خوشخبری دی ہے جو آسمان احمدیت کے روشن ستارے ہیں۔'' یہ لوگ احمدیہ مشن ہاؤس میں تھے۔ ظالموں نے مشن ہاؤس پر حملہ کیا اور اندر جا کر درانتیوں اور ٹوکوں اور چاقوؤں اور ڈنڈوں سے احمدیوں کو زخمی کر کے کھینچتے ہوئے باہر لائے۔ پولیس یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اس واقعہ میں 3/احمدیوں کو شہید اور 5/کو زخمی کیا گیا۔ سب کچھ انتہائی ظالمانہ طریق پر کیا گیا۔ اور زمانہ جاہلیت کے کفار کی سفّاکی کی یاد تازہ کر دی۔

خلافتِ رابعہ اور خلافت خامسہ میں پاکستان کے صوبہ سندھ کے احمدیوں کو بالخصوص گلشنِ احمدیت کی آبیاری اپنے خون کے ساتھ کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ محترم ماسٹر عبدالحکیم ابڑو صاحب کی شہادت سے یہ سلسلہ شروع ہوا جو دورِ خلافتِ رابعہ کے پہلے اور سندھی قوم کے بھی پہلے احمدی شہید تھے۔ آپ کو کلہاڑیوں کے پے در پے وار کر کے شہید کیا گیا۔

سرزمینِ سندھ میں عشق و وفا کی داستان کو رقم کرنے والوں میں امرائے اضلاع اور صدرانِ جماعت بھی شامل تھے اور دستِ مسیحائی کے حامل ڈاکٹرز بھی جان کے نذرانے دینے والوں کی صف میں آگے آگے دکھائی دیتے ہیں۔

امیر ضلع سکھر و شکار پور محترم قریشی عبد الرحمٰن صاحب، بابو محمد عبد الغفار صاحب امیر حیدر آباد، ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میر پور خاص، سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر ضلع نواب شاہ، چوہدری عبدالحمید صاحب صدر جماعت محراب پور، ممتاز ماہر امراض چشم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب، دو شہید بھائی ڈاکٹر عبدالقدیر جدران صاحب اور ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب آف قاضی احمد ضلع نوابشاہ بھی اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والوں میں شامل ہیں۔ اور گزشتہ چند سالوں سے کراچی اور اندرونِ سندھ کے کئی اضلاع میں احمدی اپنے خون کا نذرانہ راہِ مولیٰ میں پیش کر کے صاحبزادہ سیّد عبداللطیف شہید کے قائم کردہ نمونہ پر چل رہے ہیں۔ بقول حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ:

پشاور سے انہیں راہوں پر سنگستان کابل کو
مرا شہزادہ لے کر جان کا نذرانہ آتا ہے
یہی راہیں کبھی سکھر، کبھی سکرنڈ جاتی ہیں
انہی پر پنّوں عاقل دارہ اور لاڑکانہ آتا ہے
کبھی ذکر قتیل حیدر آباد ان پہ چلتا ہے
کبھی نواب شاہ کا دکھ بھرا افسانہ آتا ہے

مقرر موصوف نے کہا کہ 28/مئی 2010ء جمعہ کا دن احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا جس دن 80/سے زائد فرزندانِ توحید نے جامِ شہادت نوش کیا۔ یہ سب خدائے واحد و یگانہ کی عبادت میں لاہور کی دو بڑی مساجد دارالذکر گڑھی شاہو اور بیت النور ماڈل ٹاؤن میں اکٹھے تھے۔ ان معصوم اور نہتے عباداللہ پر ظالموں نے گولیاں برسا کر اور دھماکہ خیز مواد سے حملہ کر کے ان کو راہِ مولیٰ میں قربان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے اس کی توحید اور عظمت کا اقرار کرتے ہوئے بحالت سجدہ، بحالت رکوع اور کوئی بحالتِ قیام اس کی راہ میں قربان ہو گئے اور حیاتِ جاودانی پا گئے۔ سترہ اٹھارہ سال کے نوجوان سے لے کر بانوے ترانوے سال کے بوڑھے کا خون سفاکی کی بدترین مثالیں قائم کرتے ہوئے بہایا گیا۔

راہِ مولیٰ میں شہید ہونے والے ان خوش نصیبوں کے بارہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

''ان میں سے ہر ایک عہد کو پورا کرنے والا ایک روشن اور چمکدار ستارہ تھا۔ یہ لوگ ہمیں بھی عشق و وفا کے لہلہاتے ہوئے کھیتوں کی طرف لے جانے والے ہیں۔''

مقرر موصوف نے شہدائے لاہور کی شہادت کے بعض واقعات اور ان کے پسماندگان کے صبر و استقامت و اخلاص و وفا کے پاک نمونوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ خلافت کی برکت سے خدا نے کس طرح ان کے لئے خوف کو امن میں بدل دیا۔ سب غمزدوں کی ڈھارس ان کا امام تھا جس سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت احمدیہ کی برکت سے مومنین کا خوف امن میں بدل دیا جائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے تمام شہداء کے لواحقین اور مضروبین راہِ مولیٰ سے فرداً فرداً فون پر بات کی اور ان کی ڈھارس بندھائی۔ ہر زبان پہ تھا کہ حضورِ انور کا تعزیتی فون آیا بس دلوں کو سکون مل گیا۔

مقرر موصوف نے کہا کہ مساجد تو اللہ کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے اور امن کا گہوارہ ہوتی ہیں مگر ان ظالموں نے مسجد تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں پانچ احمدیوں کو 10/نومبر 2000ء کو شہید کر دیا۔ لاشوں کی بے حرمتی کی گئی۔ لاشوں کو گھسیٹ کر مسجد کی چھت سے گلیوں میں پھینکا گیا۔

مقرر موصوف نے کہا کہ سلام شہدائے مسجد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کو جو 30/اکتوبر 2000ء کو نمازِ فجر کی ادائیگی اور درس قرآن سننے کے بعد مسجد سے باہر نکلنے لگے تو بعض نقاب پوش دہشتگردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر دی اور 5/نمازی راہِ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور 6 نمازی زخمی ہوئے۔ اور سلام شہدائے مسجد کھلنا بنگلہ دیش کو جہاں 8/اکتوبر 1979ء کو بم دھماکہ کیا گیا۔ 7/احمدی شہید ہوئے اور ہمارے مبلغ واقف زندگی بھائی امدادالرحمٰن زخمی ہوئے۔

مقرر موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد پیش فرمایا کہ:

''ان مخالفتوں کے پھل یقیناً جماعت کی کامیابی کی صورت میں لگنے ہیں اور ضرور لگنے ہیں اور لگ رہے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہزار کوششوں کے باوجود بھی جماعت کو پھلنے پھولنے اور بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ اگر ہمارا اپنے محبوب حقیقی سے تعلق مضبوطی کی طرف بڑھتا چلا جائے تو جماعت کی عظیم کامیابیوں کو ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکتے ہیں۔'' فرمایا ''پس ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ ان واقعات نے جو جماعتی قربانی کی صورت میں ہوئے۔ جس طرح پہلے سے بڑھ کر ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف راغب کیا ہے۔ اس جذبہ کو، اس ایمانی حرارت کو، اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی آہ و بکا کے عمل کو اپنے اندر پاک تبدیلیوں کی کوشش کو کبھی کمزور نہ ہونے دیں۔ کبھی اپنے بھائیوں کی قربانیوں کو مرنے نہ دیں جو اپنی جان کی قربانیاں دے کر ہمیں زندگی کے نئے راستے دکھا گئے۔''

پس اے احمدیت کے مخالفو! تم نفرتوں کے الاؤ جلاؤ۔ احمدیوں کی مساجد کو مسمار کرو، ان کے مینارے گراؤ اور جائدادیں لُوٹو، ان کو گولیوں کا نشانہ بناؤ اور خنجر آزمائی کرو اور ان کی فیکٹریاں نذرِ آتش کرو اور مسیح آخر الزمان کے روحانی خزائن بانٹنے والوں کو دہشتگردی کے جھوٹے مقدمات میں ملوث کر کے پابندِ سلاسل کر دو اور اسلام کی پیاری، حسین اور پُر امن تعلیمات کو خوب بدنام کرو۔ یہ تمہارا مقدر ہے اور ہم یہ جانتے ہیں اور علی وجہ البصیرت اس بات پر قائم ہیں کہ

خدا خود جبر و استبداد کو برباد کر دے گا
وہ ہر سُو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا
صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہو گی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہو گی

(اس تقریر کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شامل اشاعت کیا جائے گا۔ انشاءاللہ)

....

اس تقریر کے بعد مکرم ندیم زاہد صاحب آف یوکے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام

ہے شکر ربِّ عزّ و جَل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اُس کا ملا نشاں

میں سے منتخب اشعار ترنّم کے ساتھ پڑھے۔

(باقی آئندہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے تیسرے روز
بعد دوپہر کے اجلاس میں پڑھا جانے والا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ اردو منظوم کلام

ہے شکر ربِّ عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اُس کا ملا نشاں
لوگو سُنو! کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں مِلا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جُدا
جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ رپورٹ دورۂ جرمنی 2016ء
از صفحہ نمبر 4......................................

شہر Frankenthal کے
لارڈ میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد شہر Frankenthal کے لارڈ میئر Martin Hebich صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

مَیں عزّت مآب خلیفۃ المسیح اور تمام مہمانوں اور حاضرین کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

آپ لوگوں کا اس شہر میں اپنی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ لوگ اِدھر رہنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک مشہور کہاوت ہے جو جہاں گھر بنانا چاہتا ہے وہ اِدھر رہنا چاہتا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ احمدی اس شہر میں بہت خوش ہیں اور انہیں یہاں کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ یہاں جماعت احمدیہ کی مسجد بن رہی ہے اور شہر کی انتظامیہ آپ کے ساتھ ہر کوشش اور تعاون کر رہی ہے کہ یہاں مسجد تعمیر ہو۔ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ یہ پلاٹ جو پہلے اس شہر کی ملکیت تھا اب آپ کی ملکیت بن چکا ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کھلے بازوؤں سے ہم سے ملتی ہے اور ہر لحاظ سے کھلا دل رکھنے والی ہے۔ معاشرہ میں امن، بھائی چارہ اور رواداری قائم کرتی ہے۔ میئر صاحب نے کہا کہ جس طرح عمارت کی اینٹیں اکٹھی کر کے آپس میں جوڑی جاتی ہیں اسی طرح یہ اس بات کا نشان ہے کہ ہم سب باہم متحد ہو کر مِل جُل کر رہنا چاہتے ہیں، قطع نظر اس کے کہ کس کا، کس ملک سے تعلق ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ہم اکٹھے رہ سکتے ہیں اور مسلمان بھی اب جرمنی کا حصہ ہیں۔

میئر صاحب نے کہا کہ شروع میں کچھ لوگ تھے جنہیں خوف تھا لیکن اکٹھے بیٹھ کر تمام پریشانیاں دُور ہو گئیں اور خوف دُور ہو گئے۔ اس مسجد کے بنانے سے تعصّبات ردّ کئے جا سکتے ہیں اور بدظنیاں دُور کی جا سکتی ہیں۔

میئر صاحب نے کہا کہ آپ لوگ مسجد بنانے سے، نئی جگہیں ایسی بنا رہے ہیں جہاں شہر کے لوگ اکٹھے ہو سکتے ہیں جو کہ نہایت خوشی کی بات ہے۔ اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا کردار کیسا ہے۔ اس کا مزاج کیسا ہے۔ اس طرح ہم مزید ایک دوسرے کے قریب آئیں گے۔ آپ کے اندرونی اخلاق یہاں سے ظاہر ہوں گے۔

میئر موصوف نے کہا: مسلمان آجکل بہت سی نفرتوں کا سامنا کر رہے ہیں اور بہت سے مسلمان، خطرناک جگہوں سے ہجرت کر کے اِدھر آ رہے ہیں۔ ان کو یہ مسجد ایک امن کی جگہ ملے گی اور حفاظت کا مقام نظر آئے گی۔

اپنے ایڈریس کے آخر پر میئر صاحب نے جماعت کو مبارکباد دی اور ایک پودا شہر کی طرف سے تحفہ کے طور پر دیا اور کہا کہ اس کی جڑیں یہاں مضبوط ہوں جس طرح آپ لوگوں کی جڑیں یہاں مضبوط ہیں اور آپ اس شہر کا حصہ بن چکے ہیں۔

صوبہ Rheinland-Pfalz کے
وزیر اعلیٰ کے نمائندہ کا ایڈریس

لارڈ میئر کے اس ایڈریس کے بعد صوبہ Rheinland-Pfalz کے وزیر اعلیٰ کے نمائندہ Miguel Vicente صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: مَیں سب سے پہلے عزّت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ یہاں سب لوگ ہی مجھے اتنے پیار اور محبت سے ملنے والے ہیں۔

اس مسجد کے سنگ بنیاد سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ لوگ اِدھر خوش ہیں اور سلامتی اور امن کے ساتھ رہ رہے ہیں اور یہ شہر، یہ ملک آپ لوگوں کا وطن بن گیا ہے۔

موصوف نے کہا کہ مسلمانوں کو جرمنی میں پچاس تا ساٹھ سال ہو گئے ہیں اور اب اس بات کو صحیح طور پر تسلیم کر لینا چاہئے کہ مسلمان جرمنی کا حصہ ہیں۔ یہ مسجد کے لئے جگہ ملنا اور پھر یہاں ایک عمارت بنانا محض کوئی ظاہری نشانی نہیں ہے بلکہ یہ آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ کو اپنی ضروریات کے لئے ایک علیحدہ جگہ دی جائے۔

موصوف نے کہا کہ مذہبی آزادی ہر ایک کا بنیادی حق ہے جس کو بجالانے کا ہر ایک کو موقع ملنا چاہئے اور یہ صرف مسلمانوں کا نہیں بلکہ ہر مذہب کے ماننے والے کا حق ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر کاربند ہو۔ لیکن ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مذہبی آزادی کے ساتھ ساتھ ہر ایک قواعد وضوابط کی پیروی بھی کرے۔ جماعت احمدیہ مکمل طور پر یہاں کے قوانین کی پیروی کر رہی ہے۔ احمدیہ جماعت پر ان کے اپنے وطن میں ظلم کئے گئے۔ آپ کو اپنے گھروں سے نکالا گیا اور آپ کو مجبور کیا گیا کہ آپ اپنا وطن چھوڑیں۔ جس پر آپ کو ہجرت کرنی پڑی۔ یہاں آپ کے لئے آزادی ہے اور اس شہر میں ترقی کی راہیں کھلی ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ کا خطاب

بعد ازاں سات بجکر دس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام مہمانان اور افرادِ جماعت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ سب کو امن اور سلامتی سے رکھے۔

آج اللہ تعالیٰ اِس علاقہ میں رہنے والے لوگوں کو اور افرادِ جماعت احمدیہ کو توفیق دے رہا ہے کہ یہاں ایک مسجد تعمیر کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد تعمیر ہو گی اور جب یہ تعمیر ہو گی تو اُس کے بعد اِس کے مقاصد مزید ابھر کر سامنے آئیں گے۔ جن کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اِس کے افتتاح کے موقع پر بھی ہو گا۔

امیر صاحب جماعت جرمنی نے اِس شہر کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اِس شہر کے لوگ بڑے کھلے دِل کے لوگ ہیں اور یہاں بین المذاہب dialogue بہت زیادہ ہوتے ہیں اور جس میں سب شامل ہوتے ہیں۔ یہ خوبی ایسی خوبی ہے جو معاشرہ کے امن کو قائم رکھنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہے۔ اِس لحاظ سے یہ سن کے مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اِس شہر کے لوگ برداشت کا مادہ رکھنے والے بھی ہیں اور مختلف مذاہب رکھنے کے باوجود ایک دُوسرے کی باتیں مذاہب کے بارہ میں سُننے والے بھی ہیں اور پھر سُننے کے بعد رنجشیں اور کدورتیں اور لڑائی اور جھگڑے کو ہوا نہیں دیتے بلکہ پھر بھی پیار اور محبت سے رہنے والے ہیں۔ برداشت کرنے والے ہیں۔ پس یہ اِس شہر کے لوگوں کی ایک بہت بڑی خوبی ہے جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اِس کے ساتھ ہی جیسا کہ امیر صاحب نے ابھی کہا ہے کہ یہاں کی کونسل نے بھی اور شہریوں نے بھی مسجد بنانے کے لئے بڑا تعاون کیا اور یہ بات بھی آپ کے کھلے ذہن کی عکّاسی کرتی ہے۔ بہت سی جگہوں پر جماعت احمدیہ جرمنی میں مسجدیں بنا رہی ہے۔ بڑے شہروں میں بھی اور چھوٹے قصبوں میں بھی۔ لیکن اکثر جگہ کسی نہ کسی صورت میں مقامی لوگ اِس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور مخالفت کرنے میں وہ اِس لحاظ سے حق بجانب ہیں کہ اسلام کا جو تصور آج قائم ہے وہ اُن کو کچھ تحفظات دیتا ہے اور اُن کے تحفظات قائم ہوتے ہیں کہ اِس شہر میں اگر مسجد بن جائے یا مسلمان آ جائیں اور اپنے پاؤں جما لیں تو شائد ہمارے شہر کا، ہمارے علاقہ کا امن برباد ہو جائے گا۔ لیکن جیسا کہ داؤد مجوکہ صاحب نے اپنے تعارف میں بھی کہا کہ جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو قائم ہی اِس لئے کی گئی ہے کہ امن اور سلامتی اور محبت کے پیغام کو پھیلائے۔ حقیقت میں اگر اسلام کی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا جائے اور قرآنِ کریم کی تعلیم کو دو فقروں میں بیان کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی عبادت کا حق ادا کرو اور اُس کی مخلوق کے حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرو اور اُس کا حق ادا کرو۔ پس جب ایک دوسرے کے حقوق کی طرف توجہ ہو گی تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی جگہ بھی حقیقی مسلمان فساد پیدا کرنے کی وجہ بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو ہم مسیح موعود اور مہدی موعود مانتے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں بھیجا ہی اِس لئے تھا کہ دُنیا میں فساد قائم ہو چکا ہے اور اِس فساد کو حقیقی اسلامی تعلیم کی رُو سے ختم کرنا آپؑ کا مقصد تھا اور اسی لئے آپؑ نے جماعت قائم کی اور اپنی جماعت کے افراد کو یہی تعلیم دی کہ بندوں کو اپنے پیدا کرنے والے خدا طرف لے کر آنا ہے۔ اُس کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہے اور اِس کام میں تم نے میرا ہاتھ بٹانا ہے۔ پس یہ وہ مقصد ہے جو ہر احمدی کا مقصد ہے اور جب یہ مقصد ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی کو اسلام کی تعلیم سے خطرہ ہو۔ ہاں خطرہ ہے تو اُن لوگوں سے جو اسلام کے نام پر غلط قِسم کے کام کر رہے ہیں۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ بہت سارے مہمان، اِس شہر کے لوگ جو احمدی نہیں، مسلمان نہیں یہاں میرے سامنے بیٹھے ہیں، کہ جماعت احمدیہ اُس اسلام کو مانتی ہے جس کا ذکر قرآنِ کریم میں، اللہ تعالیٰ کی اُس کتاب میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ اتری۔ قرآنِ کریم کی تعلیم میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ سختی کرو یا ظلم کرو بلکہ امن اور سلامتی کی تعلیم ہے۔

خانہ کعبہ جو مسلمانوں کی وہ جگہ ہے جہاں لوگ عبادت کے لئے ہر سال ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں جمع ہوتے ہیں لوگ عمرہ کرتے ہیں اور سال میں لاکھوں لوگ حج کرتے ہیں۔ اب چند دنوں بعد پھر حج شروع ہو جائے گا۔ حج کے دن آ رہے ہیں خانہ کعبہ کا جو حج ہے اُس کا مقصد ہی یہ تھا کہ یہاں سے امن اور سلامتی کا پیغام پھیلے۔ لیکن بعض مفاد پرست لوگوں نے اُس پیغام کو پھیلانے کی بجائے اپنے مفادات حاصل کرنے شروع کر دیئے۔ جس کی وجہ سے بدقسمتی سے مسلمان بجائے اِس کے کہ امن اور سلامتی پھیلائیں بعض جگہوں پہ فساد کی وجہ بن رہے ہیں اور اِس کا غیر مسلموں پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ لیکن بہر حال یہ ہونا تھا کیونکہ یہ پیشگوئی تھی کہ ایک زمانہ میں اسلام پر عمل ختم ہو جائے گا اور قرآنِ کریم کی تعلیم کو بھلا دیا جائے گا تب اللہ تعالیٰ ایک مصلح بھیجے گا، مسیح موعود بھیجے گا، مہدی بھیجے گا جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں دوبارہ رائج کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یہ کام کر رہی ہے۔

امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں لجنہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کام کیا ہے۔ یہ بھی اسلامی تعلیم کا ایک حصّہ ہے اور یہ اُس آزادی کا حصّہ ہے جو اسلام نے عورت کو دی کہ آزاد ہو کر مردوں کے سائے سے باہر نکل کر اپنی تنظیم کے تحت کام کرتے ہوئے جو تمہارے فرائض

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد نور Frankenthal کا سنگ بنیاد رکھنے سے قبل مہمانوں سے خطاب فرما رہے ہیں

ہیں اُن کو بھی ادا کرو۔ جو گھریلو فرائض ہیں بچوں کی تربیت ہے اور تمہارے جو دُوسرے فرائض تبلیغ کے ہیں اُن کو بھی اپنے حلقہ میں ادا کرو۔ تعلیم بھی حاصل کرو۔ اِسی حُکم کی وجہ سے ہماری خواتین جو ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کا literacy rate بھی مردوں کی نسبت دنیا میں بعض جگہوں پر زیادہ ہے۔ جرمنی تو ایک ترقی یافتہ مُلک ہے۔ دنیا کے بہت سے غریب ممالک ہیں جہاں تعلیم کی سہولتیں میسّر نہیں۔ بڑی مشکل سے تعلیم میسّر آتی ہے والدین اپنے بچّوں کو تعلیم نہیں دلوا سکتے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے بچّے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اِس میں ہماری لڑکیاں اور عورتیں بعض جگہوں پر تو لڑکوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ پس یہ بات اِس بات کا بھی رد کرتی ہے کہ اسلام عورت کو حق نہیں دیتا ۔اسلام میں عورت کے حقوق کی تو عجیب عجیب مثالیں ہیں کہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنی بچیوں کی تربیت اِس طرح کر دے اُن کو تعلیم دلوا دے اُس کو اللہ تعالیٰ جنت میں بڑا اعلیٰ مقام دے گا۔ جو لوگ اِس یقین پر بھی قائم ہیں کہ اِس زندگی کے بعد کوئی زندگی ہے اُن کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ لڑکوں کی تربیت کی جاتی ہے تو یہ بھی بہت ضروری چیز ہے کیونکہ اُس کو معاشرہ کا ایک اچھا حصّہ بنانا ہے۔ لیکن اکثر لڑکے والدین کے لئے اِس دنیا میں بھی مالی مفادات دینے کا بھی ذریعہ بن جاتے ہیں۔ بہت سے لڑکے ہیں جو اپنے والدین کی خاص طور پر ہمارے معاشرہ میں یا تیسری دنیا کے ملکوں جہاں ایک joint family system بھی ہوتا ہے وہاں لڑکے اپنی آمد سے اپنے والدین کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ گویا ایک دنیاوی فائدہ اِس دنیا میں پہنچاتے ہیں جو ایک اچھی تربیت کرنے والے ماں باپ کو اِس دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ لیکن لڑکی جب بیاہ کر دُوسرے گھر میں جاتی ہے تو اُس کا براہِ راست فائدہ اُس کی ماں کو نہیں پہنچ رہا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اُس کو اگر تمہیں یہ یقین ہے کہ مرنے کے بعد کی زندگی ہے تو اُس دنیا میں جا کر فائدہ ضرور پہنچاؤں گا۔

پھر اسلام کہتا ہے کہ عورت ماں کی حیثیت سے وہ ہستی ہے جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ یعنی عورت کے ذریعہ جنّت کی ضمانت دی گئی۔ اس لئے کہ عورت وہ ہستی ہے جو بچوں کی، لڑکوں کی بھی اور لڑکیوں کی بھی نیک تربیت کر کے اُن کو معاشرہ کا فعال حصّہ بناتی ہے۔ اُن کو بجائے فساد پیدا کرنے اور توڑ پھوڑ کرنے کے ایسی تربیت دیتی ہے کہ وہ ملک اور قوم کے لئے ایک مثبت کردار ادا کرنے والے بن جائیں۔ معاشرہ کا فعال حصّہ بن جائیں۔ مُلک کی ترقی میں حصّہ لینے والے ہوں۔ پس یہ مقام ہے جو عورت کو دیا گیا ہے مرد کو اسلام میں نہیں دیا گیا۔ کہ تم تربیت کرو اپنے بچّوں کی تاکہ مرد بھی اور عورت بھی تمہاری society کا ایک ایسا حصّہ بن جائے جہاں محبت پیار اور امن پھیلے ۔جہاں تمہارے شہر کی، تمہارے قصبہ کی اور تمہارے مُلک کی ترقی ہو۔ جہاں تم دنیا میں امن قائم کرنے والے بنو ۔پس یہ خوبصورتی ہے عورت کے مقام کی اسلام کی تعلیم میں جس کی ایک جھلک میں نے آپ کو دکھائی۔

لارڈ میئر نے ذکر کیا کہ یہ جگہ جو آپ کو دی دی گئی ہے شہر کی ملکیت تھی آج آپ کی ملکیت بن گئی۔ لیکن میں کہتا ہوں ہمارے نزدیک اسلام کی حقیقی تعلیم جو ہے اُس کے مطابق مسجد خدا کا گھر ہے اور یہ کسی شخص کی، کسی فرد کی یا کسی جماعت کی ملکیت نہیں بنی بلکہ یہ مسجد جو انشاء اللہ تعالیٰ بنے گی یہ خدا کا گھر ہونے کی حیثیت سے خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے اور جو خدا کا گھر ہو اُس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی پہلی سورت میں ہی کہہ دیا ہے کہ میں ربّ العالمین ہوں ۔ میں تمام دنیا کا، جہانوں کا ربّ ہوں ۔ ہر ایک کو پالنے والا ہوں ۔ ہندوؤں کا بھی خدا ہوں، عیسائیوں کا بھی، یہودیوں کا بھی اور مسلمانوں کا بھی۔ پس ہم جب یہ کہتے ہیں کہ مسجد خدا کا گھر ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی مخلوق کے لئے اِس مسجد سے پیار اور محبت اور بھائی چارہ کا پیغام نکلنا چاہئے۔ یہ اعلان ہونا چاہئے کہ اِس خدا کے گھر میں آنے والے لوگ، خدا کی عبادت کرنے کے لئے آنے والے لوگ وہ لوگ ہیں جو صرف پیار اور محبت اور بھائی چارہ پھیلائیں گے۔ جو society میں، معاشرہ میں، اِس قصبہ میں امن اور سلامتی پھیلائیں گے۔ پس خدا کے گھر کا یہ وہ مقام ہے جو ہمارے نزدیک ایک اعلیٰ مقام ہے اور جس پر ہر احمدی کو عمل کرنا چاہئے۔

پس اِس خدا کے گھر میں جب نماز کے لئے آئیں، عبادت کے لئے آئیں تو یہ سوچ کر آئیں کہ ہم نے جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے اُس کا حق ادا کرنا ہے وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنا ہے اور آپس میں احمدی احمدی نے بھی محبت پیار اور بھائی چارہ سے رہنا ہے۔ اپنے ہمسائے کا بھی حق ادا کرنا ہے اور اُس سے بھی محبت پیار اور بھائی چارہ کا سلوک کرنا ہے۔

قرآنِ کریم میں تو ہمسائے کے حق کا اتنا کہا گیا ہے کہ تمہارے قریب ہونے والے، تمہارے ساتھ کام کرنے والے، تمہارے ساتھ سفر کرنے والے، تمہارے ماتحت سب تمہارے ہمسائے ہیں۔ گویا کہ ہمسائیگی کا ایک بہت وسیع میدان ایک احمدی مسلمان کے لئے ہے بلکہ حقیقی مسلمان کے لئے ہے۔ پس ہمسائیگی کا یہ حق اتنا بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس کے بارہ میں اتنی تلقین فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ ہمسائیگی کو بھی کہیں وراثت کے قانون میں شامل نہ کر لیا جائے۔ اِس حد تک اِس کی اہمیت دی جا رہی ہے کہ شائد ہمسائے بھی وراثت کے حقدار بنیں گے۔ گویا کہ ہمسائے کی یہ اہمیت ہے۔ پس ہم نے اِس شہر میں رہ کر جہاں احمدیوں کی آبادی 184 کی تعداد میں ہے۔ ہمسائے کی جو تعریف اسلام نے کی ہے اُس کے ساتھ پُورا شہر اُن کا ہمسایہ ہے اور اِس کا حق اُنہوں نے ادا کرنا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آج بھی یہ حق ادا کر رہے ہیں اور جب مسجد بن جائے گی تو پہلے سے بڑھ کر یہ حق ادا کرنے والے ہوں گے اور سلامتی اور امن اور محبت کا پیغام پہلے سے بڑھ کر پھیلائیں گے۔

لارڈ میئر نے یہ بات بھی کہی کہ پتھروں کی building جو بن رہی ہے پتھروں کو جوڑ کر ایک bond بنا کر ایک نشان بنایا جاتا ہے کہ اِسی طرح ہم نے جُڑ کر رہنا ہے۔ یہ یقیناً بڑی اچھی چیز ہے لیکن ہم جب یہ پتھروں کی یا اینٹوں کی عمارت بنا رہے ہیں اور اِن اینٹوں کو جوڑ رہے ہیں تو اِس کے ساتھ ظاہری تصوّر کے علاوہ ایک تصوّر ہمارے لئے یہ بھی ابھرتا ہے کہ ہم محبت اور پیار کی دیواروں کو کھڑا کر رہے ہیں۔ اور اِن دیواروں کو جوڑ رہے ہیں جو اِس حد تک مضبوط ہو جائیں کہ محبت پیار اور بھائی چارہ کی یہ دیواریں کبھی گِرنے نہ پائیں۔ اور اِن میں مضبوطی ہمیشہ بڑھتی رہے اور دیواروں کی مضبوطی اور عمارتوں کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ اُن کے لئے کوئی کچھ نہ کچھ عرصہ کے بعد maintenance کا کام ہوتا رہے۔ مرمتوں کا کام ہوتا رہے۔ اِس لئے اسلام ہمیں کہتا ہے کہ تم دین کے احکامات پر عمل کرتے رہو۔ اپنے خدا کے بھی حقوق ادا کرتے رہو۔ بندوں کے حقوق ادا کرتے رہو۔ اپنی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے اپنے معیاروں کو بڑھاتے رہو تاکہ یہ محبت اور پیار کی مضبوطی جو ہے یہ نہ صرف قائم رہے بلکہ مزید پختہ ہوتی رہے۔ پتھروں کی دیواروں میں تو مضبوطی کی حدود ہیں وہ ختم ہو جاتی ہے۔ جس حد تک دیواریں مضبوط بنائی گئی ہوں اِس حد تک مضبوطی قائم رہتی ہے۔ لیکن یہ دیواریں جو محبت اور پیار کے ساتھ کھڑی کی جاتی ہیں یہ ہر لمحہ reinforce ہو رہی ہوتی ہیں۔ اِن میں مزید طاقت پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ پس یہ ہے ہمارا تصوّر جو عمارتوں کو کھڑے کرنے سے ہے۔

درخت کا تحفہ اُنہوں نے دیا اُس کے لئے بھی اُن کا شکریہ۔ درخت کی جڑیں زمین میں مضبوط ہوتی ہیں۔ جب یہ جڑیں مضبوط ہوں گی تو اِس سے اُنہوں نے یہ تصوّر دیا کہ اِسی طرح یہاں آپ کے قدم مضبوط ہوں گے۔ آپ کا یہاں رہنا اِس بات کی دلیل بنے گا کہ آپ اپنی جڑیں اِس زمین میں گاڑ رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اسلام کی تعلیم ایک اور تصوّر بھی دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ تم وہ درخت بنو جس کی جڑیں زمین میں مضبوط ہوتی ہیں اور جس کی شاخیں آسمان پر چلی جاتی ہیں اور جب شاخیں آسمان پر جا رہی ہوں تو اِس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ اُس کی مخلوق کا حق ادا کرو گویا کہ جہاں ہم زمین میں جڑیں مضبوط کر رہے ہیں وہاں اِن شاخوں کے ذریعہ سے جو آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں جو پھل لا رہی ہیں ہم یہاں کے لوگوں کے لئے محبت اور پیار اور بھائی چارہ کے پھل بھی پیدا کر رہے ہیں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد یہ کرتے رہیں گے۔

Integration کا سوال آیا مسلمان integrate نہیں ہوتے؟ یہ عام طور پر تصوّر پایا جاتا ہے۔ مجھے تو یہاں کے رہنے والے جو بچے ہیں اُن سے بعض دفعہ بات کرنا مشکل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ تو اِس حد تک integrate ہو چکے ہیں کہ اپنی زبان جس کو وہ لے کے آئے تھے یا اُن کے والدین بولتے ہیں وہ بھول چکے ہیں اور جرمن بولتے ہیں۔ جو شخص جرمن زبان میں بات کر رہا ہو اپنا مدّعا اُس زبان میں ادا کر رہا ہو جو یہاں کی مقامی زبان ہے اِس کا مطلب یہ ہے کہ یقیناً اُس نے اپنے آپ کو اِس ماحول میں سمو لیا ہے اور وہ جذب ہو گیا ہے۔ ہاں جو مذہب ہے وہ دل کا معاملہ ہے اور قرآنِ کریم یہ کہتا ہے کہ مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔

زبانیں بولنے والے ہزاروں ہیں۔ دنیا میں سینکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے سینکڑوں ملکوں میں ہے جہاں مختلف لوگ اپنی اپنی زبانیں بولتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے مُلک سے وفادار بھی ہیں، سموئے ہوئے بھی ہیں اور اِس کے ساتھ ہی اپنی مذہبی تعلیم پر عمل کرنے والے بھی ہیں۔ کہیں قرآنِ کریم یہ نہیں کہتا کہ تم مُلک سے بے وفائی کرو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ تُمہاری مُلک سے محبت تمہارے ایمان کا حصّہ ہے۔ پس جب ملک سے محبت ایمان کا حصّہ بن جائے تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ حقیقی مذہب کو ماننے والا حقیقی مسلمان اپنے مُلک سے بے وفائی کرے۔ یقیناً وہ مُلک کا وفادار ہوگا اور جو مُلک سے وفادار ہوگا وہ یقیناً وہی ہو سکتا ہے جو مکمل طور پر مُلک کے قوانین کا پابند ہے۔ اور مُلک کی ترقی کے لئے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لا رہا ہے۔ یہی چیز ہے جو ہم افرادِ جماعت کو کہتے ہیں کہ ہمارے اندر پیدا ہونی چاہئے کہ مُلک سے محبت ایسی ہو کہ ایک نشان بن جائے۔ دنیا کو نظر آئے کہ احمدی سب سے زیادہ قانون کی پابندی کرنے والا ہے۔ احمدی سب سے زیادہ مُلک کی ترقی میں حصّہ لینے والا ہے۔ احمدی سب سے زیادہ اپنے ماحول میں پیار، محبت اور سلامتی کے پیغام کو پھیلانے والا ہے اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اِس کام کو سرانجام دینے والا ہے۔ پس یہ ہے اسلام کی تعلیم اور یہ ہے جماعت احمدیہ کا مقصد اور یہ ہے وہ مقصد جس کے تحت ہماری مسجدیں قائم ہوتی ہیں اور جب مسجدیں بنتی ہیں تو وہاں سے یہ محبت اور پیار کے پیغام اور زیادہ خوبصورت رنگ میں ابھر کر دنیا میں پھیلتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ احمدی اِس مسجد کو تعمیر کرنے کے بعد پہلے سے بڑھ کر جہاں اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے وہاں اِس ماحول میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اِن کو توفیق عطا فرمائے۔ شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔

....

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔

بعدازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہاالعالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور مہمانوں کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی:

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)۔ لارڈ میئر شہر (Frankenthal) Mr. Martin Hebich، چیف منسٹر صوبہ Rheinland-Pfalz کے نمائندہ Mr. Miguel Vicente ، شہر Worms کے میئر Mr. Kosubeck، عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم سیّد حسن طاہر بخاری صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)، مکرم نعمان خالد صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (نیشنل صدر مجلس انصاراللہ)، مکرم حسنات احمد صاحب (نیشنل صدر مجلس خدام الاحمدیہ)، مکرمہ عطیۃ النور ہیوبش صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ جرمنی)، مکرم عمران ذکاء صاحب (نیشنل محاسب)، مکرم حمید احمد خالد صاحب (ریجنل امیر)، مکرم شوکت علی صاحب (صدر جماعت مقامی Frankenthal شہر)، مکرم عصمت محمود کھوکھر صاحب (جنرل سیکرٹری مقامی جماعت)، مکرم مبشر احمد صاحب (زعیم انصاراللہ)، مکرم فراز احمد صاحب (قائد مجلس خدام الاحمدیہ)، مکرمہ ثروت جہاں خالد صاحبہ (صدر لجنہ مقامی مجلس)۔ اس کے علاوہ واقفہ نو عزیزہ شافعہ احمد اور واقف نو طفل عزیزم تفرید احمد کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا تناول کیا۔

سنگ بنیاد کی تقریب اور ڈنر کا پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ پر ختم ہوا۔

....

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے نمائندوں کو انٹرویو

اس تقریب کے موقع پر درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے ہوئے تھے:

1۔TV چینل SWR۔ 2۔ریڈیو چینل RRR۔

3۔ریڈیو چینل Regenbogen۔

4۔اخبار Rheinpfalz Zeiting۔

5۔اخبار Mannheimes Morgen۔

بعد ازاں ان جرنلسٹس اور نمائندوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لیا۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک اس جگہ پر مسجد بنانا کیا معنے رکھتا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہماری جہاں بھی جماعت ہو وہاں ہم اپنی مسجد بنانے کی کوشش کرتے ہیں جیسا کہ آپ کے اپنے عقائد کے مطابق، خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے جہاں بھی جگہ چاہئے ہو مہیّا کی جانی چاہئے۔ بے شک ہم پہلے بھی یہاں پر ایک گھریا نماز سینٹر میں عبادت کیا کرتے تھے مگر وہ باقاعدہ عبادتگاہ نہیں تھی جسے اسلام میں مسجد کہا جاتا ہے اس لئے ہم یہاں پر یہ مسجد بنا رہے ہیں تا کہ لوگ ایک جگہ جمع ہوسکیں اور باجماعت نماز ادا کرسکیں۔ اسی طرح دوسرے پروگراموں کے لئے مثلاً کھیلوں یا دوسرے فنکشن کے لئے Multipurpose Halls بھی بنائے جا رہے ہیں۔ بلکہ غیر مسلمانوں کو بھی دعوت ہے کہ وہاں پر آکر اپنے فنکشن بھی کرسکتے ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ باقی مسلمان آپ کی جماعت کو نہیں مانتے تو کیا آپ کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ جرمنی میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ کوئی مسئلہ ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر حکومت قوانین کی پابندی کا مکمل اہتمام کرے اور پابندی کروائے۔ حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کام ہے کہ ہر انسان کو فساد سے محفوظ رکھیں۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ یہاں یورپ میں ہمیں اس طرح کی مشکلات کا کم ہی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہاں مسلمان ممالک میں یہ مسئلہ بہرحال ہے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اِس مسجد سے آپ دنیا کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ اس مسجد سے ہم اپنے ہمسایوں تک، اس شہر کے لوگوں تک بڑے پیمانہ میں اس ملک کے لوگوں تک پیار، امن اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلانا چاہتے ہیں۔

....

اس انٹرویو کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور نے بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں جو مارکی سے باہر ایک قطار میں کھڑے تھے۔

اس کے بعد مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آٹھ بج کر 25 منٹ پر یہاں سے ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد نو بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح میں ورود مسعود ہوا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور کے خطاب نے گہرا اثر چھوڑا۔ بعض مہمان اپنے تأثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

....

مسجد نور Frankenthal کے سنگ بنیاد کے موقع پر مہمانوں کے تاثرات

☆ ایک بزرگ مہمان نے کہا کہ ان کے جماعت احمدیہ کے ساتھ کافی عرصہ سے تعلقات ہیں۔ اور وہ تیس سے زائد مختلف سنگ بنیاد کے مواقع پر شامل ہوئے ہیں لیکن انہوں نے آج تک اتنا اچھا نظام کہیں بھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے نظریات جاننے کے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد نور Frankenthal کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے

خواہش مند تھے اور انہیں سن کر بہت متأثر ہوئے اور کہا کہ وہ تمام لوگ جو اسلام کے متعلق شبہ میں ہیں اگر یہاں آکر حضور انور کا خطاب سنتے تو ان کے اسلام کے متعلق خیالات بالکل بدل جاتے۔ اور انہیں جان کر بہت خوشی ہوئی کہ اسلام کی تعلیمات عیسائیت کی تعلیمات سے بہت ملتی ہیں۔

☆ Lord Mayor نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور ایک بہت نورانی، محبت کرنے والے اور ایک امن پسند شخصیت ہیں۔ ایک غالب آنے والے پیغام کے ساتھ جو انہوں نے کہا وہی ان کی مراد تھی اور معاشرے کو یہ بات پتا لگنی چاہئے کہ آپ لوگ اتنے امن سے رہ رہے ہیں۔

☆ (Baldauf CDU) عیسائی پارٹی کے ڈپٹی چیئرمین (Pfalz) نے کہا: وہ جماعت کو پندرہ سال سے جانتے ہیں اور کئی لوگوں کے گھروں میں بھی گئے ہیں اور آج انہوں نے حضور انور کے ساتھ وقت گزار کر یہ بات جانی ہے کہ احمدیوں نے یقیناً یہ اعلیٰ اخلاق اپنے خلیفہ سے پائے ہیں۔ خلیفہ کا پیغام امن لانے والا ہے اور یہ امن پسند اور محبت بھرا پیغام سن کر مجھے لگتا ہے کہ حضور انور میرے روحانی ساتھی ہیں۔

☆ لوکل پولیس کے افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ پروگرام انہیں پُر امن لگا اور انہوں نے جماعت کے متعلق صرف اچھا ہی سنا ہے۔ انہیں اس پروگرام میں شامل ہونے میں بالکل کوئی مسئلہ پیش نہیں آیا۔ حضور انور ایک بہت قابل احترام اور باوقار شخصیت ہیں۔ ان کا خطاب بہت وسیع تھا خاص طور پر جو عورت کے حقوق کے متعلق تعلیم ہے وہ بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ان کا خطاب بہت اثر پذیر تھا۔ اور یہ Motto کہ 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' بہت خوبصورت اور پُر زور پیغام ہے اور تمام معاشرے کے لئے مفید ہے۔

☆ ایک استاد نے کہا کہ وہ صرف دیکھنے کے لئے آئے تھے کہ یہ پروگرام کیسا ہوتا ہے اور وہ بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ حضور انور کے خطاب کی ایک گہری بنیاد ہے جس پر غور و فکر کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اب جماعت سے تعلقات بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کو پچیس سال سے جانتے ہیں اور اپنے Boss کا Family Friend ہے۔ اور انہوں نے حضور انور کو کئی مرتبہ اپنے دوست کے گھر TV پر دیکھا ہے اور حضور کو ایک پُر نور اور عمدہ شخصیت پایا۔ خلیفہ کا پیغام وہی ہے جو میں بھی انسانیت کے لئے چاہتا ہوں۔

☆ ایک ہمسایہ خاتون نے بیان کیا کہ انہوں نے قرآن کریم کا جرمن ترجمہ پڑھا ہے۔ جو کچھ حضور انور نے آج فرمایا ہے اس کا تصور اس سے بالکل مختلف ہے جو آج اسلام کے متعلق دنیا میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے قرآن پڑھا ہے وہ تصدیق کرسکتی ہیں کہ یہ پیغام قرآن کریم سے ہی پیش کیا گیا ہے۔ حضور انور کی شخصیت بہت اہمیت کی حامل ہے اور آپ انصاف پسند ہیں۔ جب مسجد بنے گی تو میں اس اصلی مسجد کو بھی دیکھنے آؤں گی۔

☆ پانچ عیسائیوں پر مشتمل ایک گروپ آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حضور انور ایک بہت خاموش اور باوقار شخصیت ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر ہمیں بہت پسند آئی۔ خاص طور پر آپ کا یہ پیغام کہ سب سے اچھا سلوک کرنا چاہئے نہ کہ صرف مسلمانوں سے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اگر دنیا وہ سب کچھ اپنا لے جو حضور انور نے فرمایا تو تمام مسائل حل ہو جائیں۔ باقیوں نے سر ہلاتے ہوئے ان کی اس بات کی تصدیق کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو کچھ حضور انور نے فرمایا ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ وہ جماعت کے ممبران کا تعلیمی معیار دیکھ کر حیران ہوئے۔ خاص طور پر عورتوں کا۔ اور وہ اس چیز سے متأثر ہوئے کہ عورتوں کو بھی سنگ بنیاد رکھنے کا اعزاز دیا جاتا ہے۔

☆ ایک عمر رسیدہ شخص نے جو کہ Management میں کام کرتا ہے، اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خاص طور پر اپنے پروفیشن کی وجہ سے وہ کافی غلطیاں نکالنے کا عادی ہے۔ نظام اور ماحول سے کافی متأثر ہوا ہے۔ وہ حیران ہیں کہ جماعت اتنے professional طریق پر کام کرتی ہے۔ اس کو یہ توقع نہیں تھی کہ اتنے حسن انتظام سے اس کا خیال رکھا جائے گا۔ پرسکون ماحول سے بھی کافی متاثر ہوئے۔ کہتے ہیں کہ انہیں ماننا پڑا کہ وہ اس چیز کو دیکھ کر متذبذب ہیں کہ ایک جماعت کا اتنا مضبوط نظام بھی ہوسکتا ہے۔ وہ لیڈروں کو عام طور پر اچھے نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھتا ہے، کیونکہ بہت سے لیڈروں نے اپنی طاقت غلط طور پر بھی استعمال کی ہے۔ لیکن حضور انور اس طرح کے لیڈر معلوم نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی ایک بہت اچھی باوقار شخصیت ہے اور ان کی تقریر سے بھی میں متأثر ہوں۔ مجھے یہ بھی پسند آیا کہ عورتوں کا بھی انتظام تھا۔ اب میں جماعت سے مستقل رابطہ رکھوں گا تا کہ معلوم کرسکوں کہ یہ وہی کرتے ہیں جو کیمرے کے سامنے کہتے ہیں۔ حضور انور بہت محتاط ہیں اور زندگی کی اہم ترین چیزوں کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ تاہم دنیا کی اقتصادی حرص کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی تعلیمات پر عمل کرنا مشکل ہے۔

☆ ایک مہمان Mr. Recep Aydogan نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا یہاں اچھے طریق سے استقبال کیا گیا ہے۔ حضور انور کے الفاظ دل سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے اسلام کی اصل تعلیمات پیش کی ہیں۔ انتظام بہت اچھا تھا۔ یہ مسجد مسلمانوں کے لئے کامیاب جگہ ثابت ہوگی۔

☆ دو مہمانوں نے کہا کہ ہم دعوت ملنے پر بہت خوش تھے اور اس کا شکریہ بھی کیا۔ وہ مسلمانوں سے ملنے آئے تھے، تا باقی دنیا کو بھی بتا سکیں کہ مسلمان امن پسند ہیں۔ آخر میں انہوں نے ایک لفافہ دیا جس میں donation تھی۔

☆ ایک مہمان Dr. Klaus نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور ایک بہت قابل احترام اور باوقار شخصیت ہیں جن سے امن اور سلامتی ظاہر ہوتی ہے۔ Frankenthal کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ عورت کے مقام کے متعلق سن کر بھی میں بہت متاثر ہوں اور خوش ہوں کہ اتنا کچھ مجھے اس مضمون کے بارے میں سننے کو ملا ہے۔

☆ ایک مہمان Mr. Kruger نے کہا: حضور انور سے ایک خاص امن کی فضا ظاہر ہوتی ہے۔ مجھے نظر آیا ہے کہ آپ واقعی اس طرح امن سے رہ رہے ہیں، جو آپ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی تیز رفتار سے بھی متاثر ہوا ہوں۔ آپ نے سمجھایا ہے، کہ ہمارے صرف حقوق ہی نہیں بلکہ کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں۔

☆ ایک مہمان Mrs Schfer نے کہا: آج حضور انور کی تقریر سے مجھے اسلام میں عورتوں کے حقوق کی حقیقت معلوم ہوئی ہے۔

☆ ایک مہمان Mr. Bernd Holger نے کہا: جماعت کو میں کام کی وجہ سے اب پچیس سال سے جانتا ہوں۔ حضور انور کو بھی میں کچھ عرصہ سے TV پر دیکھ رہا ہوں۔ میں پہلی دفعہ مل کر بہت خوش ہوا ہوں۔ آپ کا ایک خاص جلال ہے اور میں آپ کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

☆ ایک مہمان Dr Ursula نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور کی ذمہ داری پوری دنیا کے احمدیوں کے لئے ہے۔ بہت حیران کن بات ہے کہ Frankenthal جیسی چھوٹی سی جماعت کے لئے بھی آپ نے وقت نکالا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ اس امن کی تعلیم کو بار بار سنایا جائے۔ میں امید رکھتی ہوں کہ خطبہ جمعہ کے دوران بھی ایسی پرحکمت باتیں آپ بتاتے ہوں گے۔ لوگوں کو اس کی ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان Michelle Blaumeister نے کہا: یہ ماحول بہت اچھا ہے۔ الفاظ نہیں کہ بیان کر سکوں۔ اس ماحول میں کچھ خاص ہے اور وہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ میں بہت خوش ہوں کہ میں یہاں ہوں اور پورا دن ان لوگوں کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملا ہے۔ حضور انور کی تقریر ایسی ہے کہ تمام لوگوں کو سننی چاہئے۔

☆ ایک مہمان Marting Henning Protestant church کے پادری نے کہا: اسلام اور عیسائیت میں بہت مشابہت ہے۔ جماعت احمدیہ کی تقریباً ہر بات میں اپنا ایک نقطہ نگاہ ہے۔ میں اس چیز کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ ہر مذہب کے لوگ یہاں آئے ہیں۔ خلیفہ رابع کو میں نے 20 سال پہلے دیکھا تھا۔ میں اس چیز کو دیکھ کر افسوس کرتا ہوں کہ ایک ایسی امن پسند Institution، یعنی خلافت کو آج سیریا میں انتہائی غلط طریق پر استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ ایک ٹیچر Hiltrud Sieber صاحبہ نے کہا: جو تعلیمات حضور انور نے آج پیش کی ہیں۔ ان کو دنیا میں پھیلانا چاہئے۔ قرآن کریم کی آج وقت کے لحاظ سے تفسیر کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور کہا: حضور امن کو پھیلانے والے ہیں۔ جماعت کا خاص طور پر عورتوں کے حقوق کے متعلق نقطہ نگاہ دیکھ کر میں حیران ہوا ہوں۔

☆ ایک مہمان Inge Gross نے کہا: حضور انور کی تقریر بہت عمدہ تھی۔ خاص طور پر عورتوں کے مقام کے متعلق۔ آج تک میں نے اس کو اس نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔

☆ ایک مہمان Dr Reiner Schulze نے کہا: مجھے یہ بات پسند آئی کہ آپ نے انسانوں کے حقوق کو ادا کرنے کے متعلق بات کی۔ میں سیاسی پارٹی Die Grunen سے تعلق رکھتا ہوں، حضور کے الفاظ کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان Jurgen Gross نے کہا: حضور انور نے کافی واضح بات کی ہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ ایک Level پر ہو کر بات کی ہے، نہ کہ ہم کو نیچا سمجھ کر۔ میں نے تین سال پہلے حضور کو جلسہ سالانہ پر دیکھا تھا اور میں کافی متاثر ہوا ہوں۔ ایسی شخصیت مشہور کیوں نہیں۔ میری یہ سعادت ہے کہ ایسی شخصیت کو جانتا ہوں۔ میں ماحول کو دیکھ کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ خاص طور پر tent کی decoration، MTA، اور عمومی نظام مجھے پسند آیا۔

جس طرح مجھے خوش آمدید کہا گیا مجھے بہت پسند آیا ہے۔ جو مہمان اور احمدی یہاں موجود ہیں، وہ تو ویسے ہی اچھے ہیں، جن کو اس پیغام کی ضرورت ہے وہ کبھی نہیں آئیں گے۔

☆ حضور انور کی تقریر کو ایک عورت نے سنا اور اسلام میں عورت کے مقام کے بارے میں سن کر بہت حیران ہوئی۔ وہ یقین رکھتی ہے کہ اس تقریر کے بعد ہر ایک کا نقطہ نگاہ بدل گیا ہوگا۔

☆ ایک مہمان Ahmad Mousa نے کہا: آج یہاں اسلام کی اصل تعلیم پیش کی گئی ہے۔ جو میڈیا میں تصویر پیش کی جاتی ہے وہ غلط ہے۔ مجھے یہ بھی پسند آیا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ یہ مسجد لوکل لوگوں کے لئے بھی ہے۔ مجھے اس چیز کی خوشی ہوگی کہ اسلام میں اتحاد قائم ہوجائے۔

☆ ایک مہمان SchuherAgiman نے کہا: مجھے حضور کو دیکھ کر خوشی ہوئی ہے، اور یہ بات پسند آئی ہے کہ حضور یہاں تشریف لائے ہیں۔

☆ ایک مہمان Hans Burkhuser نے کہا: میں اس پروگرام سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ یہ پہلی بار میرا مسلمانوں سے تعلق پیدا ہوا ہے۔ میں نے اچھے اسلام کے بارے میں سنا تھا۔ میں خوش ہوں کہ آج تجربہ بھی ہوگیا ہے۔ پورے پروگرام کا نظام بہت اچھا تھا۔

☆ ایک مہمان Roswitha Osswald نے کہا: میری خواہش ہے کہ Frankenthal میں زیادہ لوگ اس سنگ بنیاد کے پروگرام میں دلچسپی رکھیں۔ میں اپنے آپ کو جماعت سے منسلک سمجھتی ہوں، اور میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ یہاں مسجد کی مخالفت نہیں ہوئی۔ میں حضور سے بہت متأثر ہوں۔ انہوں نے بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ میں مسجد کو اس کے تعمیر ہونے کے بعد وزٹ کرنے کی کوشش کروں گی۔ مجھے خوشی ہوئی کہ حضور نے اسلام میں عورت کے مقام کے متعلق بتایا۔ وہ بہت آزاد ہیں۔

☆ ایک مہمان Kurt Lauer جو ایک شہر کے Parlementarian ہیں اور جن کا سیاسی پارٹی Die Grunen سے تعلق ہے، وہ کہتے ہیں کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان کا پیغام سن کر وہ بہت خوش ہوئے ہیں۔ خاص طور پر ترکیوں کی جماعت کو دیکھ کر وہ فکرمند ہیں کہ وہ اس ملک کے صحیح وفادار نہیں، لیکن جماعت احمدیہ حضور کے خطاب سن کر وفادار معلوم ہوتی ہے۔ انتظام ہر لحاظ سے بہت اچھا تھا۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والے بہت اچھے تھے۔ خاص طور پر جماعت کے ایک مربی سے بات کرکے، جس کو جرمن زبان اچھی آتی تھی مجھے بہت خوشی ہوئی ہے، کیونکہ باقی مسلمانوں کے امام جرمن بولتے ہی نہیں۔ سیاست اور مذہب کو الگ رکھنے کا عقیدہ آپ کا اچھا ہے۔

☆ ایک مہمان Jurgen Luders نے کہا: مجھے بہت افسوس ہے کہ ہمارے شہر نے آپ کو مسجد بنانے کے لئے جگہ دینے میں اتنی دیر کی ہے۔ آپ کو بہت پہلے جگہ مل جانی چاہئے تھی۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ

..............................از صفحہ نمبر 18

لئے اُن کے لئے کچھ رعایت فرمائیں۔ یہ سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کے اشارہ سے فرمایا کہ اگر مَیں تمہیں اتنی سی رعایت دوں تو تم رعایت سے کئی گُنا زیادہ فائدہ اٹھاؤ گے۔ نیز فرمایا کہ اگر اس نقیر میں کھجور بھگو کر پیو گے تو تم ایک دوسرے پر تلوار لے کر چڑھ دوڑو گے اور کسی کی تلوار دوسرے کو لنگڑا کر دے گی۔ اس پر وہ لوگ ہنس پڑے اور آپؐ کے پوچھنے پر بتایا کہ واقعی ایسا ہی ہو چکا ہے اور فلاں شخص اسی لئے لنگڑا ہے۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے علاقہ میں پائی جانے والی کھجور کی اقسام گنوائیں اور مخالف آب وہوا کا علاج بھی بتایا۔ نیز فرمایا کہ تمہارے علاقہ کی بہترین کھجور برنی ہے جو بیماریوں کو دُور کرنے والی ہے اور خود اس میں کوئی بیماری نہیں۔

بنوتمیم کا وفد آیا۔ وہ فخر وکبر کی عادت میں مبتلا تھے لیکن اُن کا سردار قیس بن عالم اپنے کمالِ حلم کی وجہ سے مشہور تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھتے ہی پہچان لیا اور فرمایا یہ بادیہ نشینوں کا سردار ہے۔

قبیلہ طے کا وفد اپنے سردار زید الخیل کے ساتھ آیا جو ایک فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب تھے اور اپنے خاص گھوڑوں کی وجہ سے مشہور تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سامنے اسلام پیش کیا اور وہ مسلمان ہوگئے۔ بعدازاں آپؐ نے حضرت زیدؓ سے گفتگو فرمائی اور اُن کے بارہ میں اپنی بصیرت افروز رائے دیتے ہوئے فرمایا کہ عرب کے کسی شخص کی فضیلت کا ذکر مجھ سے نہیں کیا گیا مگر جب وہ مجھے ملا تو اُسے اُس سے کم تر پایا سوائے زید کے کہ اُن کے بارہ میں جو سنا تھا اُنہیں اس سے بڑھ کر پایا۔

فتح مکّہ کے بعد جب اہل طائف قلعہ بند ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا محاصرہ چھوڑ کر واپس تشریف لے آئے۔ رسول اللہ کی امید بَر آئی اور طائف سے بنوثقیف کا وفد خود مدینہ حاضر ہوا۔ مسلمان بہت خوش ہوئے کیونکہ طائف کے تبلیغی سفر میں اہل طائف کے شدید ظلم کے نتیجہ میں جب پہاڑوں کے فرشتے نے اہل طائف کی ہلاکت کے بارہ میں پوچھا تھا تو آپؐ نے انتہائی دُور اندیشی سے عرض کیا تھا کہ ان کو ہلاک نہ کیا جائے، مَیں امید کرتا ہوں کہ ان کی نسل سے موحّد پیدا ہوں گے۔ اب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لئے مسجد نبوی میں ہی ایک جانب خیمہ نصب کروایا تو بعض صحابہ نے کہا کہ یہ مشرک اور نجس ہیں ان کو مسجد میں نہ ٹھہرایا جائے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ ان کی نجاست ظاہری نہیں، باطنی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست و بصیرت کا اظہار اُن مجالس سے بھی ہوتا تھا جن میں متنوع لوگ اپنے مسائل دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ ایسی ہی مجالس سے چند نہایت پُرحکمت منفرد ارشادات کا انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

۞ ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے (گویا سرخ وسفید میاں بیوی کے ہاں ایسے بچے کی پیدائش اس کے لئے قابل اعتراض تھی)۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا: تمہارے اونٹ ہیں؟ اُس نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا: کس رنگ کے ہیں؟ اُس نے عرض کیا سرخ رنگ کے۔ فرمایا: اُن میں کوئی گندمی رنگ کا بھی ہے؟ کہنے لگا: جی ہاں۔ آپؐ نے پوچھا: سرخ اونٹوں میں گندمی کہاں سے آگیا؟ بولا شاید اس کے باپ دادا میں کوئی اس رنگ کا ہو۔ آپؐ نے فرمایا پھر تمہارا بیٹا بھی ممکن ہے اپنے آباء میں سے کسی کے رنگ پر چلا گیا ہو۔

اس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے تولیدی وراثت کے لطیف مضمون کی طرف توجہ دلا کر یہ مسئلہ حل فرما دیا۔

۞ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اس سوال کے جواب میں کہ ’اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا عمل کونسا ہے؟‘ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا پھر والدین سے حسن سلوک اور پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

ایک اَور موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی اور دوام اختیار کیا جائے۔

۞ کسی نے سوال کیا کہ اللہ کو سب سے پیارا کون شخص ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے اور اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو ایک مسلمان کو دی جائے۔

۞ ایک شخص نے جہاد پر جانے کی اجازت چاہی تو پوچھا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اُس نے کہا: ہاں۔ فرمایا: پھر اُن کی خدمت کر کے تم جہاد کرو۔

☆ ایک شخص نے (جس کی طبیعت میں غصہ غالب تھا) عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت کریں؟ آپؐ نے فرمایا: کبھی غصہ نہ کرو۔ اُس نے پھر پوچھا: کوئی اَور نصیحت! آپؐ نے ہر بار یہی جواب دیا کہ غصّہ نہیں کرنا۔

۞ حضرت ابوذرؓ غفاری کو (جو کہ تنہائی پسند تھے) حسنِ معاشرت کے بارہ میں یہ نصیحت فرمائی کہ لوگوں سے حسن خلق سے پیش آیا کریں اور بدی کا بدلہ نیکی سے دیں۔ اور کھانا پکائیں تو شوربہ زیادہ کرلیں اور اپنے ہمسایوں کو بھی اس میں سے دیں۔

۞ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر عموماً تہجد کی آٹھ رکعات کے ساتھ رات کے آخری پہر میں ادا فرماتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے بارہ میں پتہ چلا کہ وہ بھی آخری پہر وتر ادا کرتے ہیں تو فرمایا کہ وہ ہمّت والے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے رات کو وتر پڑھ کر سونے کے طریق پر یہ تبصرہ فرمایا کہ وہ محتاط ہیں۔ اپنے صحابی حضرت ابوہریرہؓ کو اُن کے مناسب حال اسی احتیاط کی راہ اختیار کرنے کی وصیت کی اور فرمایا کہ تین وتر ادا کئے بغیر نہ سوئیں۔

۞ جب سورۃ الجمعۃ کی آیات اتریں جن میں آخرین کی ایک جماعت کا ذکر ہے جن میں رسول اللہ مبعوث ہوکر تعلیم کتاب وحکمت دیں گے اور پاک کریں گے۔ کسی کے تین بار پوچھنے پر کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا ستارہ کی بلندی تک بھی چلا گیا تو ان لوگوں یعنی اہل فارس میں سے کچھ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔

اپنے مختصر پُرحکمت جواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیا کہ ایمان کے ثریا پر اُٹھ جانے کا زمانہ آخرین میں بعثت کا ہے۔ دوسرے یہ بتایا کہ آپ خود مبعوث نہیں ہوں گے بلکہ سلمانؓ کی قوم سے اُن جیسا آپؐ کا ایک وفاشعار خادم پیدا ہوگا اور تیسرے یہ بتایا کہ وہی خادم آکر ایمان کو دنیا میں قائم کرے گا۔

۞ ایک موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کے تہتّر فرقوں میں بٹ جانے کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا کہ سب آگ میں ہوں گے سوائے ایک کے۔ پوچھا گیا: وہ کونسا فرقہ ہوگا؟ فرمایا: وہ جماعت جو میرے اور میرے صحابہؓ کے نمونہ اور نقش قدم پر چلنے والی ہوگی۔

۞ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار جنّت البقیع کے قبرستان میں تشریف لے گئے۔ گزشتہ اصحابؓ کو دعا دی اور جماعت آخرین کو یاد کرتے ہوئے والہانہ رنگ میں فرمایا: میری دلی تمنّا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو اِن آنکھوں سے دیکھ لیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا: تم تو میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امّت کے ان افراد کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ آپؐ نے فرمایا: تم پنج کلیان گھوڑے (جس کے پاؤں اور پیشانی پر سفید نشان ہوتے ہیں) کو سیاہ گھوڑوں کے درمیان دیکھو تو پہچان لوگے یا نہیں؟۔ صحابہؓ نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن وضو کی وجہ سے میرے ان امّتیوں کے چہرے اور پاؤں روشن ہوں گے اور مَیں حوضِ کوثر پر اُن کا پیشرو ہوں گا۔

۞ ایک بار صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کوئی ہم سے بھی بہتر ہوگا جبکہ ہم نے جہاد اور دینی خدمات کی توفیق پائی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، ایک قوم ہے جو تمہارے بعد ہوگی۔ وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خداداد فراست و بصیرت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23 و 24 جون 2011ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خداداد فراست و بصیرت کے حوالہ سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کا ایک تفصیلی مضمون شامل اشاعت ہے۔

فراست و بصیرت سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی واقعہ سے پہلے آثار سے ہی اس کو بھانپ لے جس کے بعد وہ مناسب پیش بندی کرکے ممکنہ نقصان سے بچ سکتا ہے اور متوقع فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کو صاحب بصیرت کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود وحی الٰہی کے نزول کے نتیجہ میں مجمع الانوار بن گیا تھا۔ اور قرآن کریم (سورۃ یوسف) میں آپؐ سے فرمایا گیا کہ ’تُو کہہ دے یہ میرا راستہ ہے، مَیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ مَیں بصیرت پر قائم ہوں اور (وہ بھی) جس نے میری پیروی کی‘۔ پس بصیرت دراصل قوّتِ ایمانی ہی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ’’مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نُور سے دیکھتا ہے‘‘۔

قرآن کریم سے علم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف کامل طور پر جھکنے اور دعاؤں کے ذریعہ اس سے مدد چاہنے کے نتیجہ میں ایمانی فراست بڑھتی ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ نماز فجر سے قبل اپنی صبح کا آغاز اس دعا سے کرتے تھے کہ ’’اے اللہ! میرے دل میں نُور پیدا کردے۔ میری قبر بھی روشن کردے۔ میرے سامنے اور پیچھے بھی روشنی ہو۔ دائیں اور بائیں بھی روشنی ہو، اوپر اور نیچے بھی نُور ہو۔ میری سماعت اور بصارت کو بھی جِلا عطا کر۔ میرے بال اور جِلد بھی نورانی کردے۔ میرے گوشت اور خون میں بھی نُور بھردے۔ مولیٰ! میرا نُور بڑھادے اور مجھے نُور عطا کردے اور مجھے سراپا نُور ہی بنادے۔‘‘

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست کی یہ گواہی بھی قرآن دیتا ہے کہ ’’آپؐ حاجتمندوں کو اُن کے چہرے سے پہچان لیتے ہیں‘‘۔

ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمارہے تھے کہ ایک نادار شخص مسجد کے اندر داخل ہوا۔ آپؐ نے لوگوں کو صدقہ دینے کا ارشاد فرمایا اور صدقہ اکٹھا ہونے پر دو کپڑے اُس نادار شخص کو بھی عطا فرمائے۔ اُس نے اُن دو کپڑوں میں سے بھی ایک کپڑا صدقہ کے مال میں واپس ڈال دیا تو آپؐ نے اُسے ڈانٹ کر فرمایا کہ اپنا کپڑا واپس لے لو۔

قحط کے زمانہ میں ایک بار حضرت ابوہریرہؓ نے بھوک سے مجبور ہوکر جب ایک قرآنی آیت کا مطلب چند صحابہ سے اس لئے پوچھا تا کہ بھوکوں کو کھانا کھلانے کی قرآنی تعلیم کو بیان کرتے ہوئے خود بھی سمجھ جائیں اور آپؓ کو کچھ کھلا پلا دیں۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تو اُس آیت کا مطلب بتا کر آگے بڑھ گئے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے کچھ پوچھنے سے قبل ہی آپؓ کے چہرے سے حقیقت جان لی اور اپنے ساتھ آنے کا ارشاد فرمایا۔ پھر آپؓ کو بھیج کر سارے اصحاب صُفّہ کو بھی بلالیا اور تحفہ میں آنے والے دودھ کے ایک پیالہ پر دعا کرکے وہ دودھ ان سب اصحاب کو پلاکر سیر کیا اور سب سے آخر میں خود پی کر اس دودھ کو ختم کردیا۔

قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت یہ بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ منافقوں کو اُن کے آثار اور لہجہ سے پہچان لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ ایک بار مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو عطا نہیں فرمایا۔ مَیں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے نزدیک تو یہ مومن ہے۔ آپؐ نے فرمایا: مسلمان؟ یعنی اس سے بڑھ کر فرمانبرداری اختیار کرنے والا۔ پھر میری بار بار کی سفارش پر فرمایا: اے سعد! مَیں ایک شخص کو دیتا ہوں جبکہ اس کے علاوہ کوئی اَور مجھے زیادہ پیارا ہوتا ہے مگر مَیں اُسے فتنہ سے بچانے کے لئے اس ڈر سے دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اُسے اوندھے منہ آگ میں نہ گرادے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کے مقام اور صلاحیتوں کا بھی خوب اِدراک تھا۔ اپنے بعد خلافت کے انتخاب سے متعلق فرمایا کہ (خلیفہ کے طور پر) اللہ تعالیٰ (ابوبکر کے علاوہ) کسی کو خود ہی ردّ فرمادے گا اور مومن بھی اس کے علاوہ کسی دوسرے شخص کا انکار کردیں گے۔

یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے اصرار کے باوجود (کہ امامت حضرت عمرؓ کروائیں) فرمایا کہ جن لوگوں میں ابوبکر موجود ہوں مناسب نہیں کہ کوئی اَور اُن کو نماز کی امامت کروائے۔

آغازِ اسلام میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت کا مظاہرہ فرمایا جب دعوت کے بعد اپنے رشتہ داروں کو پیغام دینا چاہا لیکن ابولہب نے اُنہیں منتشر کردیا۔ اگلی دفعہ آپؐ نے پھر دعوت کی اور کھانے سے پہلے پیغام پہنچایا مگر سوائے حضرت علیؓ کے کسی نے ساتھ نہ دیا۔

دیگر قبائل کو کوہِ صفا پر پیغام دینے سے قبل آپؐ نے پوچھا کہ اگر مَیں کہوں کہ اس پہاڑی کے دامن سے ایک لشکر تم پر حملہ کرنے کو ہے تو کیا تم میری بات سچ جانو گے؟ سب نے اثبات میں جواب دیا تو پھر آپؐ نے اسلام کا پیغام دے کر اُنہیں عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔

ابتدا میں خاموش تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز حضرت عبداللہ بن ارقم کا گھر قرار پایا۔ اس زمانہ میں طفیلؓ بن عمر دوسی اور ابوذر غفاریؓ نے اسلام قبول کیا۔ جب مخالفت زیادہ ہوگئی تو کمال حکمت سے صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرجانے کا مشورہ دیا۔ کمزور مسلمان اور غلاموں اور لونڈیوں کو شدید اذیّت کا سامنا ہوا تو صبر اور دعا کی تلقین فرماتے۔ مظلومیت اور دعا کی حکمتِ عملی سے ہی حضرت عمرؓ اور حضرت حمزہؓ نے اسلام قبول کیا۔

شعب ابی طالب (گھاٹی) میں تین سال تک مکمل بائیکاٹ کا کمال حکمت سے مقابلہ کیا۔ اپنے ہمدردوں سے رات کے اندھیرے میں غلّہ اور غذائی اشیاء حاصل کی جاتیں۔ حفاظت کے نقطۂ نظر سے ہر رات آپؐ کے سونے کی جگہ تبدیل کی جاتی۔

مظالم کا سلسلہ مزید بڑھا تو طائف جاکر پیغامِ اسلام پہنچایا لیکن انہوں نے ظلم سے پیغام ٹھکرادیا۔ دوبارہ مکّہ میں آکر اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے کسی بااثر سردار کی پناہ لینی ضروری تھی۔ اس مقصد کے لئے آپؐ نے بعض شرفائے مکّہ کا انتخاب کرکے انہیں پیغام بھجوایا کہ مجھے اپنے ربّ کا پیغام پہنچانے کے لئے تمہاری پناہ درکار ہے۔ دو سرداروں نے تو اپنی کمزوری کا عذر کیا مگر مطعم بن عدی آپؐ کی امیدوں پر پورا اترا اور جرأت کے ساتھ اپنے مسلّح بیٹوں اور بھتیجوں کی معیت میں آپؐ کو مکّہ لایا اور اپنی حفاظت میں خانہ کعبہ کا طواف کروایا اور ابوجہل کے پوچھنے پر کہا کہ مَیں نے ان کو پناہ دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مطعم کی وفات کے بعد بھی اُس کے احسان کو یاد رکھا۔

یہ بھی آپؐ کی حکمت ہی تھی کہ حج اور عرب کے مشہور میلوں کے موقع پر دعوتِ اسلام فرماتے چنانچہ یثرب سے آنے والوں نے ایسے ہی موقع پر اسلام قبول کرلیا۔

مکّہ میں سب سے زیادہ خطرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو تھا مگر آپؐ نے سب سے آخر میں اُس وقت ہجرت کی جب مکّہ میں بیمار، کمزور یا مجبور کے سِوا کوئی مسلمان باقی نہ رہ گیا۔ ہجرت کے موقع پر حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹانا اور رات کے اندھیرے میں حضرت ابوبکرؓ کو اُن کے گھر کے دروازہ کی بجائے عقبی کھڑکی سے بلاکر سفر شروع کرنا ایسی تدابیر تھیں جو بہت کارگر ثابت ہوئیں۔ پھر اس سفر میں جو راستہ منتخب فرمایا اس میں بھی بصیرت سے کام لیا کہ سوائے ایک سراقہ کے، باقی سب تعاقب کرنے والوں سے یہ سفر مخفی رہا۔

ہجرت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو (جو آغاز میں ہی اسلام قبول کرچکے تھے) مکّہ میں ہی قیام کا ارشاد فرمایا تاکہ بنوہاشم کے سپرد بیت اللہ کے حاجیوں کو پانی پلانے اور قیامِ امن کی جو بابرکت خدمت ہے، اُس سے یہ خاندان محروم نہ ہو۔ نیز مکّہ کے حالات سے اور قریش کے ارادوں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع رکھنا بھی اُن کی ذمہ داری تھی۔ اسی طرح مکّہ کے کمزور مسلمانوں کی مخفی امداد کرنا بھی ضروری تھا۔

ہجرت کے بعد مؤاخات کے نظام کا قیام اور میثاقِ مدینہ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت پُرحکمت اقدامات میں سے تھے۔ مؤاخات کے نتیجہ میں مسلمانوں میں باہمی تعلق مضبوط ہوا اور میثاق کے باعث مدینہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے محفوظ جگہ قرار پائی بلکہ وہاں کے متحارب قبائل کے مابین جنگوں کا بھی خاتمہ ہوگیا۔

مدینہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال فراست سے تمام قبائل میں باہمی امن کے فروغ کے عملی اقدامات فرمائے اور اپنا ذاتی بے مثال نمونہ پیش فرمایا۔ چنانچہ ایک جنازہ دیکھ کر جب آپ کھڑے ہوگئے تو کسی نے کہا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا وہ انسان نہیں تھا۔

ایک بار ایک یہودی کی فریاد پر کہ وہ حضرت موسیٰؑ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دے رہا تھا اور اس بات پر ایک مسلمان نے اُسے تھپڑ مار دیا تھا، آپؐ نے مسلمان سے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی مسلسل عہدشکنی کے باوجود میثاقِ مدینہ کا احترام کیا اور یہود کے حق میں عادلانہ فیصلے فرمائے۔ آپؐ نے انہیں مکمل مذہبی آزادی بھی عطا فرمائی۔ مسٹر آر اے نکلسن لکھتے ہیں: ’یہ دستوری دستاویز آپؐ کی عظیم سیاسی بصیرت کی عکّاس ہے کیونکہ اس کے تحت اُس مثالی اُمّت کا وجود عمل میں آیا جس کے لئے آپؐ نے جدّوجہد کی تھی اور جو مذہبی مظہر کی حامل تھی اور اس کی تشکیل عملی بصیرت کی بِنا پر کی گئی تھی……‘‘

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شاندار بصیرت نے میثاقِ مدینہ کے بعد مدینہ کے نواحی قبائل سے روابط استوار کرکے اُن سے باہمی معاہدے فرمائے کہ بیرونی حملہ آور کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ ان معاہدوں کے نتیجہ میں مسلمان دستوں کو اُن قبائل کے علاقوں میں آزادانہ گشت کی راہ ہموار ہوگئی جبکہ کفّار مکّہ کو یہ سہولت حاصل نہ تھی۔

اُس زمانہ میں دیہات کے مسلمانوں کے لئے ہجرت کرکے مدینہ جیسی بستی میں آباد ہوجانا زیادہ پُرکشش تھا۔ یہی خواہش مُزینہ قبیلہ کی بھی تھی جن کے چارسو افراد کا وفد 5 ہجری میں مدینہ آگیا۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو یہ حکیمانہ نصیحت فرمائی کہ تم جہاں بھی ہوگے مہاجر ہوگے یعنی ہجرت کی نیّت کا ثواب پاؤگے لہٰذا اپنے اموال اور علاقوں میں واپس چلے جاؤ۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل کے نتیجہ میں مدینہ کے نواح میں مسلمانوں کا ایک اَور مضبوط مورچہ قائم ہوگیا۔

اسی طرح غفار قبیلہ کے حضرت ابوذر غفاریؓ مکّی دَور میں ہی اسلام قبول کرچکے تھے۔ ہجرت کے بعد اُن کا نصف قبیلہ بھی مسلمان ہوگیا۔

اسی طرح قبیلہ بنوحنیفہ کے سردار کے اسلام قبول کرنے کے بعد یہ اہم قبیلہ بھی مسلمانوں کا حلیف بن گیا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے والیٔ بصرہ اور شاہِ غسّان کی طرف قاصد بھیج کر روابط اُستوار کئے۔ کئی قبائل جن کے درمیان کشمکش تھی، اُن کی مصالحت کرواکے اپنا حلیف بنالیا جیسے مکّہ کے نواح میں خزاعہ قبیلہ کی موجودگی مسلمانوں کے لئے انتہائی مفید رہی۔ الغرض تھوڑے ہی عرصہ میں رسول اللہ نے اپنی حکمت و فراست سے مدینہ کو ایک محفوظ جزیرہ بنادیا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف عرب قبائل کے مزاج کے مطابق اُن سے پُرحکمت رابطے کئے اور اُن کے معروف دستور کے مطابق اُن سے حُسنِ سلوک فرمایا۔ نیز انعام و اکرام سے بھی نوازا۔ چنانچہ اکثر اُن میں سے اسلام قبول کرکے واپس لَوٹتے۔ بنونہد سے آپؐ نے ایسا فصیح کلام فرمایا کہ صحابہؓ حیران رہ گئے۔ بےشک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے قبل یمن اور شام کے چند تجارتی سفر کئے تھے، وہ بھی اِس وسعتِ نظر میں ممد و معاون ہوئے ہوں گے۔ مگر جہاں تک آپؐ کی بصیرت کا تعلق ہے آپؐ اُن قبائل کے مزاج اور خصوصیات سے بھی واقف تھے۔

جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد یمن سے آیا تو پہلے تو آپؐ نے اُن کے سردار عبداللہ بن عوفؓ سے فرمایا کہ تم میں دو باتیں ایسی ہیں جو اللہ پسند فرماتا ہے: ایک علم اور دوسرا ٹھہراؤ۔ پھر آپؐ نے اُن کے ایک شخص جارود سے اُس کے بعض سوالات کا ازخود ذکر فرمایا جن کے پوچھنے سے وہ جھجک رہا تھا۔ اُن کے علاقوں میں شراب وغیرہ کا بہت رواج تھا۔ آپؐ نے اُن سے شرابوں وغیرہ کا پوچھا اور خاص طور پر بعض چیزوں کی ممانعت فرمائی۔ اُن لوگوں نے عرض کیا کہ اُن کے علاقہ کی آب و ہوا مختلف ہے، اگر وہ یہ مشروبات نہ پئیں تو اُن کے پیٹ پھول جائیں گے اس

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 30, 2016 – October 06, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 30, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 45-52 with Urdu translation.
00:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 51.
01:00	Foundation Stone of Baitus Salaam Mosque: Recorded on June 09, 2015.
01:55	Spanish Service
02:30	Pushto Service
03:20	Aina: An Urdu discussion programme in reply to allegations made on Islam and the Holy Prophet Muhammad (saw).
03:55	Shotter Shondane: Rec. September 29, 2016.
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 53-61 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 52.
07:05	Inauguration of Baitul Qaadir Mosque: Recorded on June 09, 2015.
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on September 24, 2016.
09:50	Indonesian Service
10:50	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:40	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 130-144.
13:55	Seerat-un-Nabi: Discussion about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
14:30	Live Shotter Shondane
16:30	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Inauguration of Baitul Qaadir Mosque [R]
19:30	In His Own Words [R]
20:00	Hamari Taleem
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday October 01, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:00	Inauguration of Baitul Qaadir Mosque
02:10	Friday Sermon
03:20	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:55	Shotter Shondane
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 62-72 with Urdu translation.
06:10	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 55.
07:00	Jalsa Salana UK Address: Rec. July 25, 2009.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 32.
09:00	Question And Answer Session: An Urdu question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra). Recorded on December 03, 1995.
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Rec. September 30, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 145-156.
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Live Shotter Shondane
16:05	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 194.
20:30	International Jama'at News [R]
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday October 02, 2016

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:35	In His Own Words
01:05	Al-Tarteel
01:35	Jalsa Salana UK Address Address
02:45	Friday Sermon
03:55	Shotter Shondane
06:00	Tilawat: Surah An-Nisa, verses 73-79 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 52.
07:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal Class: Recorded on January 24, 2016.
08:00	Faith Matters: Programme no. 194.
09:00	Question and Answer Session: A question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on March 25, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on April 17, 2015.
12:00	Tilawat: Suraj Al-A'raaf, verses 157-165
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
12:55	Friday Sermon: Rec. September 30, 2016.
14:00	Live Shotter Shondane
16:30	Ashab-e-Ahmad
16:55	Kids Time: Programme no. 33.
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:25	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal Class [R]
19:30	Beacon Of Truth: Rec. December 06, 2015.
20:40	Roots To Branches
21:15	Islami Mahino ka Ta'aruf
21:50	Friday Sermon [R]
23:00	Question And Answer Session [R]

Monday October 03, 2016

00:00	World News
00:30	Tilawat
01:00	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
01:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal Class
02:15	Roots To Branches
02:50	Friday Sermon
03:55	Shotter Shondane
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 80-88 with Urdu translation.
06:10	Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 55.
07:00	Huzoor's (aba) Visit To Dutch Parliament: Recorded on October 6, 2015.
08:05	International Jama'at News
08:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00	French Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Recorded on July 13, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on April 29, 2016.
11:00	Seerat-un-Nabi: The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
11:30	Islami Mahino ka Ta'aruf
12:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 166-181.
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. November 05, 2010.
14:05	Bangla Shomprochar
15:05	Seerat-un-Nabi [R]
15:35	Aao Urdu Seekhein
15:50	Rah-e-Huda: Recorded on October 1, 2016.
17:20	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Huzoor's (aba) Visit To Dutch Parliament [R]
19:30	Somali Service
20:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:15	Seerat-un-Nabi [R]

Tuesday October 04, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:25	Huzoor's (aba) Visit To Dutch Parliament
02:35	Kids Time
03:10	Friday Sermon
04:25	In His Own Words
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 194.
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 89-93 with Urdu translation.
06:15	Darse Majmooa Ishtihirat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 53.
07:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal Class: Recorded on January 24, 2016.
08:00	Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:50	Question & Answer Session: Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on March 25, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on September 30, 2016.
12:05	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 182-198.
12:20	Dars-e-Majmooa Ishteharaat
12:40	Yassarnal Quran [R]
13:05	Faith Matters: Programme no. 194.
14:00	Bangla Shomprochar
15:20	Spanish Service
16:05	Philosophy Of The Teachings Of Islam [R]
16:30	Noor-e-Mustafwi [R]
16:50	Sayed us Shuhada Hazrat Imam Hussain (ra)
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal Class [R]
19:20	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 02, 2016.
20:25	The Bigger Picture
21:15	Sayed us Shuhada Hazrat Imam Hussain (ra) [R]
21:50	Australian Service
22:15	Faith Matters [R]
23:10	Question & Answer Session: Rec. March 25, 1996.

Wednesday October 05, 2016

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars Majmooa Ishteharaat
00:55	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal Class
02:20	Sayed us Shuhada Hazrat Imam Hussain (ra)
03:25	Story Time
03:50	Philosophy Of The Teachings Of Islam
04:05	Noor-e-Mustafwi
04:25	Australian Service
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 195.
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 94-101 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Jalsa Salana UK Concluding Address: Recorded on July 26, 2016.
08:00	The Bigger Picture
08:45	Urdu Question And Answer Session: Recorded on December 03, 1995.
09:50	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on September 30, 2016.
12:00	Tilawat
12:10	Aao Husne Yaar Ki Batain Karain [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Rec. September 24, 2010.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45	Kids Time: Programme no. 33.
16:25	Faith Matters: Programme no. 193.
17:20	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana UK Concluding Address [R]
19:45	French Service
20:45	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:20	Kids Time [R]
21:55	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Rec. October 01, 2016.

Thursday October 06, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana UK Concluding Address
03:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:35	In His Own Words
04:05	Faith Matters
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 196.
06:05	Tilawat & Darse Majmooa Ishtihirat
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 53.
07:05	Documentary - Tour of Holland: Recorded on October 09, 2015.
08:00	In His Own Words
08:30	Open Forum
09:00	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 99-127 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Rec. June 08, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:05	Japanese Service
11:20	Muharram: An Urdu discussion about the Islamic month of 'Muharram'.
12:00	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 1-18.
12:15	Dars Majmooa Ishtehataat
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Rec. December 06, 2015.
14:00	Friday Sermon: Rec. September 30, 2016.
15:05	Aina: The allegations made by the Pope Benedict XVI against Islam and the Holy Prophet Muhammad (saw) in 2006 are addressed in light of the Holy Qur'an and Ahadith.
15:55	Persian Service
16:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05	World News
20:25	Documentary - Tour of Holland [R]
21:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:55	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 30 September , 2016 | Issue No. 40

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 2016ء کی مختصر رپورٹ

’قرآن کریم پر تشدد کی تعلیم کے اعتراض کا جواب‘ کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے اور ’شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانیں‘ کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی فاضلانہ تقاریر

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن
اتوار 14؍اگست 2016ء
(حصہ اوّل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر 45 منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعدازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ نمازِ فجر کے بعد درس ہوا۔

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس 10 بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ہبۃ النور صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ مکرم معید حامد صاحب یوکے نے تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر سورۃ الاحزاب کی آیات 23 تا 25 تلاوت کی گئی تھیں۔ مکرم محمد خالد چغتائی صاحب آف یوکے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

نور فرقاں ہے جو سب نُوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ اَنوار کا دریا نکلا

میں سے چند اشعار ترنّم کے ساتھ پڑھے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر انگریزی زبان میں **مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے** کی تھی۔ جس کا موضوع Response to allegations that the Holy Quran advocates violence یعنی **’قرآن کریم پر تشدد کی تعلیم کے اعتراض کا جواب‘** تھا۔

آپ نے تقریر کے آغاز میں سورۃ آل عمران آیت 187 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد کہا کہ آجکل اسلام، قرآن پاک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بہت سی تکلیف دہ باتیں کہی جا رہی ہیں۔ زیادہ تر ان باتوں کا اظہار، یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف سے اور بعض اوقات دہریوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ بعض اسلام کو ایک ایسے مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں جو کہ جنگ و جدل کی تعلیم دیتا ہے اور اس ضمن میں قرآن کریم کی مزعومہ ’’جنگی آیات‘‘ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ بعض قرآن کریم کی تعلیمات کو مختلف گناہوں کی ’’ظالمانہ سزاؤں‘‘ کا حوالہ دے کر بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض دوسرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار پر حملے کرتے ہیں۔

یہ مخالفت جو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّہ میں بعثت کے ساتھ شروع ہوئی تھی، مختلف شکلیں پکڑ چکی ہے۔ براہ راست جنگی حربوں سے لے کر تفرقہ پھیلانے والی تفسیریں کر کے یا بے بنیاد الزامات لگا کر، اسلام کی خوبصورت تعلیم کو بدنام کرنے کے لیے کئی قسم کے ہتھکنڈے استعمال کیے گئے۔

مقرر موصوف نے کہا کہ یہ بات بھی سچ ہے کہ خُود مسلمانوں نے ایسے طریق اختیار کر کے جو کہ اسلامی تعلیمات کے برعکس ہیں اور گمراہ کن نظریات پر مبنی ہیں، اسلام کو نقصان پہنچایا ہے۔ ان نظریات نے مغرب کے عوام النّاس میں، جن کا کسی بھی مذہب کے حوالہ سے پہلے ہی علم محدود ہے، خوف پھیلایا ہوا ہے اور میڈیا بھی اس معاملہ کو مزید ہوا دے رہا ہے۔ مغربی دنیا کی نظر میں اسلام دہشتگردی کا دوسرا نام بن گیا ہے اور قرآن پاک کو ایسی کتاب سمجھا جاتا ہے جو کہ تشدّد کی تعلیم دیتی ہے۔ گزشتہ بیس سال میں رُونما ہونے والے واقعات نے مزید نقصان پہنچایا ہے۔

آپ نے کہا کہ قرآن کریم پر تشدّد کی تائید کے جو الزامات لگائے جاتے ہیں ان کو موٹے طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1. نام نہاد ’’جنگ کی ترغیب دینے والی آیات‘‘۔
2. پُرتشدّد سزائیں۔
3. عورتوں پر تشدّد کی اجازت۔

یہ الزامات متعدّد لوگوں کی طرف سے لگائے گئے ہیں۔ سب کا نام لینا تو مشکل ہوگا البتہ زمانہ قریب کے بعض

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب

لوگوں کے نام یہ ہیں: Geert Wilders, Robert Spencer, Pamela Geller, Daniel Pipes, Terry Jones, Aloys Spranger, Henry Cobin, Washington Irving وغیرہ۔

مقرر موصوف نے کہا کہ مَیں سب سے پہے جنگ سے متعلق آیات پر بحث کروں گا۔ اس ضمن میں جس آیت کا عام طور پر حوالہ دیا جاتا ہے وہ سوۃ التوبہ کی آیت 5 ہے:

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ۔ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (التوبة:5) پس جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو جہاں بھی تم (عہد شکن) مشرکوں کو پاؤ تو اُن سے لڑو اور انہیں پکڑو اور ان کا محاصرہ کرو اور ہر کمین گاہ پر اُن کی گھات میں بیٹھو۔ پس اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آپ نے کہا کہ اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یہ آیت کب نازل ہوئی اور یہ کس امر کی طرف اشارہ کر رہی ہے؟ اس سے ماقبل اور مابعد کی آیات کا مطالعہ بھی سیاق و سباق کو واضح کر دیتا ہے۔ ان آیات کا نزول نویں صدی ہجری میں ہوا۔

مقرر موصوف نے سورۃ توبہ کی اس آیت کے سیاق و سباق اور اس وقت کے معروضی حالات کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت کے بعض حصّوں کو لے کر قرآن کریم پر تشدد کا الزام عائد کرنا سراسر ظلم اور زیادتی ہے اور خلاف واقعہ و خلاف حقیقت امر ہے۔ اس آیت پر مجموعی نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں تشدّد کی تعلیم نہیں بلکہ امن کے قیام کے لئے رہنما اصول بیان کئے گئے ہیں۔

مقرر موصوف نے کہا کہ ایک اور آیت جس کے حوالہ سے تشدد کی تعلیم کا اعتراض کیا جاتا ہے وہ سورۃ بقرہ کی وہ آیت ہے جس میں فرمایا کہ ’اور جہاں بھی ان (ناحق لڑنے والوں) کو پاؤ انہیں قتل کرو اور تم بھی انہیں اس جگہ سے نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور (یہ) فتنہ قتل سے (بھی) زیادہ سخت (نقصان دہ) ہے اور تم ان سے مسجد حرام کے قُرب (وجوار) میں (اس وقت تک) جنگ نہ کرو جب تک وہ (خود) تم سے اس میں جنگ (کی ابتدا) نہ کریں اور اگر وہ تم سے (وہاں بھی) جنگ کریں تو تم بھی اُنہیں قتل کرو، ان کافروں کی یہی سزا ہے۔ (سورۃ البقرہ:192)

آپ نے کہا یہ سورۃ ہجرت کے پہلے چار سالوں میں نازل ہوئی۔ مسلمان ہجرت کر کے مدینہ میں پناہ لے چکے تھے۔ ان پر مکہ والوں نے، جو کہ انہیں نیست و نابود کرنا چاہتے تھے، پہلے حملے کیے۔ پس یہ جنگیں جو مسلمانوں کی طرف سے لڑی گئیں جارحانہ نہیں تھیں۔ اس آیت کے آگے اور پیچھے کی آیات کو ملا کر پڑھا جائے تو صاف واضح ہو جاتا ہے کہ یہ دفاعی جنگیں تھیں۔ چنانچہ آپ نے ان آیات کو پیش کر کے اس مضمون کو اچھی طرح واضح کیا۔

اس ضمن میں آپ نے سورۃ الحج کی ان آیات کا بھی ذکر کیا جن میں مسلمانوں کو سالہا سال کی جارحانہ اذیتیں برداشت کرنے کے بعد مظلوم ہونے کی وجہ سے دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی ہے۔ آپ نے جنگ کے بارہ میں بائبل کی تعلیم کا موازنہ بھی پیش کیا اور اس کے برعکس مسلمانوں کو دی جانے والی ہدایات کا بھی ذکر کیا اور خصوصیت سے حضرت ابوبکرؓ کی ان ہدایات کا ذکر کیا جو آپ نے ایک جنگ کے موقع پر ارشاد فرمائی تھیں۔

مقرر موصوف نے سورۃ الانفال کی آیت 61 اور سورۃ النساء کی آیت 90 سے مخالفین کے غلط استنباط اور قرآن کریم پر تشدد کی تعلیم دینے کے الزام کا بھی ردّ پیش کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگی قیدیوں سے حسن سلوک اور فتح مکہ کے موقع پر جانی دشمنوں کو عام معافی دینے کے تاریخی واقعہ کا نہایت اثر انگیز ذکر کیا اور اس ضمن میں بعض مستشرقین کے اعترافات کا بھی ذکر کیا۔

مقرر موصوف نے کہا کہ تشدد کے فروغ کے حوالہ سے ایک اَور اعتراض جو کیا جاتا ہے وہ قرآنی سزاؤں کے بارہ میں ہے۔ بالعموم اس بارہ میں جس آیت کا حوالہ دیا جاتا ہے وہ سورۃ المائدہ کی آیت 34 ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور فساد کی غرض سے ملک میں (جنگ کی آگ بھڑکانے کے لئے) دوڑتے (پھرتے) ہیں۔ ان کی مناسب سزا یہی ہے کہ ان میں سے ایک ایک کو قتل کیا جائے یا صلیب پر لٹکا کر مارا جائے یا اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں مخالفت کی وجہ سے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں ملک سے نکال دیا جائے۔ (اگر) یہ (سزا ملتی تو) اُن کے لئے دنیا میں رسوائی (کا موجب) ہوتی اور آخرت میں بھی ان کے لئے (بہت) بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

سورۃ المائدہ ہجرت کے پانچویں سال میں نازل ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام جزیرہ عرب میں اور اس

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں